ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون الذين آمنوا وكانوا يتقون
الحمدللہ کہ یہ رسالہ تصوف کا جو اولیاء اللہ رحمہ کے پہچاننے کا آلہ ہے۔ جس میں
ہر جزو پر کتب دینیات و اقوال صوفیہ کرام کا حوالہ ہے
رفع الاشتباہ
عن
صفات اولیاء اللہ
عبدالصمد بہاری سلمہ اللہ الباری کا
حاجی عبدالکریم صاحب داناپوری کے
یونین پرنٹنگ پریس بانکی پور پٹنہ میں چھپا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ والہٖ واصحابہ الکریم۔ حمد ونعت کے
بعد ابوالمجید عبد الصمد اوگانوی بہاری ولد جناب مستطاب
منشی فتح علی صاحب غفر لہما خدمت مین مسلمان بھائیون کے عرض
کرتا ہی کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تیرہ سو برس سے
کچھ زائد ہوئے قریب قریب تین سو سال ہجری تک اعمال وافعال
اس امت مرحومہ کے موافق احکام ایمان۔ اسلام۔ احسان کے رہے
چوتھی صدی ہجرت سے چال ڈھال اس امت کی بگڑی۔ اوّل ایمان
مین عقائد کی طرف سے خلل پڑنے شروع ہوئے اہل بدعت نے
ہر طرف سے سر اوٹھایا۔ دوم اسلام میں یون بلا آئی کہ ارتکاب

کبائر کا شیوع ہوا افعال قبیحہ کھلے خزانے ہونے لگے سستی و
رغبت سے رہا سہا اسلام تو یون گیا گزرا باقی رہا تیسرا حصہ
احسان یعنی تصوف اوسمین یہ نقص پیدا ہوا کہ قلوب لوگون کے
بگڑ گئے اخلاص بالکل جاتا رہا۔ ریا سمعہ۔ کبر عُجب۔ حرص طمع
نے اپنا نقشہ جمایا لاکن وہ لوگ جنکو اللہ پاک نے اپنے احسان سے
بچا دیا ہے۔ وقلیل ماھم۔ وقلیل من عبادی الشکور۔ امتداد
مدت کی وجہ سے قلب اس امت کے سخت ہوگئے دینداری کا صرف
اب نام باقی ہے اور اسلام کی رسم۔ صغائر کو کون پوچھتا ہے کبائر مین
پھنس گئے فسق و فجور انکا شعار ہے۔ کفر و نفاق انکا دثار عواقب
امور کو بھول کر معائب سے بے پروا بن گئے۔ عذاب آخرت سے مامون
ہو کر شرک و بدعت دن دھاڑے کرنے لگے جادوگر اور ساحر
لوگون کی وہ کثرت ہوی کہ متقی صوفی کامل کے خرق عادات کی قدر
ہی جاتی رہی۔ اعمال سفلی مسمریزم۔ اوٹامل۔ روحانیات اور تھیاسوفی
کے عاملین ... اپنا ... لگے اور کرتب دکھلانے لگے
کہ اولیاء اللہ و خاصان خدا زہد و ورع والے حضرات کے کرامات حقہ کی
وقعت ہی کچھ نہ رہی علی الخصوص اس زمانے مین ان لوگون کی ایسی
چلی بنی ہے کہ روز ... عجائب پرستی و قبر پرستی ہوتی ہے جس سے
رہی سہی عزت بھی شریعت مصطفویہ کی یوماً فیوماً مٹی جاتی ہے۔ اور متقی
پرہیزگار مومن ... لوگون کی عظمت قلوب سے ایسی اوٹھی جاتی ہے

جس سے باب ہدایت کے بند ہو جانیکا خوف ہی نہین بلکہ یقین ہے
پہلے بھی کیا تھی خاک میری قدر و منزلت پر شب کی منتوں نے
ڈبو دی رہی سہی ۔
میرے پیارے بھائی مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ اللہ کی
باتوں پر عمل کرتے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھلائی ہوئی
راہوں کی پیروی فرماتے جس بات کو اونھوں نے منع کیا تھا اوس سے
باز رہتے اور جس راہ سے دور رہنے کا حکم کیا تھا اوس سے کوسوں
بھاگتے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نهاکم عنه
فانتھوا نہ اپنے جی سے دینی احکام مین ایسی نئی نئی تراش خراش
نکالتے کہ وہ امر بدعت ضلالت کی حد تک پہونچتا ما احدث في
امرنا هذا فهو رد ۔ نہ اوسکی عبادت مین ایسی جہالت سے کام لیتے
کہ شرک کا بھی برا منہ دیکھنا نصیب ہوتا من يشرك بالله فقد حرم
الله عليه الجنة پھر ایسی نازک روشوں مین سنبھل سنبھل کر چلنا
چاہیے تھا اور ایسی پر خطر وادی [illegible]
نہ افراط و تفریط کو عمل مین لاتے نہ زیادتی و کمی کی اشق بڑھاتے دوستی
و دشمنی مین بھی اسی اصول کی مراعات کرتے جسکو اللہ و رسول اپنا
دوست جانتا ہے اوسی سے دوستی کرتے اور جس کا اللہ و رسول دشمن
ہے اوسکو دشمن سمجھتے الحب لله والبغض لله ۔ لاکن قضیہ بالعکس
ہوا نہ خدا کے کہے پر پورا پورا عمل کیا ۔ نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

کی بتلائی ہوئی باتون پر چلے اللہ جل شانہ کے دشمن کو دوست ہی نہین بلکہ اپنا مقتدا بنایا اور اوسکے دوست کو اپنا دشمن ہی نہین بلکہ دشمنون کا سرگروہ جانا۔ کسی نے محبت مین افراط کی تو دوسرے نے دشمنی مین تفریط کی۔ ایک نے اولیاء اللہ کی اہانت کی تو دوسرے نے اونکی پرستش شروع کردی یہ کچھ ایسا انقلاب اس امت مین ہوا کہ ساری امیدین ہوا ہوگئین اور بڑی بڑی ترقیون کے ہرے پودے پژمردہ ہوگئے پھلا پھولا باغ اقبال انکا مرجھا گیا اور ہری بھری کھیتی بات کی بات مین خاک سیاہ ہوگئی اب ہر فرد بشر پر امت مرحومہ کے لازم ہے کہ اس باغ اسلام کے سر نو سے سرسبز کرنے کی فکر مین رہین۔ اور اسکے چمنون کی درستی اور روشون کی پیراستگی مین سعی بلیغ فرمائین تا آخرت مین جزا جزیل پاوین۔ اور دنیا مین اپنے عمل خیر کی عمدہ مثال چھوڑ جائین۔

رباعی این عمر بباد نوبہاران ماند ۞ این عیش بسیل کوہساران ماند
زنہار چنان مزی کہ بعد از مردن ۞ انگشت گزیدنی بیاران ماند

ملک ہندوستان عموماً اور صوبہ بہار خصوصاً اس مقدمے مین بڑی بڑی غلطیون کی پیروی کر رہا ہے۔ ایک جماعت ہندو بت پرست فقیرون اور سادھوؤن کو اونکی سفلی عملون کی تاثیرات اور ریاضات باطلہ کی وجہ کر ولی اللہ یعنی خدا کا دوست کہہ رہی ہے۔ ایک گروہ شرک جلی کرنے والے اور نذر ہو کر بدعت کرنے والے کو اونکی وجاہت دنیا دیکھکر اور اونکی طرف جو قسم کی جو ق جوق مخلوق کو رجوع

ہوتا پاکر اللہ کا مقرب بندہ بتلا رہا ہے۔ ایک فرقہ مدمن الخمر تارک الصلوٰۃ کو اولیار رحمٰن کرکے تعبیر کر رہا ہے۔ بعض ناقص العقل بھائی مسلمان مسمریزم۔اوڈائل۔روحانیات سحر۔کہانت ہمزاد کے عمل جاننے والے کو خدا کا ولی کہنے لگے۔ بعض ناتجربہ کار بزرگ ہماری قوم کے ننگے بے ستر مجنونوں کو اوسکے جنون کا شور و زور دیکھکر خدا کا رسیدہ بندہ سمجھنے لگے۔ ایک فریق گانجہ بھنگ چرس اوڑانے اور شراب پینے والے اور فسق و فجور مین منہمک رہنے والے خاندانی گدی نشین فقیرون کی نیاز منداً مداح ہوگئی۔ بعض ہمارے قومی بھائی ہوا پہ اوڑنے والے اور پانی پر تیرنے والے اور آگ مین کودنے والے فاسق فقیرون کو ابرار و قطب شمار کرنے لگے اللھم احفظنا من سوء ھذہ العقیدۃ حالانکہ کوئی بھی اِن مین سے اولیار اللہ نہین ہے شیر قالین اور ہے شیر نیستان اور ہے

چونکہ اس خصوص مین عوام و خواص سب کے عقائد کو خراب ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک جم غفیر مسلمانون کی جماعت کو اس بلا مین پھنسا پایا [illegible] ہدایت بھائی مسلمانو کے مین نے ایک رسالہ لکھنے کی جراءت کی اسکا نام رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ رکھا۔

اللہ کی ذات پاک سے امید ہی کہ یہ رسالہ مقبول خاص و عام ہوکر اپنا

پورا اثر دکھائیگا اور اصلاح عقائد یعنی احقاق حق و ابطال باطل میں کامیاب ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء۔

اچھے سے اچھے انسان جب لغزش و خطا سے نہیں بچ سکتے تو تین ایک جاہل سے آدمی کیونکر اسکا دعوے کرسکتا ہون وہی مثل ہے چھوٹا منہ بڑی بات ربنا کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار

؎ درین کتاب پریشان نہ بینی از ترتیب ؛ عجب مدار کہ چون حال من پریشان است
ہزار شکر کہ با یک جہان پریشانی ؛ چو تار طرۂ دلدار عنبر افشان است

آغاز مطلب

ولایت کے معنی محبت و تقرب کے ہین۔ عداوۃ کے معنی بغض اور دوری
بعضون نے کہا ہے کہ ولی کو ولی اسلئے کہتے ہین کہ وہ عبادتون کو دوست رکھتے ہین اور وہ عبادتون کی پیروی مین لگے رہتے ہین اور بعض اسطرف گئے ہین کہ ولی اللہ اسلئے کہتے ہین کہ یہ لوگ دوست اللہ کے ہین۔ اور بعضون کا قول ہے کہ ولی کے معنی قرب کے ہین اور ولی اللہ چونکہ قریب ہین اللہ کے باعتبار نزول رحمت و برکت وانعام گوناگون کے اسلئے اس لقب سے دنیا مین مشہور ہین بعض سلف کا کلام ہے کہ ولی کہتے ہین تابعدار کو یہ لوگ چونکہ اللہ کے تابعدار رہین ہر امر مین جس امر کو خدا پسند کرتا ہے اوسکو وہ بھی دوست رکھتے ہین جس امر سے اللہ بیزار ہے ملعون سے وہ بھی

بیزار ہین اوسکی رضا پر راضی اور اوسیکے انعام پر شاکر حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رح اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین که۔ ولی بر وزن فعیل ست مبالغه ہست از فاعل و آن کسے است که طاعت وے پیوسته بود بغیر آنکه در وے معصیت اندر آید و روا بود که فعیل مفعول بود۔ پس ولی کسے باشد که پیاپے بود بر وے احسان خداوند عز وجل و افضال وے و آن محفوظ بودن اوست در عامه احوال خویش از جمله محنت ہا و سخت ترین محنت ارتکاب معصیت است پس نگاه دارد حق تعالےٰ اورا بر دوام او قاتش از زلات معصیت و چنانکه پیغمبر نباشد مگر معصوم پس ہمچنان ولی نباشد مگر محفوظ الخ ایک دوسرے مقام مین مکتوبات کے ہے که حضرت مخدوم الملک بہاری رح سے کسی نے سوال کیا که ولی کی کیا صفت ہے فرمایا که ولی دنیا مین زہد و عبادت مین مشغول رہتے ہین اور تمامتر رغبت اونکی طلب آخرت مین مصروف رہتی ہے اور وہ الله کی قضا و قدر پر دل سے راضی ہین۔ معروف کرخی رح کا قول ہے که صوفی اس جگہہ مین مہمان ہے مہمان کا میزبان پر تقاضا جفا ہے۔ جو مہمان بادب ہوتا ہے منتظر رہتا ہے متقاضی نہین ہوتا جیسے مشکل سے کار است که با وعدهٔ معشوق شکیبا نتوان بود و تقاضا نتوان کرد۔ پھر ایک مقام مین مکتوبات کے یون ارشاد فرماتے ہین که ولایت عام ایمان ست ہر که ایمان آورد از جمله اولیائے خدا گشت۔

حضرت جامی علیہ الرحمۃ بھی نفحات الانس مین فرماتے ہین کہ۔ ولایت دو قسم ست۔ ولایت عامہ و ولایت خاصہ ولایت عامہ مشترک ست درمیان ہمہ مومنان قال اللہ تعالےٰ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور و ولایت خاصہ مخصوص ست بواصلان از ارباب سلوک۔ پھر جامی علیہ الرحمۃ نے ولی کی تعریف یہ کی ہے کہ ولی وہ شخص ہے کہ فانی ہو احکامات خدا مین اور ثابت قدم ہو اوامر و نواہی مین اوسکے۔

ابو علی جورجانی رح کہ طبقۂ ثانیہ مین سے اولیاء اللہ کے ہین فرماتے ہین کہ ولی آن بود کہ فانی بود از حال خود و باقی بمشاہدہ حق سبحانہ تعالےٰ ممکن نباشد مراورا کہ از خود خبر دہد و با جز خدا وند بیارامد۔ **ابراہیم بن ادہم** قدس اللہ سرہ نے ایک شخص سے کہا کہ تم اولیاء اللہ سے ہونا چاہتے ہو۔ کہا ہان۔ فرمایا بدنیا و عقبی رغبت مکن کہ رغبت باین ہا اعراض بود از حق سبحانہ و فارغ کن مر خود را از براے دوستی خداوند۔ دنیا و عقبی را در دل راہ مدہ و روے دل بحق آر و چون این اوصاف در تو موجود باشد ولی باشی۔

حافظ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

رابعہ بصریہ رح در دستے آب و در دستے آتش گرفت میرفت مردم گفتند کجا میروی گفت میروم تا آتش در دوزخ فرونشانم و بہشت را بسوزانم تا مردم بترس دوزخ و طمع بہشت عبادت نہ نمایند

اور قشیری رحمہ نے اپنے رسالہ مین فرمایا ہے کہ ولی کے دو معنی ہین ایک فعیل بمعنی مفعول تو معنی یہ ہوے کہ اللہ کی کارسازی ہین سو پا گیا اوسکے ہر کار و بار کا اللہ کارساز ہو کسی وقت اللہ اوسکو اوسکے نفس کیطرف مفوض نہین کرتا ہو - بلکہ اللہ پاک کو ہر وقت اوسکی حفاظت ملحوظ ہے جیساکہ فرمایا ہو وھو یتولی الصالحین الآیۃ اسیواسطے اولیاء اللہ کو محفوظ کہتے ہین کہ ہمیشہ اللہ کی حفاظت مین ہین اگرچہ بمقتضاے بشریت کے گناہ کا احیانًا صادر ہونا ممکن ہو لیکن اصرار گناہ پر شان سے اولیاء اللہ محفوظین کے نہین ہو جیساکہ قرآن پاک مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہو

دوسرے معنی فعیل بمعنی مبالغہ تو معنی یہ ہوئے کہ ولی اللہ وہ ہو کہ جو بہت بڑا دوست رکھنے والا ہے عبادت و طاعت کو خدا کی - تا وسع امکان عبادت خدا کو ایسے کمال رضا و رغبت سے بجالاے کہ خطا کو دخل کا موقع نہین ملے - خوشی ناخوشی - راحت و تکلیف - فرح و حزن دونون حالت مین یکسان خشوع و خضوع کو برتے - کسی نے اونکی زبان حال سے خوب کہا ہے ؎ آزاد مثل سرو ہین باغ جہان مین ہم رہتے ہین ایک روش پر بہار و خزان مین ہم + صائب فرماتے ہین ؎ نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے ÷ بپیش حضرت دل ہر چہ آمد بود مہمانے - رباعی ؎ سرما بگذشت و این دل زار ہمان ÷ گرما بگذشت و این دل زار ہمان ÷ القصہ ہزار سرد و گرم عالم +

برما گذشت واین دل زار ہمان

کشاف اصطلاحات فنون مین ہی کہ سید الطائفہ جنید قدس اللہ سرہ اور حضرت سہل تستری رہ نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل وہ لوگ ہین کہ قیام رکھتے ہین خدا کے ساتھہ اس طریقہ پر کہ سواے خدا عزّ و جلّ کے کوئی دوسرا انکو نہین جانتا ہی۔ بعضون نے کہا ہے کہ تصوف مین پہلے علم کی اشد ضرورت ہی پھر علم کے بعد عمل موافق سنت کے چاہیئے بعد ہین انعامات گوناگون خدا کی طرف سے اونپر عطا ہوتے ہین سید الطائفہ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تصوف اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تصوف حفظ حواس و مراعات انفاس کا نام ہے یعنی حواس کی حفاظت کرین کہ اللہ پاک کے سوا دوسری طرف رجوع نہو اور کوئی نفس بغیر ذکر الٰہی کے دم نہ لے۔ بعض بزرگ نے یہ فرمایا ہے کہ ولی کامل کی تعریف یہ ہے کہ وہ مخلوق سے روگردانی کرکے اللہ کیطرف رجوع ہو اور اوسکے نزدیک سونے اور مٹی کی عزت برابر ہو ریشمی کپڑے اور صوف کی وقعت علی السوا ہو جو شب و روز اللہ کے کارخانے مین خوض کرتا ہو جسکو بھلے برے کی تمیز ہو بقول حضرت ابو علی قلندر علیہ الرحمۃ ؎ زہد و تقولے چیست اے مرد فقیر
لاطمع بودن ز سلطان و امیر

بعضے ولی کی تعریف یہ کرتے ہین کہ باعتبار لذات نفسانی و حظوظ

انسانی کے تو وہ مردہ ہو اور اللہ پاک کی یاد اور اوسکی دیدار کی تمنا
مین زندہ ہو حضرت خواجہ بہاء الدین **نقشبند** رح کے جنازے
پر لوگ یہ شعر با جازت اونکے پڑھتے تھے یعنی زندگی مین اونھون نے
اجازت دے رکھی تھی ~~ مفلسانیم آمدہ درکوے تو شیئاً
للہ از جمال روے تو ~~ حضرت محمد **ابوالحسن** ابن ابی الورد رح
منجملہ طبقہ ثانیہ صوفیہ جو شاگرد حضرت بشر حافی علیہ الرحمتہ
اور اقران سے حضرت جنید ابو القاسم علیہ الرحمتہ کے ہین ولی کی
ماہیت وحقیقت کسی نے اوسنے دریافت کی۔ فرمایا جو شخص خدا کے
دوستون کو دوست رکھے اور اوسکے دشمنون کو دشمن جانے وہ
ولی ہے الحب للہ والبغض للہ فقد استکمل الایمان۔
احمد بن ابی الورد رح نے فرمایا ہے کہ شناخت ولی اللہ کی یہ ہو کہ جب
اوسکو اللہ تعالے جاہ و اقتدار مین ممتاز کرے گا تو تواضع کی صفت
اوسمین ترقی کریگی اور فروتنی وانکساری انتہا سے زیادہ ہوگی اور
جب اوسکو اللہ تعالے مال زیادہ دیگا تو وہ سخی بن بیٹھے گا اور جسقدر
عمر اوسکی زیادہ ہوگی اوسیقدر وہ عبادت واتباع سنت مین منہمک زیادہ ہوگا
حضرت جنید ابوالقاسم رح نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل فروتنی و
تواضع مین مثل زمین کے ہوتا ہے۔ حضرت **فضیل** بن عیاض رح
نے فرمایا ہو کہ خدا کو محض دوستی و فرمانبرداری کی راہ سے پوجنا
چاہیئے نہ دین و دنیا کے طمع کی راہ سے ~~ دنیاست بلاخانہ و عقبیٰ

ہوس آباد۔ ما حاصل این ہر دو بیک جو نستانم + اور اوسکی محبت
وفرمانبرداری یہی ہے کہ اپنے کو گناہ وعصیان سے روکین۔ دوست خدا
کا وہ ہے جو خدا کی اطاعت کرے ے تعصی الالٰہ وانت تظہر
حبہ ؛ ھذا وربي في القياس بدیع ؛ لوکان
حبك صادقا لاطعته ؛ ان المحب لمن یحب مطیع ؛ ۔ حدیث
صحیح مین حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے
من اطاعنی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ
جو شخص تابعداری کرتا ہے میری وہ میرا دوست ہے اور جو میرا دوست
ہے وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ حضرت معین الدین چشتی رح
شیخ سے اپنے یعنی خواجہ عثمان ہارونی رح سے نقل کرتے ہین کہ جس
مین یہ تین خصلتین ہین وہ ولی ہے۔ سخاوت دریا کی سی۔ شفقت
آفتاب کی سی۔ تواضع زمین کی سی حضرت معین الدین چشتی رح نے
وقت خلافت کے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح سے فرمایا کہ چار
چیزین صفت اولیا کی ہین۔ فقیری ومحتاجی کے وقت اپنے کو امیر
دکھلانا۔ بھوکھ کے وقت آسودہ دکھلانا۔ غم کے وقت خوشی کرنی۔
دشمنون سے دوستی کرنی ے شنیدم کہ مردان راہ خدا ؛ دل دشمنان
ہم نکردند تنگ ؛ ترا کے میسر شود این مقام ؛ کہ با دوستانت
خلاف ست وجنگ ؛

درثمین مین شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک

حالت مین کہ جو خواب و بیداری کے درمیان ہین ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ من اکرم الناس عند اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استھلک ذاتہ فی ذاتہ و صفاتہ فی صفاتہ۔ یعنی جس نے اپنی ذات کو اللہ کی ذات اور اپنے صفات کو اللہ پاک کے صفات مین فنا کر دیا۔

صاحب **کشف المحجوب** کی تقریر یہ ہے کہ اللہ کے ولی وہ ہین جنکو اوسنے دوستی و ولایت سے مخصوص فرمایا۔ اور وہ آفات طبع سے پاک اور متابعت نفس سے مبرا ہین۔ نہ اونکی ہمت اوسکے سوا کسیطرف مصروف نہ وہ کسی سے مانوس و مالوف اللہ ہی کی رضا پر راضی۔ اور اوسی کی قضا پر شاکر ہین **رباعی** آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ؛ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ؛ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ؛ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند۔

مولانا شاہ **عبد العزیز** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ رابطہ کے واسطے شخص واصل ایسا ہونا چاہئے کہ مضمون حدیث کا پورا مصداق علیہ ہو ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیاء وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ ایک جگہ اولیاء اللہ کی تعریف یون آئی ہے کہ وہ ہم جلیس ہین خدا کے اونکی صحبت و حضور مین منکرات کا وجود نہین ہو سکتا ہے۔ دوسری حدیث مین اولیاء اللہ کی تعریف یہ آئی ہے ھم قوم لا یشقی جلیسہم یعنی وہ ایسی قوم ہے جنکا ہم صحبت بدبخت

نہین۔ خواجہ عزیزان علیہ الرحمۃ فرماتے ہین رباعی
با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ÷ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ÷
زنہار ز صحبتش گریزان می باش ÷ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ÷
خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کی تعریف اس
قطعہ مین فرماتے ہین ؎ سہ نشان بود ولی را نخست آن یعنی
کہ چو روے او بہ بینی دل تو با وگراید ÷ دوم آنکہ در مجالس چو سخن کند بمعنی ÷
ہمہ را ز ہستی خود بحدیث می رباید ÷ سوم آن بود بمعنی ولی اخص عالم ÷
کہ ز ہیچ عضو او را حرکات بد نیاید ÷
الغرض کتب قوم یعنی تصوف کی کتاب مین صوفی کامل ولی اللہ کی
تعریف مختلف الفاظ سے وارد ہے مآل سب کا ایک ہی ہے کہ اللہ
کی محبت مین فانی ہین اوسکے اوامر و نواہی کے ساتھ باقی ہین ماسوے
اللہ کے تارک ہین اور محبت خدا کی تمام نہین ہوسکتی ہے جب تک
اطاعت کے مراتب پوریطرح سے برتے نہ جائین سو جو شخص جس مرتبہ
اللہ کا تابعدار ہوگا اوسی مرتبہ کا ولی ہے یہ کلیہ قاعدہ۔ اجماعی مسئلہ
ہے کہ جو جسکا تابعدار ہے وہ اوسکا دوست ہی جو اللہ پر ایمان لایا
اور اوسکی تابعداری کی وہ اللہ کا ولی ہے اوسکے ساتھ رحمت
و برکت اللہ کی متعلق ہے۔ اللہ ہی کی رضا پر راضی اوسیکی قضا پر
شاکر۔ اور جو لوگ شیطان پر ایمان لائے ہین اور اوسکے تابعدار
بنے ہین وہ لوگ شیطان کے ولی ہین۔ ایسون کی امید و رجا اوسی

متعلق ہے اپنے زعم میں ایسے لوگ شیطان ہی کو رازق جانتے ہیں اور اوسیکو بھلے برے وقت میں پکارتے ہیں تو صاف ظاہر ہوگیا کہ اولیار کی دو قسمیں ہیں اولیاء رحمٰن۔ اولیاء شیطان۔

اقسام اولیاء

اب سمجھئے کہ اولیار رحمٰن وہ ہیں جو اللہ کے بڑے تابعدار ہیں اور اللہ کی تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اونکی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنے میں ہے اور شریعت پر عامل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص متقی ہو۔ بدعت سے مجتنب۔ شرک سے دور بھاگتا ہو۔ کبیرہ گناہوں پر اصرار نکرتا ہو اگر بشریت سے کوئی گناہ یا لغزش اوس سے صادر ہوگئے تو وہ سخت نادم ہوکر تائب ہو اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ توبہ اللہ کے نزدیک اونھیں لوگوں کی معتبر ہے جو اپنی نادانستگی سے کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں پھر فوراً ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ مخدوم الملک علیہ الرحمۃ مکتوبات میں فرماتے ہیں ہر خصلتے پسندیدہ کہ عبارت کردن ازان ممکن ست کہ گفتہ اند آن صفت اولیا ربود فیقال اَلْوَلِيُّ مَنْ فِيْهِ هٰذِهِ الْخَصْلَةُ یعنی ولی وہ ہے کہ جس میں خصائل پسندیدہ ہوں اور اتباع رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کون سی خصلت پسندیدہ اللہ کے نزدیک ہوگی دوست و دشمن کے پہچان کے لئے اللہ صاحب نے حضرت کی پیروی کو مقرر کیا ہے کہ جو ہمارا دوست ہے

وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کا پیرو ہے۔
حضرت پیران پیر مولانا سیدنا عبد القادر جیلی علیہ الرحمۃ نے
فتوح الغیب مین فرمایا ہے کہ اولیاء معصوم نہین ہین خواہشون سے
لیکن محفوظ ہین یعنی احیانا میلان ہوا کی طرف ممکن ہے غیر ان الاولیاء
محفوظون عن الھوی والابدال عن الارادۃ لا یعصمون
منھا علی معنی انہ یجوز فی حقھم المیل الیھا فی الاحیان۔
لطائف اشرفی کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ از
شیخ علاؤ الدین سمنانی شنیدہ ام کہ می فرمودند کہ انبیاء علیہم السلام
از انشار گناہ عامداً معصوم اند و اولیاء قدس سرہم از جواز واشت
گناہ محفوظ۔ دوسری جگہ مین ہے قال الاشرف شرط الولی ان یکون
محفوظاً من الاصرار عن المعصیۃ حتی لا یصر علی الذنوب قیل ولی
محفوظاً من الصغائر من حیث الاصرار۔ اولیاء اللہ کی تعریف مین
اکثرون نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ فانی ہین ساتھ حق کے اور باقی ہین ساتھ
اوسکے فتوح الغیب مین حضرت سیدنا پیران پیر رح نے بتلا دیا ہے کہ
فنا نام ہے استقامت فی الدین کا جسکو پیشین کے اولیاء و ابدال علیہم
السلام اللہ پاک سے مانگتے رہے ہین یعنی اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم کی طرف اشارہ ہے۔ فنا سے مراد اصطلاح
صوفیہ رضی اللہ عنہم مین استقامت صراط مستقیم پر ہے اور استقامت
صراط مستقیم اور اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ دونوں ایک ہی چیز ہے

الاستقامة نصف الكرامة قرآن پاک اتباع رسول صلعم کے مضامین
سے مملو ہے جس سے ثابت ہے کہ بغیر تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے

اتباع سنت

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حسن بصری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہر دین و مذہب کے لوگ دعوے کرتے تھے کہ
ہمکو اللہ صاحب کی محبت ہے اور ہم اوسکے بندہ ہین - اور یہود و نصارے
کہتے تھے کہ ہم اوسکے دوست اور اوسکے بیٹے ہین جو کام کرتے ہین اوسکی
محبت سے کرتے ہین اور وہ ہم سے خوش ہے جسے کوئی خطا ہو جائیگی
تو وہ بخشدیگا تب اللہ صاحب نے کہا کہ اے محمد جو میری محبت کا دعوے
کرتے ہین اور میرے اولیا رہین اونسے کہدے کہ مین پیغمبر رسول اوسکا
ہون میری قدم بقدم پیروی کرو جسطرحسے مین عبادت بتلاؤن کرو
جو طریقہ محبت برتنے کا اوسکے مین سکھاؤن اوسکو بجالاؤ تب تم
سچے دوست اللہ صاحب کے ہوگے اور بڑے دوست شمار کئے جاؤگے
اور بصورت اطاعت رسول کے کوئی خطا بھی ہو جاتے گی تو اللہ فرماتا
ہے کہ مین معاف کردونگا اور مین بڑا بخشنے والا ہون - اس آیت سے
صاف ظاہر ہے کہ جو خلاف شرع یعنی خلاف طریقے حضرت
رسول کے عبادت کرتا ہے وہ عبادت مقبول نہین ہے اور ایسے
دعوی محبت مین کاذب ہے جس نے کیا وہ کام جسپر ہمارا حکم نہین ہے

وہ کام مردود ہے۔ عائشہؓ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے نہین دین
مگر یہی حب فی اللہ بغض فی اللہ پھر وہی آیت پڑھی رواہ ابن ابی حاتم
اگرچہ ابوزرعہ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے مگر مضمون مذکور اور
حدیثون مین بھی آیا ہے۔ حضرت کی تابعداری کے سب لوگ مکلف
ہین وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَءَ لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ
وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ وَلَوْ کَانَ وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ
لَاتَّبَعَنِیْ ترجمہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ مین ہے اگر ظاہر ہوتا تمپر موسے پھر پیروی کرتے تم اوسکی
اور چھوڑ دیتے مجھکو تو بیشک گمراہ ہوجاتے اگر ہوتا موسے زندہ
اور پاتا زمانہ میری نبوت کا تو لاریب پیروی کرتا میری روایت کیا
اس حدیث کو دارمی نے۔ جو شخص دن بھر ذکر غیر مسنون طریقے
پر کرتا رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے ذکر نماز
روزہ وغیرہ افعال شرعیہ کو بجا نہ لائے تو اوسکا وہ ذکر مقبول
نہین وہ ذکر اوسکا اوسکی نماز کی فضیلت کو نہین پاسکتا ہے اور ترک
صلوٰۃ کے عذاب کو اوسکی گردن سے نہین اوتار سکے گا۔ ہزار
برس کی عبادت غیر مسنون طریقے کی ایک وقت کی نماز چھوڑنے
کے عذاب کو رد نہین کرسکتی ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ آل عمران مین ہے فرمانبرداری کرو اللہ و رسول کی تو
تم پر رحم کیے جاؤ یعنی تم مستحق ہو کہ رحمت نہین ہوتی مگر دوستون

تو اللہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے رحمت کے طالب ہو تو پیروی
رسول کی کرو ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئك مع الذین انعم
اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصّٰلحین
وحسن اولٓئك رفیقا ذلك الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما
ترجمہ جو لوگ حکم پر چلے ہین اللہ ورسول کے پس وہ لوگ اونکے ساتھ
ہین جنکو اللہ نے نوازا ہے نبی وصدیق وشہدا اور صالحین سے اور خوب
ہے ان لوگون کی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بس
ہے خبر رکھنے والا - اس آیت سے معلوم ہوا کہ متبعین کتاب وسنت
یعنی اللہ ورسول کے قول پر عمل کرنے والے قیامت مین انبیا
علیہم السلام کے ساتھ ہونگے - کمال تابعداری کا اجر ہے کہ تابع و
متبوع کی صحبت نصیب ہوگی یہ درجہ اونلوگون کو نہین ملیگا جو کہ
اللہ ورسول کے خلاف تھے زید عمر بکر کے قول پر رتجے ہوئے تھے
باپ دادون کی رسم پر اڑے تھے - یہ تو عاشقین رسول کا درجہ ہے
جو عاشق رسول ہے وہی اللہ کا مقرب بندہ ہے - اور عشق ومحبت رسول
کی زبانی گفتگو سے اتمام کو نہین پہونچتی بلکہ پوری طرح سنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے اور بدعات وشرک سے
بچنے اور فرائض وواجبات کے پابند ہونے اور جمیع محرمات سے پرہیز
کرنے سے مراتب محبت وخلوص کے اتمام کو پہونچتے ہین - اے عزیز
بالفعل عاشق رسول وہ اپنے کو کہتے ہین کہ جو بدعت کرنے مین

مشاق قبر پرستی تعزیہ پرستی مین چالاک - نماز کے تارک ہین مزامیر
کی حلت کا ملار رگاتے ہین اور اسپر بھی انھین لوگون کے حصے مین
ولایت ہی رباعی این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت ❊
بر در میکدۂ با دف و نے ترسائے ❊ گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے ❊ بغوی نے کہا کہ آیت مذکور
ثوبان نام مولٰے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین نازل
ہوئی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے اگر تھوڑے
دن نہین دیکھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیمار ہوجاتے سعید
بن جبیر نے کہا کہ ایک انصاری پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
آئے وہ غمگین تھے حضرت نے کہا اے فلان تو کیون غمگین ہو رہا ہے
اوسنے کہا اے نبی اللہ ایک بات کی مجھے فکر لگ رہی ہی پوچھا
وہ کون سی بات ہی کہا ہم صبح و شام آتے ہین آپ کی صورت دیکھتے
ہین پاس بیٹھتے ہین آپ کل ہمراہ انبیا کے ہونگے ہم آپ
تک نہین پہونچ سکین گے حضرت نے کچھ جواب نہ دیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت لائے حضرت نے آدمی بھیجکر یہ بشارت اوسکو سنائی رواہ ابن
جریر یہ اثر مرسلاً مسروق و عکرمہ و عامر و شعبی و قتادہ و ربیع سے
بھی مروی ہی لیکن سند اول احسن ہی - عائشہؓ کی روایت مین ہی کہ ایک
آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا تم مجھکو میری جان سے اور اہل اور
ولد سے زیادہ محبوب ہو مین جب اپنے گھر مین تمکو یاد کرتا ہون تو صبر

نہین کرتا یہان تک کہ اگر تمکو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہون پھر جب مجھکو
اپنی اور تمھاری موت یاد آتی ہی مین جانتا ہون کہ تم جنت مین ہمراہ
انبیار کے ہوگے مین اگر جنت مین گیا بھی تو مجھکو ڈر ہی کہ کہین
ایسا نہو کہ تمکو نہ دیکھون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب
اوسکو ندیا یہانتک کہ یہ آیت اوتری رواہ ابوبکر بن مَردَوَیہ۔
اسکو کتاب صفۃ الجنۃ مین حافظ ابو عبد اللہ مقدسی نے
بھی لکھا ہے پھر کہا لا ارےٰ باسنادہ باسًا۔ قتادہ نے کہا کہ عموماً
کل صحابی نے عرض اشت کی تھی کہ آپ جنت مین مدارج علیا پہ
ہونگے اور ہملوگ ادنےٰ مراتب پر پھر کیونکر حضور کی زیارت
نصیب ہوگی تب یہ آیت اوتری کہ میری تابعداری کرو اور عبادات
ومعاملات ہر امر مین شریعت کی محافظت کرو تم لوگ بھی انبیاء
ہی کے ساتھ ہوگے۔ پھر فرمایا کہ یہ محض فضل ہی فضل اوسکا ہی ورنہ ایسی
عمدہ رفاقت کہان نصیب ہوتی ہی اے پاک خدا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی کمال اتباع کی برکت سے ہمکو اور میرے
والدین اور میری اولاد اور میرے احباب اور سارے مسلمانون کو
معیت انبیاء وصالحین کی نصیب کر آمین ثم آمین۔
ابن کثیر کہتے ہین کہ اس سے زیادہ بڑھکر بشارت ومژدہ یہ ہی جو
صحیح ومسانید مین بطرق متواترہ ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک آدمی ایک قوم کو دوست

لکھتا ہی اور اونکے ساتھ ملحق نہین ہی یعنی اون کے سے عمل
صالح اوس شخص کے نہین ہین فرمایا المرء مع من احب
آدمی ہمراہ اوسکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور چاہتا ہی انس
نے کہا فما فرح المسلمون فرحھم بھذا الحدیث یعنی جیسی خوشی
مسلمانون کو اس بات سے ہوئی کسی شئے سے نہین ہوئی تھی۔
دوسری روایت مین انس سے روایت ہی کہ مین دوست رکھتا ہون
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو مین امید
کرتا ہون کہ مین حشر مین اونھین کے ساتھ ہونگا گو میرے اعمال
اون کے سے نہین ہین وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا سورۂ نسا مین
ہے جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہ کہا مانا اوس نے اللہ کا
اور جو کوئی پھر جاوے پس نہین بھیجا مین نے تجھکو اوپر اون کے نگہبان
اللہ صاحب نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ اطاعت رسول عین
اطاعت خدا ہی اور عصیان رسول عین عصیان خدا ہی یہ اس لئے کہ
رسول کوئی بات ہوائے نفس سے نہین کہتے ہین جو کچھ کہتے ہین وحی
سے کہتے ہین۔ حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ جسنے اطاعت کی
میری تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے
نافرمانی کی اللہ کی رواہ ابن ابی حاتم یہ حدیث صحیحین مین بھی آئی ہے
پھر فرمایا کہ اگر کوئی پشت پھیرے تو تمپر کچھ نہین یعنی تم سبکدوش

ہوگئے تمپر تو یہی پہونچادینا ہی جوکوئی تمھارا اتباع کریگا وہ سعید وناجی ہی اوتنا ہی اجر تمکو بھی ملیگا جوکوئی تم سے پشت پھیرے گا وہ نامرادِ وخاسر ہوگا تم پر اوسکا گناہ نہین فتح البیان مین ہی کہ یہ آیت کمال شرف و رفعت مکان کی حضرت کی خبر دیتی ہو مافوق اس کے کوئی مرتبہ متصور نہین ہی وَمَنْ یشاقق الرسول بعد ما تبیّن له الهدی و یتّبع غیر سبیل المؤمنین نولّه ما تولّی ونصله جهنم وساءت مصیرًا سورۂ نسا مین اللہ صاحب فرماتا ہی کہ بعد معلوم ہوجانے اس بات کے کہ رسول ہی کی پیروی مین نجات اور اللہ کی رضامندی ہی اور یہی راہ ہدایت کی ہی پھر جوکوئی خلاف رسول کے کرے گو وہ دنیا مین کسی حالت سے رہے لاکن آخر دوزخ ہی اوسکا ٹھکانا ہی ومن یحادد اللہ و رسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلك الخزی العظیم اللہ صاحب سورہ توبہ مین فرماتا ہی کہ جوکوئی اللہ کے خلاف کرے اور اوسکے رسول کے خلاف کرے اوسکو آگ دوزخ کی ملیگی ہمیشہ رہنے کے لئے اوسکے لئے یہ بڑی فاحش ذلت ہی۔ ان آیتون سے یہ امر ثابت ہوا کہ جو اللہ کا تابعدار رہے اور اوسکا کہا مانتا ہو وہ اللہ کا دوست ہی اور جب رسول کی اطاعت عین اطاعت خدا کی ٹھہری تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو رسول کا مطیع ہی وہ اللہ صاحب کا دوست ہی کیونکہ محبت اسی اطاعت کا نام ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہے مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ

جو میرا تابعدار ہی وہ میرا دوست ہی اور جو میرا دوست ہی وہ میرے
ساتھ جنت مین ہوگا۔ اور جو جناب صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین
ہے وہ شیطان کا دوست ہی اللہ کا دشمن ہے ومن یتخذ الشیطان
ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا پھر جو شخص پکڑے
شیطان کو دوست سیواے اللہ کے سو تحقیق صریح وہ گھاٹے مین پڑا
شیطان نے کہا کہ مین تیرے بندون مین سے ایک حصہ لونگا یعنی
ہزار مین ایک ناجی باقی سب ناری۔ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ آدم علیہ
السلام سے قیامت کے دن کہیگا نکال اپنی اولاد سے لشکر نار کو وہ
کہین گے اے رب لشکر نار کیا ہی فرمادیگا ہر ہزار مین نوسو ننانوے
نکال اوس شدت ہول سے۔ اطفال بوڑھے ہوجاوینگے اخرجہ مسلم
سو نصیب شیطان کا وہی بعث نار ہی جس کام مین اطاعت شیطان
کی کیگئی ہی وہی اوسکا حصہ ہی۔ صحیحین مین ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہی فطرت اسلام
پر پھر مان باپ اوسکے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کرڈالتے ہین اوسکو
الحدیث۔ مسلم مین عیاض بن حمار سے آیا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ نے کہا ہی کہ مین نے پیدا کیا اپنے بندون کو حنیف
پھر آیا پاس اونکے شیطان بھٹکا دیا اونکو دین سے اون کے اور حرام
کردیا اونپر اوس چیز کو جو حلال کی تھی مین نے واسطے اون کے شیطان
کی دوستی خسران مبین ہی یعنی دنیا دین دونون کا نقصان یہ وہ خسارت

سے جسکا کوئی جبر نہین یہ وہ فائت ہو جسکا تدارک محال ہو خسر الدنیا
والاخرۃ۔ اسکی دوستی دھوکھے کی ہے قیامت مین ہاتھ کاٹ کھایگا
ایسی محبت کام کی نہین قرآن مین ہو کہ قال الشیطان لما قضی الامر
ان اللہ وعدکم وعد الحق و وعدتکم فاخلفتکم وما کان
لی علیکم من سلطان اور بولا شیطان جب فیصلہ ہوچکا کام
اللہ نے کیا تھا تمسے سچا وعدہ اور مین نے بھی وعدہ کیا پھر جھوٹا کیا اور
نہ تھی میری تمپر کچھہ حکومت۔ اور شیطان نہین دوست مگر
بے ایمانون کا اور وہی بے ایمان اوسکے دوست ہین سورۂ اعراف
مین ہے اللہ صاحب فرماتا ہی انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین
لا یومنون کر دیا ہمنے شیطان کو دوست اونکا جو بے ایمان ہین
نشۂ فسق بد اطوار کو جب آن چڑھا سر پہ شیطان [illegible] چڑھا
یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا
ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ اگر ایمان نہ لاؤگے
تو مین ڈرتا ہون کہ کہین اللہ کا عذاب تمکو پہونچے پھر تم ہو جاؤگے
شیطان کے دوست۔ آیت دلیل ہوا س بات پر کہ شیطان کی متابعت جو مسلمان
کی بات نہین ماننے سے آدمی شیطان کا دوست بن جاتا ہے اور جو شیطان
کے طریقے پر چلتا ہو وہ اوسکا تو دوست ہوا اور اللہ کا دشمن ہوا انما سلطانہ علی الذین یتولونہ
والذین ہم بہ مشرکون اللہ صاحب فرماتا ہی کہ شیطان کا قبضہ وہین انہین لوگون پر ہے جو اوسکو
دوست رکھتے ہین اور جو خدا کی ذات وصفات مین شرک کرتے ہین۔

والذين امنوا يقاتلون في سبيل الله والذين كفروا يقاتلون
في سبيل الطاغوت فقاتلوا اولياء الشيطان ان كيد
الشيطان كان ضعيفا ۰ وہ جو ایمان والے ہیں لڑتے
ہیں مفسدون کی راہ میں سو تم لڑو شیطان کے دوستون
سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے - بغوی نے کہا
کہ جو لوگ ایمان والے ہین وہ سارا کام اللہ کی رضامندی
کے لئے کرتے ہین - اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت
رکھتے ہین اور اللہ ہی واسطے لڑتے ہین جیساکہ حدیث بخاری
مین ہے کہ سات آدمی قیامت کے روز سایہ مین اللہ کے رہین گے اور اوسدن
باوجود قرب آفتاب کے کسی کو سایہ نصیب نہوگا اونمین سے یہ بھی ہین جو اللہ
ہی کے واسطے کسی سے محبت اور کسی سے عداوت رکھتے ہین - اور
جو کافر ہین وہ اپنے معبود باطل شیطان کی رضامندی کے لئے سارا
کام کرتے ہین پھر جو عبادت اللہ کی رضامندی کے لئے نہین کرتا ہے بلکہ
اپنے نفس کی خوشنودی اور کسی کو دکھلانے کیلئے یا کسی ولی کے تقرب
کے لئے یا ابناے زمان کی ملامت کے ڈر سے کرتا ہے وہ لوگ اولیاء شیطان
ہین - اور جو اسطرح پر ہے یا تو خلاف شرع کام کرتا ہے تو اس صورت مین اللہ
ورسول کی نارضامندی مین ہے کیونکہ اونکی خوشنودی مقصود ہوتی تو
اونکے کہے کے بموجب کام کرتے - یا کام موافق سنت وکتاب کے کرتے
ہین مگر نیت میں ریا ہے یا تقرب کسی بزرگ کا یا دوست احباب کی خاطر مقصود ہے

یا صرف ملامت کے ڈر سے کرتے ہین دلسے حب وخلوص اوس کام کے
ساتھہ متعلق نہین ہی تو وہ بھی اولیا رشیطان ہی ہین یہ عمل اونکا
قابل اعتبار کے نہین ہی۔ حکم ہے ایسون سے مقاتلہ کرو۔ اور ایسون
کو شیطان کا دوست کہا۔ ترمذی وحاکم کا لفظ ہی کہ قیامت کے دن اللہ
طرف بندون کے اوتریگا تا کہ اون کے بیچ مین فیصلہ کرے ہر امت
گھٹنون کے بل ہوگی سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جاویگا وہ آدمی ہوگا
جسنے قرآن کو جمع کیا تھا اور وہ آدمی جو راہ خدا مین مارا گیا تھا اور وہ
آدمی جو کثیر المال تھا اللہ قاری سے کہے گا کیا مین نے وہ نہین سکھایا جو
مین نے اپنے رسول پر اوتارا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرمایگا تو نے
اوس علم پر کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا مین رات دن اوسکو پڑھا کرتا تھا۔ اللہ
کہے گا تو جھوٹا ہی بلکہ تیری مراد یہ تھی کہ تو قاری مشہور ہو سو مشہور ہو گیا۔
مالدار کو لائین گے اللہ کہے گا مین نے تجھکو وسعت دے رکھی تھی یہانتک
کہ تجھکو کسی کا محتاج نرکھا تھا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرمایگا تو نے
اوس عطا مین کیا کام کیا وہ کہے گا مین صلہ رحم وصدقہ کرتا تھا اللہ کہے گا
جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ تجھکو سخی کہین سو تو لوگ کہہ چکے۔ پھر مقتول
راہ خدا کو لائین گے۔ اللہ کہے گا تو کس بات مین مارا گیا وہ کہے گا مجکو
حکم تھا جہاد کا تیری راہ مین سو مین لڑا ایہانتک کہ مارا گیا۔ اللہ فرمائیگا
کہ تو جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ بہادر کہلائے سو تو مشہور ہو گیا۔
اے ابوہریرہ خلق اللہ مین انھین تینون سے پہلے پہل آگ سلگائین گے

قیامت کے دن - اے عزیزو پناہ مانگو اللہ کی جب الحزن سے جو ایک جنگل ہی جہنم مین خود جہنم ہر دن اس سے چار سو بار پناہ مانگتی ہی اس مین ریاکار قاری جاوینگے جو اپنے اعمال دکھلاتے ہین بڑے دشمن قاریون اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہین جو زیارت امرا کی کیا کرتے ہین - یہہ روایت بخاری کی تاریخ اور ترمذی کے سنن مین ہی - ابونعیم و دیلمی کا لفظ یہ ہی کہ حرام کیا ہے اللہ نے جنت کو ہر ریاکار پر - ابن ماجہ کا لفظ ہے کہ بہت سے روزہ دار ہین جنکو روزہ سے کچھ حاصل نہین مگر بھوکھ - بہت سے قائم ہین جنکو قیام سے کچھ فائدہ نہین مگر جاگنا ؎ مردہ دل ہیسے اگر رات کو جاگے تو کیا ؛ چشم بیدار تو ہی پر دل بیدار نہین -

دیلمی کا لفظ یہہ ہی کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہی جو شخص دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرتا ہی وہ اوسکو نپاوے گا ؎ کلید در دوزخ است آن نماز ؛ کہ در چشم مردم گزاری دراز ؛

آل عمران مین ہی انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین جز این نیست کہ شیطان ڈراتا ہے اولیاؤن کو اپنے سو نہ ڈرو تم لوگ اوس سے اور مجھہی سے ڈرو اگر ایماندار ہو - اہل علم نے کہا ہی کہ ڈرانا شیطان کا ایک امر وسیع ہی ہر آدمی کو اوسکے نفع آخرت سے روکتا ہی اور مومنین کو اتباع سنت وکتاب سے ڈراتا ہی کہ جہان متبع سنت کے ہوئے ملامت تمھارے حق مین شروع ہوجاویگی روزی مین تمھاری بٹا لگ جائیگا -

ایک روایت مین ہی کہ جب صحابہ کو کثرت دشمن سے کسی نے اوس
وقت ڈرایا تو اونھون نے کچھ پروا نہ کی بلکہ اللہ پر توکل کر کے یہ بات
کہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل - ابن عباس سے روایت ہی کہ
کہ یہ وہی کلمہ ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آگ مین ڈالے جانے
کے وقت پڑھا تھا اور محمد نے پڑھا جب کہ یہ خبر دی گئی کہ لوگ تمھارے
لیے جمع ہوئے ہین تم ڈرو اون سے پھر اون کا ایمان اور زیادہ ہو گیا
رواہ البخاری والنسائی - عبد الرزاق کا لفظ ابن عمر سے یہ ہی کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے یہ خبر دی گئی کہ لوگ
جمع ہوئے ہین تمھارے لئے تم ڈرو اون سے تو اللہ نے اوسی وقت
یہ آیت نازل فرمائی رواہ ابن مردویہ - ایک روایت مین ہی کہ جب
آن پڑے تمپر کوئی امر عظیم تو حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو -

ان آیات واحادیث سے ثابت ہی کہ انسان اطاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے خدا کا دوست ہو سکتا ہی - اور اونکی نافرمانی سے شیطان کا دوست
بن جاتا ہی چنانچہ اولیاء شیطان کا لفظ قرآن پاک کی آیتون مین صریح
وارد ہی - جب متبع کتاب وسنت ہی ولی اللہ ٹھہرے تو بدعتی فاسق اور
مشرک کو ولی اللہ کہنا بے ادبی نہین تو کیا ہی؟ علی الخصوص جو شخص شرک
جلی شرک فی العبادة شرک فی التصرف - شرک فی العلم مین مبتلا ہے
وہ کیونکر ولی اللہ ہو سکتا ہے - میرے مسلمان بھائی جو بدعتون اور
صریح شرک کرنیوالون کو خواہ وہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئے ہون

یا پیر وغیرہ کے گھر الیوں کو جو صالح بندہ خدا کا - ابرار - ولی اللہ یقین کرنے لگتے ہیں وہ بڑی غلطی کی پیروی کر رہے ہیں - وہ شاید شرک و کفر کی وعید سے واقف نہیں ہیں -

شرک کی برائی اور مشرک کے لئے اللہ نہیں بخشتا بیان

سورۂ نساء میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ کہ اللہ نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے اوسکو جو اوس سے اوتر کر ہے جسکو چاہتا ہے ۔ تا چند کہ از چوب گہ از سنگ تراشی ❊ بگذار خدا انکہ بصد رنگ تراشی ❊

سورۂ لقمان میں ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ شرک کرنا بڑا ظلم ہے اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنی مشرک پر جنت حرام ہے دوزخ واجب ہے شرک کرنے سے ساری نیکیاں اکارت ہو جاتی ہیں اور سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ سورۂ انعام میں ہے کہ اگر سب انبیاء علیہم السلام جنکا اوپر ذکر ہو شرک کرتے تو اونکے اعمال نیک برباد ہو جاتا - شرک ایسی بری چیز ہے کہ بڑوں کی اسمیں رعایت نہیں ہو تو چھوٹوں کو کون پوچھتا ہے - سورۂ زمر میں ہے - لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اے محمد اگر تو شرک کرتا تو

بیکار کر دئے جاتے تیرے عمل اور تو بڑے خسارے مین پڑجاتا۔ بغوی
نے کہا ہے کہ گو اسکے مخاطب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین مگر مقصود
ہدایت امت ہو کہ جب بڑے سے بڑے نبی کی اسمین رعایت نہین تو ما و
شما کو کون پوچھتا ہے۔ حضرت علی مرتضے رض کا قول ہو الی لارجو
ان لا یضر مع التوحید عمل کما لا ینفع مع الشرک عمل۔ ۔
عمل شر توحید کو ضائع کر سکتا ہے اور نہ خصلت نیک شرک کی شامت
سے بچا سکتی ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فے
الاخرة من الخاسرین جو منکر ہو اتوحید کا اوسکے عمل نکمے ہو جاوینگے
پھر تو وہ آخرت مین ٹوٹی پانے والون مین سے ہوگا۔ سورہ ابراہیم
مین ہو مثل الذین کفروا بربهم اعمالهم کرماد ن
اشتدت به الریح فی یوم عاصف لا یقدرون مما کسبوا
علی شیئ ذلك هو الضلل البعید جو منکر ہوے اپنے رب سے اونکے
اعمال کی مثال راکھہ کی سی ہو ہوا سخت چلی آندھی کے دن اونکو اپنے اعمال
سے نفع اوٹھانے کی قدرت نہین رہیگی یہ صریح گمراہی ہو۔ من یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فے الاخرة من الخاسرین
سوا دین اسلام کے جو کوئی اور دین کو ڈھونڈھے سو اوسکا عمل
مقبول نہین اور وہ آخرت مین گھاٹے مین رہے گا سو ٹھیٹھ اسلام
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہو جو عمل و ریاضت اسکے اصول کے
برخلاف ہو گی وہ مقبول نہین من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد

جو ایسا کام کرے کہ اوس پر میرا حکم نہین ہے وہ کام مقبول نہین۔
پیران پیر علیہ الرحمتہ نے فتوح الغیب کے مقالہ ثانیہ مین فرمایا ہے
اتبعوا ولا تبتدعوا حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
کرو اور دین مین نئی بات مت نکالو۔ تا ہر نکات قرآنی سیدنا مولانا
مجدد الف ثانی مکتوب ۱۱۳ مین فرماتے ہین ترجمہ اوسکا یہ ہو کہ اہل
ریاضات ومجاہدہ گو بہت سر مارتے ہین مگر خلاف شریعت مصطفویہ
ہونے کے لحاظ سے بے اعتبار و ذلیل ہین اگر کچھ فائدہ ہوتا بھی ہے
تو دنیاوی درانحالیکہ آخرت کے نزدیک تمام دنیا ہی کی کیا حقیقت ہے
کہ جو اوس کا فائدہ معتدبہ شمار کیا جاوے اور ایک عمدہ مثل کے پیرائے
مین نہایت توضیح سے بیان کیا ہے کہ خلاف شریعت مصطفویہ کے اعمال
ومجاہدات ومکاشفات سب شیطانی حرکات سے ہین خسر الدنیا و
الآخرۃ صفحہ ۰۰ مکتوب ۱۷ مین مجدد صاحب علیہ الرحمتہ فرماتے ہین
رکن نجات سہ است اول صحیح اعتقاد (یعنی عقیدہ اوسکا موافق صحیح
عقیدہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے ہو) دوئم علم مع عمل باحکام شریعت
سوئم تصفیہ قلب یعنی اصلاح قلب بطریق صوفیہ وجوب این رکن اخیر
استحسانی ست بخلاف رکنین سابقین چہ اصل اسلام مربوط باین دو
رکن ہست وکمال اسلام منوط بآن یک رکن وعملے کہ مخالف این ارکان
ثلثہ ست اگرچہ از جنس ریاضات شاقہ ومجاہدات شدیدہ باشد داخل
معصیت باشد ونافرمانی وناسپاسی منعم جل سلطانہ۔ برآنچہ ہندو

وفلاسفہ یونان در ریاضات ومجاہدات خود معاف نداشتہ اند اما آن ریاضات چون بر وفق شرائع انبیاء علیہم السلام واقع نشدہ اند مردود اند وازنجات اخروی بے نصیب فعلیکم بمتابعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمۃ مکتوب صدی کے مکتوب ۴۲ مین تحریر فرماتے ہین۔ ہر کہ در طلب این راہ بود باید کہ سرمایہ از شریعت سازد تا از شریعت در طریقت راہ یابد و چون در طریقت راہ یافت از طریقت بحقیقت قدم تواند نہاد و ہر کہ ہنوز شریعت ندانستہ ہست ویرا با طریقت کجا ملاقات و ہر کرا با طریقت ہنوز ملاقات نیست آن بیچارہ را با حقیقت چہ گذر و چہ کار از ینجا ست کہ ہیچگونہ رخصت ندادہ اند کسے بنادانی بے معرفت و بے شریعت درین راہ قدم نہد کہ بیم ہلاکت باشد و بہیچ جائے نرسد اگر مجاہدہ و رنجے کورانہ وجاہلانہ برخود نہد واز ان چیزے نمودار بود چندان غرور وجہل وپندار وحمق در وے پدید آید کہ ایمان ہم بباد دہد و در حبال شیطان گرفتار گردد الخ۔ ائمہ صوفیہ کرام نے جاہل کے ولی اللہ ہونے سے سخت انکار کیا ہی سیدنا مخدوم صاحب بہاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین وبالقطع والیقین بداند کہ خداوند تعالے را ہیچ ولی جاہل نبودہ ہست ما اتخذ اللہ ولیا جاہلا گفتہ مشائخ ہست ودر قرآن باین اشارت ہست یعنی مخدوم الملک علیہ الرحمۃ جاہل کے ولی اللہ نہین ہونے کی دلیل قرآن سے پیش کرتے ہین ولم یکن لہ ولی من الذل ذلت کو اللہ تعالے دوست

نہین رکھتا ہے اور نفس جہالت ہی اصل ذلت ہو سب ذلتو نسے بڑھکر
بغیر شمع علم کے اس راہ مین چلنا اور راہ گم کرنا ایک ہی بات ہی مرا بحیی
علم ست کہ ہر چہ ہست بنا ید از و ؛ ہر عقدہ کہ مشکل ہست بکشا ید از و ؛
غیر از تصنیف نیک دیگر نبود ؛ کاری کہ پس از تو کار نا آید از و ؛
بالفعل جاہل صوفی بنکر کے تصوف کو بدنام کرتے ہین۔
حق یہ ہے کہ نہ کوئی اب صوفی ہے نہ کوئی متصوف ہی الا ماشاء اللہ
حالی نے خوب کہا ہے ؎
بہت لوگ پیرونکی اولاد بنکر ؛ نہین ذات والا مین کچھ جنکے جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دیکے اسپر ؛ کہ تھے ان کے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹھے دکھاتے ؛ مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے

	دیگر	

یہ ہین جادہ پیماے راہ طریقت ؛ مقام انکا ہے ماوراے شریعت
انھین پر ہی ختم آج کشف و کرامت ؛ انھین کے ہی قبضہ مین بندونکی قسمت
یہی ہین مراد اور یہی ہین مرید آب ؛ یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب
ایسے ہی جاہل مولوی جنکو صرف پابندی رسم کے سوا تحقیق دین
و مذہب سے کوئی علاقہ نہین ہے اندھون کے طور پر عمل کرتے جاتے
ہین نہ ماخذ نہ مصدر مسائل کو خیال کرتے ہین اور نہ دیدہ و دانستہ
خلاف سنت پر عمل کرنے کی شامت سے ڈرتے ہین۔ جس مسئلہ
اجتہادیہ کے خلاف قول و فعل رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم

کا موجود ہے پس اجتہاد یہ مسئلہ پر عمل کرنے کے کیا معنی ہین سارے مجتہدین علیہم الرضوان کا قول ہے کہ جب حدیث صحیح ہوجاے تو وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ایسے ہی جاہل اہل حدیث کہ سیوا آمین بالجہر ورفع الیدین وغیرہ وغیرہ مسائل کے اور کسی سنت یا فرض مین ویسا تشدد بالعمل اونکو نہین ہے حالانکہ بہت سی سنتین مردہ ہین جسپر صلے اللہ علیہ وسلم نے مواظبت کی ہے وہ اب متروک ہین ؎ نماند گرمی سنت بدوستان نوے ٭ خیال آنکہ ازین انجمن کنارہ کنم
ہر فریق کے عوام کی حالت یہی ہے اور خواص ہر صنف کے اچھے ہین یعنی اللہ والے لوگ ہین پھر وہان نہ کوئی جھگڑا ہے نہ کسی قسم کی لڑائی ہے نہ شیخی ہے نہ تکبر نہ حجت ہے نہ ہٹ دھرمی۔ ہر ایک کا خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل ہے۔
شرک کی مذمت سے قرآن شریف مملو ہے۔ جاہل جو شرک مین مبتلا ہے وہ اولیاء اللہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے معاذ مت شرک کیجیو اگرچہ جلایا جاے تو یا پھانسی دیا جاوے تو۔ فرمایا نجاوے گا جنت مین مگر نفس مسلمان رواہ احمد ومسلم وابوداود۔ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن عوف سوار ہو اپنے گھوڑے پر پھر پکار دے کہ حلال نہین جنت مگر واسطے مومن کے روایت کیا ہے ابوداود نے سنن اربعہ کا لفظ ہے جو کوئی پھر جاوے طریقہ اسلام سے اوسکو قتل

کر و اسیطرح ہزاروں حدیثین کتب صحاح ستہ ومسانید مین ہین
کہ جس سے ثابت ہی کہ جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا اوسپر
جنت حرام ہی۔ قرآن شریف مین ہی کہ مشرکین عذاب کے وقت
کہین گے کہ زمین بھر سونا لیا جائے اور مجھے بخشدیا جاے تاہم بخشے
نہین جاوینگے انّ الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل
من احدھم ملاء الارض ذھبا ولوافتدی بہ اولئک لھم
عذاب الیم ومالھم من ناصرین جو لوگ منکر ہوے ان کر
پھر بڑھتے رہے انکار مین ہرگز قبول نہین ہوگی اوسکی توبہ وہی ہین
راہ بھولے جو لوگ منکر ہوگئے اور مرگئے حالت انکار ہی پر تو ہرگز
قبول نہین ہوگا ایسے کسی سے زمین بھر سونا اگر بدلا دے۔ اونکو
دکھ کی مار ہے اونکا کوئی مددگار نہین۔ حدیث مین آیا ہے کہ دوزخی
کو اللہ کے سامنے لاوینگے اللہ فرماوے گا تو نے اپنی جگہ کیسی پائی۔
کہے گا بہت بری جگہ ہے۔ اللہ حکم فرمائے گا کہ تو زمین بھر سونا دیکر اپنے
کو بخشوانا چاہتا ہے وہ کہے گا ہان اللہ فرماوے گا تو کاذب ہی مین نے
اس سے بھی کمتر وسہل بات تجھ سے مانگی تھی تو نے نہ کی اور "وہ کتاب
اللہ وسنت رسول اللہ پر چلنا ہے" پھر بحکم خدا اوسکو دوزخ مین
لے جاوین گے۔ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک جیسے امام ابوحنیفہ رح
ہین سارے اعمال وافعال بشرک وکفر کے باطل ہو جاتے ہین قضاء
عمل واجب کی اوسپر لازم آجاتی ہے اصحاب امام ابوحنیفہ رح نے

بیان مین مشرکین کے بہت توضیح کی ہے اور ائمہ مذاہب نے اس باب مین زیادہ مبالغہ کیا ہے وہ اسکے بھی قائل ہین کہ مشرکین وکفر کی ساری نیکیان باطل ہوجاتی ہین اور جورو اوسکی اوسپر بائن ہوجاتی ہے پھر ایسا شخص جب سرے سے مسلمان ہی نہین تو ولی اللہ۔ ابرار۔ ابدال۔ قطب۔ غوث۔ صوفی کامل ہونا تو فضل ہے ایمان پر کیونکر ہوسکتا ہے ع تو کار زمین را نکو ساختی * کہ بر آسمان نیز پرداختی *

مسلمان با ادب کو لازم ہے کہ ایسے کفر و شرک کے کرنے والے اشخاص کو ولی اللہ نہ کہین چاہے بظاہر مسلمان ہو یا مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہو یا مسلمان کہلاتا ہو نفس الامر مین ایسا شخص خدا کا دوست نہین ہے کسی اور کا دوست ہو مجھے خوف ہے کہ ایسون کو ولی اللہ کہنے سے کہین اعمال مین رخنہ نہ پڑے اللھم احفظنا جیسے اولیاء اللہ کو اولیاء اللہ نہ جاننا سخت گناہ ہے اوسیطرح عدو اللہ کو اولیاء اللہ کہنا سخت عصیان و بے ادبی کی بات ہے مصرع گر فرق مراتب نکنی زندیقی +

لغوی موحدین بھی ولی اللہ نہین ہوسکتے ہین

رہے وہ لوگ جو صرف اللہ کو ایک جانتے ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے مصدق نہین ہین اور حضرت کو نبی صادق نہین جانتے ہین۔ یا وہ فلسفی کہ جو عقل اول سے وجود دنیا کے قائل ہین اور وہ حکماء

یونان وحکماے مجوس کہ جو ستارے و آتش کی پرستش کرتے ہین
وہ بھی مشرک ہین کیونکہ توحید شرعی اور ایمان صحیح مین تصدیق رسالت
ضروری ہے - اگرچہ یہہ حکما بڑے مرتاض تھے مثل سقراط فیثاغورس
ثُلیمانوس - ارسطو وغیرہ کے کہ ان کی بات مثل وحی المنزّل
من السماء کے یونان مین مانی جاتی تھی - اور بھی ہزار ہا خرق عادات
ان لوگون سے صادر ہوئے ہین اور یونان کی ایک بہت بڑی
جماعت انکو اولیاء اللہ ہی کہتی تھی - بلکہ بعض جماعت ان کے فرشتے
آسمانی ہونے کے قائل تھی اور بھی حکماء ہند و فقراء ہنود کہ پہاڑون
مین رہتے ہین اور بڑی بڑی ریاضتین کرتے ہین اور بھی مثل دیوجانس
کلبی سولون - زینون اکبر - فلوطرخیس - بطلیموس - ثالیس ملطی
ذی مقراطیس - اسخیلوس - جالینوس - اومیرس وغیرہ حکماء
اشراقیین ومشائین نے یونان اور دیگر بلاد و امصار مین وہ نشو و نما
پیدا کی اور اتنے زہد و فضل وکمال کے اشخاص ہوئے اسقدر خرق
عادات ان لوگون سے صادر ہوئے کہ شمار ناممکن ہی اور صرف رعایت
قواعد و مراعات اصول علمیہ سے عالم اسباب کے درمیان مین ان
لوگون سے وہ وہ باتین صادر ہوئین کہ جہلا اور نادانستہ لوگ خرق عادت
ہی شمار کرتے تھے - انکے فضائل علمیہ وکمالات کسبیہ ومعلومات اشراقیہ
کو دیکھکر عقل حیران تھی اور اب اون کا تذکرہ سنکر لوگ اشتعجاب
کرتے ہین کہ ایسے بھی بنی آدم ہوتے ہین لاکن چونکہ یہہ لوگ حضرت صلے اللہ

علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی وقت کے پیرو نہ تھے اور اوامر و
نواہی کی اونکے تابعداری نہین کرتے تھے بدین وجہ ان کو سرے سے
مومن ہی نہین کہہ سکتے ہین ولی اللہ ہونا تو دور یہ زیادتی و فضل
ہے۔ یہ لوگ علم نجوم و رمل و کہانت و سحر و جفر وغیرہ مین بڑے
مشاق تھے۔ ان سے خرق عادات ساحرون و کاہنون کے سے
سے تھے ان کے پاس شیاطین آتے تھے اور اکثر امور کائنہ کی خبر
دیتے تھے اور حفظا ما تقدم کی تعبیرین بتلا دیتے تھے۔ قرآن مین ہے
هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ
كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ سورہ شعراء مین ہے۔ کیا بتلاؤن مین تمکو
کسکے اوپر اترتے ہین شیاطین اترتے ہین شیطان اوپر جھوٹے
گنہگار کے۔ جو خدا کے احکام سے اعراض کرتا ہے وہ شیاطین کے
پھندے مین پڑتا ہے ومن يعش عن ذكر الرحمٰن نقيض
له شيطانا فهو له قرين فرمایا اللہ صاحب نے جو منہ پھیرے
اللہ کے ذکر سے یعنی کتاب اللہ و احکام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے مقرر کرتے ہین ہم اوسکے لئے شیطان پس وہ اوسکا دوست ہے
علامہ بغوی نے معالم التنزیل مین تحت اس آیت کے بیان کیا ہے
کہ خلف و سلف کا اتفاق ہے کہ ذکر سے مراد قرآن اور احکام و احادیث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین وهذا ذكر مبارك
انزلناه افانتم له منكرون اللہ صاحب فرماتا ہے کہ یہ ذکر ہے

برکت والا اوتارا ہے ہمنے اسکو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔ اہل علم نے کہا ہے کہ ذکر سے مراد احکام شریعت ہین جو بذریعہ وحی نبی صلعم کے پاس بھیجے گئے ہین آئین قرآن وحدیث دونون داخل ہین چنانچہ فتح البیان مین اوسکی تصریح ہے۔ ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة اعمے الله جل جلاله فرماتا ہے جس نے مُنہ پھیرا میری یاد سے تو اوسکو ملتی ہے گزران تنگی سے اور اوٹھاوین گے ہم دن قیامت کے اندھا۔ قتادہ کا مذہب ہو کہ ذکر سے مراد یہان نماز ہے۔ اور بعض تابعی کا مسلک ہو کہ ذکر سے تمام احکام شریعت کی طرف اشارہ ہے۔ اپنا ما کان کچھ ہو جو رسول الله صلے الله علیه وسلم کے بتلائے ہوئے احکام کے خلاف عمل کرے اور اوس سے اعراض دیدہ و دانستہ کرے اوسکی عاقبت خراب اور ٹھکانا دوزخ ہے۔ سورۂ جن مین ہو ومن یعرض عن ذکر ربه نسلکه عذابا صعدا جو اعراض کرے میرے قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے پیٹھاوین گے اوسکو چڑھتے عذاب مین۔

سحر و کہانت والے ولی الله نہین ہوسکتے

اور انھین حکما رکے سے ہین بعضے نام کے مسلمان جو سحر و کہانت و رمل سے لوگون کو اپنا معتقد بناتے ہین اور سفلی عملون کے گلچھرے

اوڑاتے ہین اور انھین علوم سے شعبدہ بازیان کرکے مخلوق خدا
کے سادے دل کو اپنی طرف رجوع کرتے ہین ایسے لوگون کو بھی
اوسی شیطان کی پیروی سے کام ہے پھر کوئی انکی ظاہری وجاہت
دیکھکر یعنی ان کی طرف ہزارون مخلوق خدا کو رجوع ہوتا پاکر کے
انکو ولی اللہ کہے تو وہ لوگ سخت غلطی پر ہین وہ منترون مین دُہائی
غیر خدا کی دیتے ہین اور سارے شعبدے کے کامون مین شیاطین
ہی سے مدد مانگتے ہین۔ شیاطین کے پاس خاطر سے نجس و ناپاک
رہتے ہین جھک مارتے ہین گو کھاتے ہین شراب چڑھاتے ہین۔
ایسے ہمیشہ شرک کرنے والے ولی اللہ کیونکر ہو سکتے ہین۔ حلوا خوردن
را روے باید۔ ایسون کو اولیاء اللہ کہنا سخت بے ادبی ہے
اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان بہت اعلےٰ وارفع ہے۔ ایسون کو
ولی اللہ کہنا گویا اولیاء اللہ کی ہجو کرنی ہے۔ جب سحر کرنے والون
اور کاہنون اور نجومیون کے پاس جانا اور اونکی باتونکی تصدیق
کرنی کفر ہے تو اسنے برحال اوسکے جو خود کرتا ہے وہ خدا جانے
کس مرتبہ کا شرک وکافر ہے صحیح مسلم مین ہے حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی جاوے کسی خبرین بتانے والے کے پاس پھر پوچھے
اوس سے کچھ تو نہین مقبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن کیونکہ
اوسنے شرک کیا اور شرک سب عبادتون کے نور کو کھو دیتا ہی

رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سیکھی کوئی بات نجوم و کہانت
کی سیوا اسکے کہ بیان کیا ہے اللہ تعالے نے تو سیکھی
اوس نے ایک راہ جادو کی۔ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر
ہے اور جادوگر کافر ہے۔ برہمن جیسا جنون سے پوچھ پوچھ کر غیب
کی باتین بتلاتا ہے جسکو عربی زبان مین کاہن کہتے ہین اوسیطرح
نجومی بھی ستارہ کی تاثیرون اور اوسکی گردش کے حساب سے
آیندہ کی خبر دیتا ہے تو نجومی و کاہن کی راہین ایک ٹھہرین جنون
سے دوستی اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونکی دوہائی دیجئے اوسکو
مانئے بھوگ دیجئے۔ اہل علم نے آیت وَمَا کفر سُلیمانُ ولکن
الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایۃ سے استدلال
کیا ہے کہ سیکھنا سحر کا کفر ہے۔ حدیث عبد اللہ مین آیا ہے کہ جو کوئی
آیا پاس کسی کاہن یا ساحر کے پھر سچا کہا اوسکو اوسکی بات
مین تو کفر کیا اوسنے ساتھ قرآن کے رواہ البزار باسناد صحیح
اور حاکم نے کہا ہے کہ اوسکی سند صحیح ہے۔ ابن عباس مجاہد
وسدی نے کہا کہ جادوگر نفع آخرت سے بے نصیب ہین حسن بصری
نے کہا جادوگر بد دین ہین و لو انھم آمنوا واتقوا کی آیت
سے ساحر کے کافر ہونے پر استدلال کیا ہے امام احمد اور ایک جماعت سلف
کا یہی قول ہے۔ بعض نے کہا کافر نہین ہوتا ہے لیکن حد اوسکی یہ ہے کہ گردن

ماریں یہ قول شافعی کا ہی - امام رازی نے معتزلہ سے نقل کیا ہی کہ وہ منکر ہین
وجود سحر کے بلکہ معتقد وجود سحر کو کافر کہدیتے ہین - ہان اہل سنت وجماعت
کے نزدیک اوڑجانا ساحر کا ہوا مین آدمی کو گدھا بنا دینا گدھے کو انسان
کر دکھانا جائز ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ ساحر جب اپنا منتر پڑھتا ہی اور کلمات
معینہ کہتا ہی تو اوسوقت اللہ اوس چیز کو پیدا کر دیتا ہی یہ بات نہین ہی
کہ موثر اوسکام مین فلک یا نجوم ہون جسطرح فلاسفہ و منجمین وصابئین
کہتے ہین - ابن کثیر نے ابو عبداللہ رازی سے بحوالہ کتاب سر مکتوم کے آٹھہ
قسمین سحر کی نقل کی ہین اور ہر ایک قسم کی متعدد قسمین - ابن کثیر نے کتاب
الاشراف علی مذاہب الاشراف تالیف وزیر ابن ہبیرہ سے یہ روایت کی ہی کہ
سب کا اس بات پر اجماع ہی کہ سحر کی حقیقت ہی مگر امام ابو حنیفہ رح سحر کو
بے حقیقت کہتے ہین رہا سیکھنا سحر کا سو امام ابو حنیفہ و مالک و احمد کا یہ مذہب ہے
کہ ساحر کافر ہو جاتا ہی پھر نزدیک مالک و احمد رح کے بمجرد فعل و استعمال کے
لائق قتل کے ٹھہرتا ہی اور نزدیک شافعی کے فی الفور مارنے کی کچھہ ضرورت
نہین ہی جب مکرر سہ کرر یہ کام کرے تو مارا جاوے - رہی یہ بات کہ ساحر
کی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین - شافعی کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہی - باقی
تین امام قبول ہونا بتلاتے ہین - پھر جب کہ ساحر و کاہن وغیرہ کا مومن
مسلمان ہونا یقینی طور پر شریعت سے ثابت نہین ہی تو ولی اللہ ہونیکی نسبت
ایسونکی طرف کرنی خدا کے پیارے بندے اولیا اون پر ظلم نہین ہی تو کیا ہے
مگر پھر بھی اوڑائی - روحانیات - اعمال سفلی کرنیوالون - ہمزاد و کہانت جاننے والے لوگون

سے خرق عادات کثیر وقوع مین آوین تو کچھ بعید نہین ہے۔

خرق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا اوسکے ولی اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی ہی

ترجمان القرآن مین تحت آیۃ و اذ قلنا للملئکۃ اسجدوا کے قرطبی سے نقل کیا ہی کہ اہل علم کا قول ہو کہ جس کسی کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے کرامات وخوارق عادات کو ظاہر کیا اور وہ نبی نہین ہو تو یہ کچھ دلیل اوس شخص کی ولایت پر نہین ہوسکتی ہی جسطرح بعض صوفیہ و رافضیہ نے خیال کیا ہو۔ پھر کہا کہ ہم یقین نہین کرسکتے کہ ایسا شخص اللہ سے باایمان ہو کر ملیگا ہان ولی باایمان ملتا ہی۔ علامہ ابن کثیر نے کہا کہ کبھی خرق عادت ہاتھ پر فاجر کافر مشرک مرتد کے بھی ظاہر ہوسکتا ہی۔ دیکھو ابن صیاد نے ہو الدخ کہا جب کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پوشیدہ رکھا یوم تاتی السماء بدخان مبین اسیطرح جب اوسکو غصہ آتا تو اتنا پھول جاتا کہ رستہ بھر جاتا ابن عمر نے اسی امر پر اوسکو مارا تھا۔ احادیث مین کیا کچھ خوارق عادات دجال کے نہین آئے ہین جیسے آسمان سے پانی برسانا زمین کا خزانہ ہمراہ لئے پھرنا ایک جوان کو مار جیلانا۔ شافعی و لیث بن سعد رح نے کہا ہی جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ پانی پر چلتا ہی ہوا مین اوڑتا ہی تو دھوکھا نہ کھاؤ جبتک کہ اوسکے کام کو کتاب و سنت پر عرض نہ کرلو۔ مین کہتا ہون ہوا پر باز و کبوتر اوڑتے ہین۔ پانی پر کتے وغیرہ حیوان چلے جاتے ہین اسمین کیا فخر ہوا۔ اللہ نے انسان کو اکرم مخلوقات و اشرف کائنات بنایا ہی اسکا فخر یہ نہین ہی کہ پانی پر چلے یا ہوا پر اوڑے اسکا شرف تو یہ ہی کہ بندگی کا پورا پورا حق ادا کرے

غرور و تکبر کی ہوا بھی لگنے نہ دے نعلین کیطرح خاکسار رہنے دستار کیطرح صاحب نخوت نہوا بنتے۔ **فرقان** مین علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہی کہ مثل کرامت و معجزہ کے استدراج بھی ہی کہ جو ہاتھہ پر بے ایمان مشرک کافر کے ظاہر ہوتا ہے اسپر تمام اہل صوفیہ و اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہی جو شک کرے وہ مسلمان نہین یہ ایک اجمالی مسئلہ ہی فرعون نے چارسو سال کی عمر پائی کہ اس درمیان مین کبھی زکام مین بھی مبتلا نہ ہوا۔ اور پانی اوسکے بالاخانے کے قریب تھا جسوقت چاہتا بلند ہوجاتا۔ اور جب وہ چاہتا اپنے مقام پر پانی پہونچ جاتا۔ دجّال کے داہنے بائین دو پہاڑ رہینگا ایک پر اسباب عذاب ایک پر اسباب انعام جو اوسپر ایمان لاویگا اوسکو انعام سے مالامال کردیگا۔ ہر طرحکی عافیت مین اوسکو رکھیگا۔ اور جو اوسکا انکار کریگا اوسکو گوناگون عذاب سے تکلیف دیگا۔ ایک شخص مردہ کو زندہ کریگا۔ **ماہر نکات قرآنی سیدنا مجدد الف ثانی** علیہ الرحمۃ مکتوب ۷۔ اصفحہ ۱۳۸ مین فرماتے ہین کہ (ترجمہ) ظہور خوارق شرط ولایت سے نہین ہی اور کثرت سے خوارق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا مرتبہ ولایت مین اوسکے افضلیت کی دلیل نہین۔ متاخرین اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے ظہور خوارق کا بہت ہوا ہی اور صحابہ سے بہت کم ظہور مین آئے ہین حالانکہ ادنے درجے کے صحابہ اونچے درجے کے اولیاء اللہ سے باعتبار تقرب و ولایت کے بمرتبہ ہا بڑھے ہوئے ہین۔ آسمان و زمین کا فرق ہی۔ **قاضی ثناء اللہ صاحب** پانی پتی لکھتے ہین کہ خرق عادت کا ظاہر ہونا ولی اللہ ہونیکے لئے لازم نہین ہی بعضے اشخاص اولیاء اللہ سے ہین اور مقربین مین سے

درگاہ خدا کے ہین اور اونسے خرق عادت ایک بھی ظاہر نہین ہوئی ہے
جیسے بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خرق عادت کا ہونا
مروی ہی نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت کثرت ثواب سے متصور ہی خرق
عادت سے نہین۔ خوارق عادات مین حظوظ نفسانی کو بڑی مدد ملتی ہے
اسیواسطے محدثین نے کرامات کو صحابہ رضے اللہ عنہم کے اونکے مناقب کی فصل
مین بیان نہین کی ہی بلکہ کرامات کے بیان مین باب علحدہ لایا ہے۔
سید الطائفہ ابو القاسم جنیدؒ سے تمام عمر مین صرف دس خوارق ظہور مین آئے
ہین صحیحین مین ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اگر تملوگون سے
کوئی کوہ اُحد کے برابر چاندی سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو برابر اوس ایک
سیر جو یا آدھ سیر جو کے نہین ہوگا جسکو میرے صحابہ نے راہ خدا مین دیا ہی مجدد
صاحب علیہ الرحمہ پیر سے اپنے روایت کرتے ہین کہ شیخ محی الدین بن عربی نے
لکھا ہی کہ بعض اون اولیاؤن سے جن سے کرامات وخرق عادات بہت
ظاہر ہوئے ہین مرتے وقت اونھون نے تمنا کی کہ کاش مجھ سے کرامات
ظہور مین نہ آتے۔ حضرت مولانا شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ جن سے
طریقہ سہروردیہ کا نکلا ہی جو کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے پیر ہین اونکا قول
ترجمہ عوارف المعارف مین یہ ہی۔ ہر کہ از طریق متابعت اوروے بگرداند
واحکام شریعت او را بر خود واجب ولازم نداند ولی شیطان وعدو رحمٰن
بود واز جملہ زنادقہ وملاحدہ خذلہم اللہ باشد واگر از خوارق عادات بروے
چیزے ظاہر شود باید کہ آنرا مکر واستدراج خوانند نہ کرامات۔ فرعون شقی

برکنار نیل مصر میرفت ہرگاہ کہ روان شدے نیل با او روان شدے و چون
بایستادے نیل با او بایستادے و شک نیست کہ آن نہ از جملہ کرامات بود
اگرچہ او را و قوم او را چنان می نمود کہ آن محض قدرت و عین اعجاز ست
بلکہ مکر الٰہی بود تا او در کفر خود ہر روز راسخ تر شود و از قبول ایمان دور تر
گردد اما اولیا و صدیقان را ببرکت متابعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم
ممکن ہست کہ بعضے از خوارق عادات مکشوف شود و آن کرامات الٰہی بود
در حق ایشان تا بدان واسطہ یقین ایشان زیادت گردد و لازم نیست کہ ہر ولی و صدیق بود نشان صحت
حال ظہور کرامت باشد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ باقی باللہ
علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین کہ حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فرماتے تھے
کہ احوال و مواجید کہ از اسباب نامشروعہ مترتب شوند نزد فقیر از قبیل استدراج
ست چہ آنرا نیز احوال و اذواق دست میدہد و کشف و توحید و مکاشفہ و معاینہ
کہ در مرایاے صور عالم بظہور می آید حکماے جوگیہ یونان و براہمہ ہند و در ین
معنی شریک اند علامت صدق موافق علوم شرعیہ ست با اجتناب از امور محرمہ
و مشتبہہ انتہے ما فی انفاس الاکابر و انوار الضمائر مصنفہ مولانا محمد نعیم اللہ
نقشبندی - اور بھی اسی کتاب مین حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ
سے نقل کرتے ہین کہ فرماتے تھے کہ طریقۂ ما عروۃ الوثقے ہست چنگ
در ذیل متابعت محمد مصطفٰے صاحب صلے اللہ علیہ وسلم زدن ست و اقتدا با آثار
صحابہ کرام رضے اللہ عنہم کردن ست و درین طریقہ باندک عمل فتوح بسیار ہست اما رعایت
متابعت کارے بزرگ ہست ہر کہ از طریقۂ ما روے بگرداند خطر دین دارد - مولانا

یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ در رسالۂ انسیہ از حضرت بزرگ رض نقل می کند کہ
گفتند حضوری و ذوقی کہ در ذکر بلند و سماع حاصل میشود دوام ندارد ۔ بحضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ از احوال و مکاشفات پرسیدند فرمودند کہ ہمہ در تحت کلمہ لا نفی
کردہ ایم دیگر آنکہ ہر تجلی کہ رحمن جل شانہ کند شیطان را نیز قوتے دادہ اند کہ بہمان
تجلی متجلی شود و تمیز میان تجلیات رحمانی و شیطانی بغایت دشوار است پس بضرورت
طریقہ اختیار کردہ اند کہ ازینہا ہیچ ظاہر نشود و بہ یقین دانستہ اند کہ مقصود حقیقی جز آن
نیست کہ از یاد ہمہ چیز بیزار شدہ بحق سبحانہ و تعالیٰ بنوعے مشغول شود کہ ہر چند حضور و
آگاہی را از خود دور کند نتواند این فائدہ جلیلہ از مقامات حضرت خواجہ احرار رضا است
حضرت شیخ ابو طالب مکی صاحب قوت القلوب در معنی ولایت فرمودہ کہ ولی
کسے ست کہ عارف باشد بذات و صفات حضرت سبحانہ و تعالیٰ بقدر طاقت
بشری و عرفان آنکہ بر طاعت و عبادت صوری و معنوی ملازم باشد و از معاصی ظاہر
و باطن محترز و ظہور کرامات و خوارق عادات شرط ولایت نیست بلکہ قدرت
بآن ہم شرط نیست و عصمت شرط ولایت نیست اما ولی محفوظ است چنانچہ نبی و رسول
معصوم اند صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ خواجہ ابوبکر وراق قدس سرہ گفت کہ صاحب
استقامت باش نہ صاحب کرامت کہ نفس تو کرامت خواہد و خدا استقامت ۔ ہم وے
گفتہ ولی آن بود کہ از حال خود فانی شود و بمشاہدہ حق باقی ۔ و حضرت ایشان
مظہر عالم ما رضی اللہ عنہ ہم درین معنی در مکتوبے می نویسند برآنچہ می آرم کہ مراد از
ظہور آثار کمال اگر استقامت است کہ فوق کرامت است پس این معنی خود در اقویاے
این طریقہ بقوت ظاہر میگردد و ضعفا را اعتبارے نہ و اگر مقصود از آثار صدور خرق

عادات ومکاشفات ہست کہ منظور عوام ہست پس این مقدمات باجماع صوفیہ نہ شرائط ولایت اند ونہ لوازم آن - ایک دوسرے طولانی مکتوب مین مرزا صاحب کے وارد ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اللہ نے بناے حُب ورضا کو اپنے جو جمیع صوفیان طرق کا مقصود ہی اوپر اتباع حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کی ہے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور علم احسان یعنی تصوف کی تعریف مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہی ان تعبد ربک کانک تراہ مکاشفات خرق عادات اطلاع مغیبات احوال ومواجید نہ ولایت مین ضروری چیز ہین اور نہ ولی اللہ ہونے کیلئے شرط ہین اور بصورت ظہور خرق عادات کے زیادتی مراتب بھی متصور نہین ہی فافہم - مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوب ۹۲ جلد دوم مین فرماتے ہین کہ ظہور خوارق وکرامات شرط ولایت نیست چنانچہ علما مکلف بحصول خوارق نیستند اولیا نیز بظہور خوارق مکلف نیند چہ ولایت از قرب الٰہی ست جل سلطانہ کہ بعد از نسیان ماسوے باولیا رخود کرامت میفرمایند شخصے را ازین قرب عطا فرمایند وازاحوال مغیبات مخلوقات ہیچ اطلاع ندہند وشخصے دیگر باشد کہ اورا ہم این قرب دہند وہم اطلاع بر مغیبات بخشند - وشخصے ثالث را از قرب ہیچ ندہند واطلاع بر مغیبات بخشند - شخصے ثالث از اہل استدراج ست وصفائے نفس اورا بکشف مغیبات مبتلا ساختہ ست ودر ضلالت انداختہ آیہ کریمہ یحسبون انہم علی شئ الا انہم ہم الکاذبون استحوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون نشان حال شان ست - وشخصے اول وثانی کہ بدولت قرب

مشرف انداز اولیا اند۔ کشف مغیبات نہ در ولایت شان می افزاید و عدم کشف آن ہا نہ در ولایت شان نقصان می آرد۔ و تفاوت آنہا باعتبار درجات قرب است الی آخرہ

یہ مکتوب نہایت طویل ہی اسمین نہایت شد و مد سے لکھا ہی اور اعتراضات کا جواب بھی دیا ہی اور انبیاؤن کے لئے معجزہ خرق عادات کو ضروری بتلایا ہی اور اس غلطی کو بھی لکھا ہی کہ بہت سے لوگ دنیا دار صرف کشف و خرق عادات سے لوگون کو اہل اللہ عارف باللہ کہتے ہین و حاشا کہ وہ اہل اللہ ہون ؎ ای بسا ابلیس آدم روے ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست۔ آپنے وصیت نامہ مین قاضی ثناء اللہ صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ ہرگز و ہر آئینہ بے سمجھے بوجھے اس زمانے کے مشائخ کے ہاتھ مین ہاتھ نہ دینا چاہئے اور ان سے مرید نہین ہونا چاہئے کیونکہ بعضونکو رسم چلو ہی اور امور رسمیہ کا کچھ اعتبار نہین ہے اور بعض انمین کرامات فروش ہین الا ماشاء اللہ کہ طلسم اور شعبدہ اور نیرنج کو کرامت سمجھتے ہین۔ بعد اسکے علم رمل علم نجوم۔ فن کہانت۔ باب طلسم۔ اعمال جوگ کو بیان کیا ہی کہ ان علوم کے ذریعہ سے خلاف عادت امور ظہور مین آتے ہین اور دلون کی بات پر اطلاع ہو جاتی ہی اور واقعات آیندہ کا انکشاف ہو جاتا ہی نجوم والے گھر بھرتے ہین اور جدول کھینچتے ہین رمل والے بھی زائچہ کے محتاج ہین۔ اور کہانت والے یعنی برہمن کبھی تو شیاطین کی مدد سے کام چلاتے ہین اور لوگون پر چھا جاتے ہین۔ اور کبھی اور طریقہ سے طلسم والے قواے کواکب سے صورت پیدا کرتے ہین اعمال جوگ والے الگ اپنے کرتب مین یگانہ روزگار ہین کسی کو مسخر کر لیتے ہین۔ اور بعضون مین عداوت و نا اتفاقی کرا دیتے ہین۔ اگر انھین امور پر ولایت موقوف ہوگی تو شقی و سعید مین امتیاز غیر ممکن و دشوار ہوگا

مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین احمد یحیی منیری رح مکتوب دہم مین ارشاد فرماتے ہین۔ اما اتفاق کردہ اند مشائخ این طائفہ وجملہ اہل سنت وجماعت بدانکہ روا باشد کہ فعلی ناقض عادت مانند معجزۂ انبیا وکرامت اولیا پدید آید بردست کافرے وکسے را اندر کذب وے شک نیفتد واین چنان بود کہ فرعون چہار صد سال عمر یافت کہ وے را اندران میان ہیچ بیماری نبود وآب از پس وے ببالا بر شدے چون او بایستاد آب ایستاد چون او برفت آب برفت ہیچ عاقل را اینجا شبہہ نیفتد درانکہ او دعوی خدائی میکرد زیرا کہ ہمہ عقلا مقر اند۔ بعدہ چند سطر کے بعد فرماتے ہین۔ خبر دادہ است کہ اندر آخر الزمان دجال خواہد آمد ودعوی خدائی خواہد کرد دو کوہ آبگینہ یکے بر راست وے ویکے بر چپ وے میرود این کوہ کہ بر راست وے بود جایگاہ نعیم بود وآنکہ بر چپ وے بود جایگاہ عذاب بود گوید این بہشت ہست واین دوزخ ہر کہ بر من ایمان آرد اورا اندرین بہشت اندازم وہر کہ بر من ایمان نیاورد اورا اندرین دوزخ عذاب کنم حق تعالے بدست وے یکے را میراند ویکے را بیزیاند۔ این ہمہ کہ یاد کردم مانند معجزہ وکرامات ہست وحق تعالے ہمہ مردشمن را بدہد از بہر آنکہ این جا شبہہ نیفتد وہر کہ ہست داند ہر کہ بر خر نشیند خدائے نبود واعور خدائے نبود وخورندہ وخپسندہ خدائے نبود پس این استدراج باشد ومکر۔ ومعنی استدراج آن بود کہ ایشان ہر چند بے حرمتی کنند ایشان را بآسانی وبمراد گذارد تا در بے حرمتی وتمادی خویش ہلاک شوند چنانکہ با فرعون کرد اگر مراورا آب روان نکردے از دعوی خدائی بازگشتے ومعنی ہلاک مکر آن باشد کہ نجات نماید وہلاک آرد عز نماید وذل

آرد ہدے نماید وضلال آرد با عدا صفت این باشد یعنی ہر گاہ کہ دشمن را چیزے
ازین معنی نباشد ہمہ استدراج ومکر باشد پس این سہ گونہ باشد آنبیا را دہند
اولیا را دہند۔ اعدا را دہند اما انبیا را معجزات باشد واولیا را کرامت باشد
واعدا را مکر واستدراج باشد۔ چنانچہ قرآن مین اس مضمون کی آیتین
بہت ہین لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ
اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا
عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ
لَا یَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ۔ اَیَحْسَبُوْنَ
اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ
بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔ ان چارون آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف شرع
کرنیوالے فاسق اور کافرون کو جو دنیا مین آرام سے رکھتا ہے۔ اس سے وہ یہ نہ سمجھین
کہ اللہ کی رحمت اونکے شامل حال ہے بلکہ اللہ کو یہ منظور ہے کہ اس آرام وعافیت
مین رہکر خدا کی یاد سے غافل رہین اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صرف
دنیاوی وجاہت۔ خرق عادت۔ کثرت مریدین کسی کے غریب بت کھانے اور ولی اللہ
بنا ہو بلکہ کتاب وسنت کی معیار سے اوسکو جانچ لو۔ بعد مین اس دعوے
کے ثبوت مین مخدوم الملک رح نے چند مثال اور چند روایت کو پیش کیا ہے
اون مین سے ایک روایت یہ ہے۔ تا یکے از مشائخ چنین آوردہ اند رحمۃ اللہ علیہ
کہ بت اندر عالم بسیار ست یکے ازبتان کرامت است تا کافر انرا بابت تعلق بود

اعدا باشند چون از بت رو بگردانند و تبرا کنند اولیا گردند ہمچنین بت عارف کرامات ہست اگر با کرامت سکون گیرد محجوب گردد و از کرامات اعراض نماید و تبرا کند مقرب و مکشوف بود۔ پھر بیرایہ مین اسرار کے لکھا ہی کہ جس نے کرامت پر تکیہ کیا گو یا دوست سے اعراض کیا اور غیر دوست کیطرف اقبال کیا اور یہ شان ولایت سے بعید ہی فلا بقاء للو لایۃ مع الاعراض عن الحبیب و الاقبال الی غیر الحبیب۔ مکتوبات صدی کے اسی مکتوب ہم مین سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نقل لکھی ہوئی ہی کہ آپ دریا کنارے پار اوترنے کی نظر سے تشریف لیگئے کوئی کشتی نہ تھی تشویش و فکر مین ہوے کہ کیونکر پار اوترین ناگاہ ایک راہ دریا مین نمودار ہوئی آپنے نہایت نفرت کی ادا سے فریاد کیا کہ یہ مکر ہے یہ مکر ہے اور پار نہ اوترے واپس آئے۔ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی حاشیہ مین "المقالۃ الرضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ کے جو جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا رسالہ ہی" لکھتے ہین کہ طریق دریافت شیخ کامل مکمل منحصر دران نیست کہ در وے ظہور خوارق عادات و اشراف بر خواطر یا وجد و حال و شوق یافتہ شود زیرا کہ در بعضے ازین چیزہا جوگیہ و فلاسفہ و براہمن ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ نصائح و مواعظ جو ارباب سلوک کے لئے فرماتے ہین اوسکو مولانا نعیم اللہ بہرایچی نے معمولات مظہریہ مین لکھا ہی۔ و کسیکہ خود را در مسند شیخی گرفتہ ہست و عمل او نہ بر وفق سنت رسول ہست صلے اللہ علیہ وسلم

وبحلیہ شریعت غرا متحلی نیست زنہار الف زنہار ازو دور باش بلکہ دران شہر مباش مبادا بمرور ایام بد و میلانے پدید آید و خلل در کارخانۂ اعظم اندر نہ دگہ اقتدار انشایداو دز دلیست پنہان و دام شیطانیست ازبرایت نہان اگر چنانچہ ازوے انواع خوارق عادات بینی و از دنیا بظاہر بے تعلقش یابی فَفِرَّ مِنْ صُحْبَتِهٖ اَكْثَرَ مَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ سلطان وقت شیخ ابوسعید ابوالخیر را گفتند کہ فلان کس بروے آب میرود گفت سہلست غوکی نیز بروے آب میرود۔ گفتند فلان کس برہوامی پرد گفت مرغے وصعوہ نیز برہوامی پرد گفتند فلان کس دریک لحظہ ازشہرے بشہرے میرود گفت شیطان نیز دریک نفس ازمشرق بمغرب میرود این چنین چیزہا را بس قیمت نیست مرد آن ہست کہ درمیان خلق نشیند و داد وستد کند و زن خواہد و با خلق درآمیزد و یک لحظہ از خداے تعالےٰ غافل نباشد۔ قدوۂ اہل اللہ ابوعلی رودباری را پرسیدند ازکسے کہ ملاہی می شنود ومیگوید کہ این مرا حلال ہست چرا کہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ خلاف احوال درمن اثر نمی کند جواب گفت آرے بتحقیق رسیدہ ہست اما بجہنم رسیدہ ہست الخ۔ یہ سب روایتیں معمولات مین موجود ہین۔ **قول الجمیل** مین ہے وشرط نیست از شیخ ظہور کرامات وخوارق عادات و نہ ترک کسب مگر قانع باشد بر قلیل و پرہیزگار باشد از شبہات۔ وشیخ محی الدین بن عربی فتوحات کے باب ۱۸۱ مین فرماتے ہین۔ اگر کسے گوید کہ طریق خدا غیر طریق شریعت مصطفویہ باشد پس دروغگو باشد و اقتدا کردہ نشود بآن شیخ کہ بے آدب باشد باشرع اگرچہ صادق باشد درحال خود

لیکن احترام منودہ شود رہا و انتہےا۔ شرائط الوسائط مین سبع سنابل سے نقل کیا ہے کہ دسوین شرط شیخ کی یہ ہے کہ طالب کشف وکرامات نباشد بلکہ طالب استقامت باشد زیراکہ کشف وخوارق از بے دینان نیز صادر میشود ازانجاکہ گفتہ اند الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ ؎

مابراہ استقامت می دویم	نے پئے کشف وکرامت می رویم
ہرکہ او از کشف خود گوید سخن	کشف او را کفش کن برسر بزن
آنکہ دارد از کرامت ہاش لاف	چون سگے باشد کہ گوید عاف عاف
ور شد از نیکی بعالم شہرۂ	او بخوشنرنگی بود خر مہرۂ

شرائط الوسائط مین حضرت شاہ مجا قلندر قدس سرہ کے ایک مکتوب کو نقل کیا ہے۔ اے برادر مقصود ومطلوب جملہ طالبان وسالکان معرفت خداوند عزوجل ست چون این حاصل شد کشف کرامات راچہ احتیاج۔ ومواجید اگرظاہر نشود گو مباش خدارا بشناس بکشف وکرامات چہ احتیاج کہ وی عین کرامات ست بلکہ بہہ از کرامات اللہ تعالے آن برادر را برجادہ شریعت استقامت کرامت کناد ہیچ مرتبہ بالاتر ازین نیست کہ متابعت حبیب حق میسر آید۔ رسالہ مرصاد العباد مین ہے کہ شیخ کامل کے شرائط بہت ہین منجملہ شرائط کے تیسری شرط یہ ہے کہ از مجاہدہ وریاضت گو بسیار کشف وکرامت رونماید وباجذ از جذبات رحمانی عبور مقامات حاصل شود وبہ تجلی انوار قلبی وروحی عالم علوی مشاہدہ کند تا از شیخ کامل پیرو اصل ومرشد برحق خلافت نیافتہ باشد با این ہمہ اگر بیعت گیرد مضل باشد۔ چونکہ اس تجلیات ومجاہدہ وریاضت سے

تشفی ولایت کی نہین ہوسکتی ہو اسلئے ایسے شخص سے پرہیز بہتر ہو۔ ہان اس
مجاہدہ وریاضت کے حق ہونے کی سند کسی شیخ سے ہو تو وہ قابل اعتبار رہو ورنہ ریاضت
و مجاہدہ و تجلی شیطانی جوگی و براہمہ ہند و فلاسفہ کو بھی ہوتی ہو۔ مجدد صاحب
کے مکتوبات مین ہو کہ معارف این صوفیہ کشف و الہام ست کہ خطا را بوے راہ ست
و مصداق صحت کشف و الہام مطابقت ست با علوم علمار اہل سنت اگر سرموے
مخالفت ست از دائرہ صواب بیرونست ھذا ھو العلم الصحیح والحق
الصریح فماذا بعد الحق الا الضلال مکتوب ۱۱۲ صفحہ ۳۴۔ تذکرۃ الاولیا
مین حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۳۴۶ مین بیچ بیان حالات حضرت سید
الطائفہ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ترقیم ہے کہ حجاب و موانعات خاصان خدا کے
لئے تین ہین۔ دیکھنا طاعت کا۔ دیکھنا ثواب کا۔ دیکھنا کرامت کا۔ فرمایا جنید رح نے
ڈگنا عالم کا خواہش کرنا ہو حلال سے حرام کیطرف۔ اور ڈگنا زاہد کا خواہش کرنا ہو
بقا سے فنا کیطرف۔ اور ڈگنا عارف کا خواہش کرنا ہو کریم سے کرامت کیطرف۔
مولانا جامی علیہ الرحمۃ اوائل نفحات الانس مین فرماتے ہین۔ اما القسم الثانی
وھو ان یظھر خوارق العادات علی بعض من کان مردود اعن
طاعۃ اللہ فھذا ھو المسمی باستدراج۔ یعنی جو خرق عادات کافر مردود
سے صادر ہو اوسکو استدراج کہتے ہین علامہ فخرالدین رازی سے نقل کیا ہے
نفحات الانس مین بیچ فضائل ابوسلیمان داؤد بن نصر الطائی رح کے لکھا ہے
کہ آپ اقران سے فضیل بن عیاض و ابراہیم ادہم کے تھے طریقت مین مرید حبیب راعی
کے ہین شریعت مین شاگرد امام ابوحنیفہ رح کے تھے ایک مرید کو آپ نے فرمایا کہ

اے لڑکے اگر سلامتی چاہتا ہی تو دنیا کو چھوڑ دے اور اگر کرامت چاہتا ہی تو آخرت سے ہاتھ دھو رکھ۔

ان سب روایات وبیانات سے ظاہر ہے کہ ولایت کے لئے کرامت خرق عادات کشف وجد ضروری چیز نہین ہی بعض اولیاء اللہ کو اللہ دیتا ہی اور بعض کو نہین دیتا ہے جنکو اللہ نے دیا ہی اونکا مرتبہ اون سے زیادہ نہین ہی۔ اصل ولایت مین کرامت فی الدین کا نام ہی خوب کسی نے کہا ہی۔ ایمان اگر بگور بر م صد کرامت ہست۔ مکتوبات صدی مین حضرت شبلی رح سے روایت کیا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ بر کشف ما کفش باید زد مولانا فضل رحمان صاحب کو مولوی سید نور الحسن خان نے خط لکھا اعتقاد در باب عمل بالحدیث اور تقلید ائمہ اربعہ کے اوسی خط کے جواب مین مولانا نے پہلے ایک شعر لکھا ؎

ملتِ عشق از ہمہ ملت جدا ست ❊ عاشقان را ملت و مذہب کجا ست

من بعد یہ لکھا کہ اولیاء اللہ عمل بالحدیث نمودہ اند دعا میکنم باتباع احادیث اللہ مستقیم دارد آمین مولانا فضل رحمان صاحب نے فرمایا کہ مولانا شاہ محمد آفاق صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ غوث ہو یا قطب ہو جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین مولانا فضل رحمان صاحب نے فرمایا ہی کہ اتباع سنت یہی ہی کہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی اوسیطرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور اسی اتباع سنت کو غوثیت وقطبیت کر کے تعبیر فرماتے ہین۔ ایک مرید نے آپ کو فقدان ذوق وشوق کی شکایت لکھی جواب مین لکھا کہ ہمیشہ با تقوے باشید کہ اصل ہمین ہست ؎

زہد و ورع کوش و صدق و صفا ❊ ولیکن میفزا اے بر مصطفےٰ۔ آپ نے فرمایا جو شخص پابند ارکان اسلام ہی وہ ولی ہی۔ اوسکی ولایت مین کوئی شک نہین۔

کسی نے عرض کیا جو پابند ارکان اسلام ہو اور حرام کرے فرمایا اوسکی مثال ایسی
ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر
ایسا کریگا۔ یہ ہب روایتین رسالہ مجموعہ تصوف مین موجود ہاین آور کہا عمر بن جنید
نے کہ جس وجد کی شہادت کتاب ہ‍ٰلے و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نہین پائی جاوے وہ وجد باطل ہے لسے کتاب وسنت پر تول کے اور جانچ کے
پہچانو شقی وسعید اولیار اللہ اعدار اللہ اہل جنت۔ اہل نار عباد صالحین شرار
مخلوقین کو۔ اور کسی کے خوارق پر فریب کھاؤ بعض اشارہ کرتے ہین اور آدمی
مرجاتا ہی اور ہوا پر اوڑتے ہین پانی پر چلتے ہین۔ غیب سے کھانا منگاتے ہین اور کبھی
احیانا نظرون سے آدمی کے غائب ہوجاتے ہین وغیرہ وغیرہ باتین عادت سے خلاف
اونسے وقوع مین آتی ہین۔ علامہ ابن تیمیہ ابو العباس حرانی فرقان مین لکھتے ہین کہ۔
اگر نہوتی شریعت یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ تو نہ تمیز ہوتا درمیان اولیار رحمٰن
اور اولیار شیطان کے کاذب اور نبی صادق کے۔ اور عیسٰے وموسےٰ ابراہیم و محمد
صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔ اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی طلیحہ الاسدی الحارث
الدمشقی رومی وغیرہ کے کیونکہ باعتبار شکل وصورت چال انداز بول چال کے
سب برابر ہین۔ انبیا و اولیا کا لباس کافر و فاسق کے لباس سے علحدہ نہین بعضون
نے کہا ہی بہت ہین صدیقون سے بیچ قبا کے اور بہت ہین زندیقون سے بیچ
گوڈڑی کے مگر تقوےٰ وخلوص بدعت وفجور سے ایک دوسرے متمائز ہین۔
آور ولایت خاصہ مختص کسی خاص فرد مین بھی نہین ہے ہر جنس کے آدمی مین پائی
جاتی ہی اور پائی گئی ہی جیسے ابو حامد اسود زنگی۔ ابو الخیر حبشی۔ کرخی پدر شیخ معروف

اور نوبی پدر ذوالنون مصری - ابونصر سراج - ابوالحسن نساج - عبدالملک اسکاف ابو محمد خفاف - ابو عبداللہ جلاد - ابو حفص حداد - ابوالعباس قصاب - حمدون قصار - ابوعلی دقاق - ابو جعفر سماک - فریدالدین عطار - بہارالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ یہ حضرات سب کے سب مختلف قبیلہ اور مختلف پیشے کے ہین اور یہ بھی خدا کی شان ہے کہ اولیاء اللہ زیادہ تر کمتر حسب ونسب والون مین ہوئے ہین پھر ایسی حالت مین تمیز کرنا ولی اللہ کا بیلا لحاظ تقوے وخلوص کے محض دشوار ہی دشوار ہے۔

علامہ قشیری رح نے فرمایا ہے کہ بہت بڑی کرامت اولیاء اللہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ طاعات مین مشغول رہین فسق وفجور مخالفت نفس سے دور رہون سری سقطی رح کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ مین داخل ہو۔ اور اوسمین بہت سے درخت ہون اور درخت کی ہر شاخ پر طیور بیٹھ کر یہ کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ تو اس امر کو مکر وفریب دھوکھا سمجھنا چاہئے۔ جو ولی اللہ ان امور کو مکر شیطان نہ سمجھے گا وہ عنقریب اوسمین گرفتار ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام اولیا سے افضل ہین

اور بعض لوگون نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ اجماعی کا کہ جمہور سلف امت اور سارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ انبیاء افضل ہین اون اولیاؤن سے جو نبی نہین ہین اور تحقیق اللہ صاحب نے اچھے لوگون کو جنپر فضل کیا ہے اور جو نیکبخت ہین چار مرتبہ پر ترتیب دیا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

ومن اولیئک رفیقا جو کہ تابعداری کرے اللہ ورسول کی پس وہ لوگ ساتھ
اونکے ہین کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اون کے نبیون سے صدیقون سے شہیدون
سے صالحون سے اور اچھے ہین رفیق اور ان چارون سے افضل درجہ نبوت کا ہے
فرمایا اللہ صاحب نے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا
پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اونکو جنکو چن لیا ہے ہمنے بندون سے تو یہ انبیا علیہم
السلام اللہ کے بندون مین چنے ہوئے ہین - اور اس قسم کی آیتین قرآن مین
بہت ہین کہ جنمین چنے ہوئے کا لفظ انبیاء علیہم السلام کی شان مین وارد ہے
تو نبیون سے کسی ولی صدیق شہید کا درجہ زیادہ نہین ہے یہی مسلک ہے تمام اہل سنت
وجماعت کا - اور نبیون مین ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہین تلک الرسل
فضلنا بعضہم علی بعض ان رسولون مین سے بعض کو فضیلت دی ہے ہمنے
بعض پر - چنانچہ نبیون مین سارے انبیاء سے افضل سید الانبیاء والصدیقین
خاتم المرسلین - رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم ہین - اللہ صاحب نے آپ کو وہ مراتب عالیہ عنایت فرمائے ہین .
کہ انبیاء کو اوس پر غبطہ ہے امتون کا کیا ذکر ہے - اللہ تعالےٰ نے آپ کی اطاعت
کو اپنی اطاعت فرمایا اور خواہش نفسانی وہوا سے آپ کے اقوال کو پاک فرمایا -
ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ - من اطاع الرسول فقد
اطاع اللہ - اور سینہ مبارک کو آپ کے چیر کرکے نور وحکمت فہم وفراست سے معمور
کیا - اور مہبط وحی اور منزل جبرئیل بنایا اور شب معراج مین امام الانبیاء
کیا اور شرح صدر - رفع ذکر اور وضع وزر سے آپ کو سرفراز فرمایا - اور حجابجا

قرآن مین اونکی رسالت اور نبوت کا ہمپر احسان رکھا - اور فرمایا کہ وہ تم پر میری آیت
پڑھتا ہی اور تمکو پاک کرتا ہی - اور کتاب و حکمت سکھاتا ہی - جو تم نجانتے تھے وہ تعلیم
کرتا ہی - اونکے تابع کو اپنا محبوب فرمایا مغفرت کا وعدہ دیا - اور جو اونکے حکم سے
روگردان ہو اوسکو کافر بے ایمان ظالم فرمایا - اور اونکو اور اُنکے تابعون کو ابراہیم
خلیل اللہ کا دوست فرمایا اور ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہین تو
دوست کا دوست دوست ہی - پس اس نبی کے تابعین خدا کے دوست ٹھہرے
اور اللہ تعالے نے اس نبی معصوم پر ایمان لانے اور اونکی تصدیق اور تائید
کا اقرار انبیا سے سابقین سے لیا - اور اونھون نے جب اقرار کیا تو اللہ تعالے
نے اون سب کو گواہ کرکے آپ اون پر گواہ ہوا - اور اونکی تعلیم و تلقین کو حبل اللہ
فرمایا اور نعمت اللہ کہا - اور آپ کے انوار اطاعت سے قلوب اصحاب مین محبت
اور الفت دی اور عداوت کو دور کیا شفا حفرہ من النار سے نجات بخشی وانتم
تتلے علیکم ایات اللہ وفیکم رسولہ مین اللہ نے - آپ کے وجود
باجود کے ساتھ اظہار امتنان کیا - اور مَن یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مین صاف فرمادیا ہے
کہ جو بعد پہونچنے سنن ہدے کے اوسکی مخالفت کرے وہ جہنمی ہی اور آپ کی
ملت بیضا کو برہان و نور فرمایا اور تکمیل دین اور اتمام نعمت سے تعبیر کی اور
درجہ عالیہ اور وسیلہ کو جنت مین آپ کے واسطے خاص کیا اور جو کتاب آپ
لائے ہین اوسکو موعظت اور شفا رما فی الصدور اور ہدے اور رحمت اور امام اور
اموال مجتمعہ سے بہتر فرمایا - اور اوسکے نزول کو دافع اختلاف فرمایا - اور قیامت
کے دن آپ کو تمام انبیا رکا گواہ ٹھہرایا اور اجلاس مقام محمود اور شفاعت کبرے

کا عطا فرمایا۔ الغرض کوئی انشی صفات کر کے آپ یعنی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم تمام انبیا علیہم السلام پر افضل ہین اور تمام انبیا علیہم السلام تمام اولیاؤن پر بدرجہا فضیلت رکھتے ہین تو حضرت خیر البشر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اولیاؤن پر بدرجہا اولے کروڑون مرتبہ کر کے فضیلت رکھتے۔ باانیہمہ جنکا یہ خیال ہے کہ اولیاء اللہ افضل انبیا سے ہین ملحد ہین اور یہ قول کہ اولیاؤن کی ولایت انبیاؤن کی رسالت سے بزرگ تر ہے صریح گمراہی ہے حضرت صلعم کی مقبولیت مین ابراہیم خلیل اللہ موسےٰ وعیسےٰ نوح جیسے جلیل القدر نبی برابر نہین ہوسکے تو واسے برحال جو محض ولی ہی ہین جو صرف تابعداری کرنے سے صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ولایت مین پہونچے ہین اونکا ذکر کیا ہے۔ کل رسول نبی ہے اور کل نبی ولی ہے پس رسول نبی اور ولی دونون ہوئے پھر کیونکر ولایت اوسکی کہ جو مشتمل نبوت کو نہین ہے بہتر ہوگی اوس نبوت سے جس مین ولایت داخل ہے۔ آٹھوین مکتوب مین مکتوب صدی کے صفحہ ۳۰۲ مین مخدوم الملک علیہ الرحمہ فرماتے ہین باتفاق جملہ مشائخ طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیاء متابعان پیغامبر اشند و انبیاء فاضلتر اند از اولیاء از انچہ نہایت ولایت ست بدایت نبوت ہست و جملہ انبیاء ولی باشند اما از اولیاء کسے نبی نباشد و ہیچ کس را از علماء اہل سنت و جماعت و محققان این طریقت اندرین مسئلہ خلافے نیست مگر گروہے از ملحدان گویند کہ اولیاء فاضلتر از انبیا و تمسک بدین کنند و گویند اولیا ہمہ وقت بحق مشغول باشند فاضلتر بود از کسے کہ او در بعض وقت مشغول بود دگر وہے از جہال کہ محبت این طائفہ دارند و بدین شان گمان نیکو برند و ایشان کی امتابعت

کردند وگفتند کہ مقام ولایت بہتر از مقام نبوت است ونبی را علم وحی باشد ومر ولی
را علم سر باشد وولی بستر خبرہا دہند کہ رسولان را ازان خبر نباشد و
مرآن را علم لدنی نام کردند۔ پس تقریر پاکیزہ سے اس شبہ کا جواب دیکر کے
فرماتے ہین پس یک نفس انبیا فاضلتر از ہمہ روزگار اولیا است۔ پھر دونقل
خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی بیان کی ہے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ انبیا
افضل ہین یا اولیا فرمایا جیسا ولایت کا مرتبہ نظر سے عام لوگونکی نہان ہے
اوسیطرح نبوت کا مرتبہ بھی اولیاء ون کی نظر سے پوشیدہ ہے یعنی جو نسبت عام لوگونکو
اولیاء اللہ سے ہے اوسیطرح اولیاؤنکی نسبت انبیاؤن سے ہے۔ مکتوب صدی مین
ہے کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ خواب مین آسمان کی سیر کے لئے گئے یا غایت
تقرب کے وقت ملاء اعلےٰ کیطرف اوڑے۔ فرماتے ہین کہ وہان مرغ کیطرح
ادھر اودھر اوڑنے لگے۔ کوئی چیز آسمان پر مجھے اپنے سوا معلوم نہین ہوتی تھی
مین نے کہا یا خدا تیرا تقرب کیونکر حاصل کرین فرمایا کہ ہمارے دوست کی تابعداری
دیدہ را بخاک قدم او سرمہ کن جب یہ تابعت اور ملازمت تمامے معلوم ہوا کہ اولیا
تابع ہین انبیا متبوع۔ پھر تابع متبوع کے برابر یا اوس سے فاضلتر کیونکر ہوگا۔
ناہر نکات قرانی حضرت سید احمد مجدد الف ثانی مکتوب ۱۰ جلد اول مین فرماتے ہین
زیرا کہ نبوت نبی از ولایت او افضل است در ولایت از تنگی سینہ رو بخلق نمی تواند آورد
ودر نبوت او کمال انشراح صدر نہ توجہ بحق سبحانہ تعالےٰ مانع توجہ بخلق ست ونہ توجہ خلق
مانع توجہ حق تعالےٰ در نبوت تنہا رو بخلق نیست تا ولایت را کہ رو بحق دارد ترجیح
برہے نہند عیاذا باللہ سبحانہ وتعالےٰ حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی

ابوالمکارم کا قول ہے کہ ولایت اسکا نام ہے کہ سب احکام کو شریعت کے بکمالہ وبتمامہ
قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کرسکتے ہین
اور مرتبہ اونکا اعلیٰ مراتب کو پہونچتا ہے لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب کا
نہین ہوسکتا ہے کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہے۔ اور محال ہے کہ حاصل ہوئے
جب کہ انتہا ر ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہے تو یہ
قول سچ ہے کہ اولیاؤنکی انتہاء طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لیئے ابتدائی
مقامات طریقت کے ہین نہایۃ الاولیاء بدایۃ الانبیاء

بعضے جاہل صوفیونکا اعتقاد بھی فلاسفہ کا سا ہے

اور بہت سے مقتدا صوفیون کے اعتقاد مثل اعتقاد ملحدین فلاسفہ کے ہین یعنی
سکا شفہ کے سانچہ مین ڈھالکر کے فرمانے لگے کہ آسمان قدیم ازلی ہے واسطے اوسکے
علت ہی مشابہ اوسکے جیسا کہ کہا ہے ارسطو اور اوسکے اتباع نے۔ یا واسطے اوسکے
موجب بذاتہ ہے جیسا کہ کہتے ہین اوسکو متاخرین اونکے مثل ابن سینا وغیرہ کے
اور اس امر کا اعتقاد نہین رکھتے ہین کہ تحقیق رب نے پیدا کیا آسمانون اور زمینونکو
اور جو چیز درمیان اسکے ہے بیچ چھہ دن کے۔ بلکہ اعتقاد رکھتے ہین کہ نہین پیدا کیا
چیزونکو ساتھہ ارادہ اپنے کے اور قدرت اپنی کے۔ اور نہین جانتا ہے اللہ پاک جزئیات
کو۔ یا تو یہ لوگ بالکل علم ہی کا انکار کرتے ہین مثل ارسطو کے۔ یا کہتے ہین کہ صرف امور
متغیرہ سے کلیات کو جانتا ہے مثل قول ابن سینا کے سوا ایسے الفاظ واقوال کے
استعمال سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ مطلق علم ہی کا انکار کرتے ہین۔ چنانچہ اسکی
بڑی بحث علامہ ابن تیمیہ رح نے کتاب تعارض عقل و النقل مین کی ہے۔ اور مختصر سی

اسکی رسالہ فرقان بین اولیاء رحمٰن و شیطان مین ہی اس اعتقاد کے
لوگ یہود و نصارے بلکہ مشرکین عرب سے بھی کفر مین نمبر بڑھائے ہوئے ہین - چنانچہ
ارسطو کی کتابون مین ملائکہ و نبی وغیرہ کا ذکر بالکل نہین ہی اور وہ ان امرون کا معتقد
نہ تھا بلکہ یہ لوگ نجومی ستارہ پرست صنم پرست تھے صرف ابن سینا کسی قدر ان لوگون
مین اچھا تھا لاکن معتزلہ جہمیہ وغیرہ کے اعتقادات کیطرف اسکا بھی میلان زیادہ تھا
انھون نے دلیل عقلی و نقلی کو خلط ملط کیا ہی - اور شرعی اعتقاد کی نسبت بڑی
بڑی غلطیان اس سے ہوئی ہین - ابن سینا نے یہ بھی لکھا ہی کہ نبوت کے تین
خاصے ہین اور نبی کے لئے تین بات ضروری ہین - ایک یہ کہ اوسکو قوت علمیہ
ہونی چاہئے جسکو قوۃ قدسیہ کہتے ہین کہ بغیر تعلیم و تعلم کے اوس قوۃ قدسیہ
کے ذریعہ سے علم حاصل کرے - دوسری بات یہ کہ نبی کو قوۃ تخیلہ ایسی ہونی چاہئے
کہ جس چیز کو وہ تخیل کرے ایسے کمال صفت سے تخیل کرے کہ گویا اوس چیز کو وہ
دیکھ رہا ہی اور اگر وہ چیز جسکو تخیل کرتا ہی ذی روح ہی تو اوسکی آواز سن رہا ہی جیسا
سونیوالا خواب مین مشاہدہ کرتا ہی اور سنتا ہی گو ظاہر مین وجود اوس چیز کا نہین
ہے - اس قوت تخیلیہ سے جسکو وہ دیکھ رہا ہی وہ تو فرشتہ ہی اور جس چیز کو وہ
سنتا ہی وہ اوسکے اعتقاد مین کلام الٰہی ہی ایسے لوگ معجزہ و خرق عادات و
کرامات اولیاء کے قائل نہین ہین - وہ اسی قوۃ کے کمال کے تاثیرات کو خوارق
و معجزہ شمار کرتے ہین - اسی لئے کسی نبی کے معجزات کے قائل نہین ہین -
شق القمر کے وجود کو صحیح نہین جانتے ہین - تیسری بات جو ضروری ہی نبی کے لئے
وہ یہ ہی کہ اوسکو قوۃ فعالہ ایسی ہونی چاہئے کہ تمام عالم مین ایسا اثر ظاہر

کر سکے جسکو لوگ معجزہ وکرامات وخرق عادات کرکے تعبیر کرسکین گو وہ قوۃ فعالہ کے کمال ترقی کا اثر ہے دراصل لیکن اونکے نزدیک بھی وہ معجزہ نہین ہے لیکن لوگ اسیطرح سمجھین کہ معجزہ ہی ہے۔ ابن سینا اس امر کا بھی اعتقاد رکھتا ہے کہ پہلے خدا نے عقل اول کو پیدا کیا پھر وہی عقل اول سب عقول کو یکے بادیگرے پیدا کرتا گیا۔ اور اسمین ایک حدیث موضوع سے وہ استدلال کرتا ہے۔ حاشا وکلا کہ وہ کلام رسول ہو اوسکو کسی بڑے کذاب نے بنایا ہے جیسا کہ یہ سب بات بطول کتاب العقل والنقل مین اور باختصار فرقان مین علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا ہے اور بڑے زور وشور سے اسکا تعاقب کیا ہے۔ امام غزالی رح نے بھی خوب ہی اسکی خبر لی ہے اور نہایت شد ومد سے اس مسلک کی غلطیون کو ثابت کیا ہے۔ ایسے لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ جبرئیل اوسی خیال کا نام ہے جو متشکل ہوتا ہے نفس مین نبی کے اور خیال تابع ہے عقل کا۔ سو انھین ملاحدہ فلسفہ کے پیرو ہوئے ہین بہت سے صوفیہ چنانچہ ان کی ہی پیروی کا سبب ہے کہ ولی کو افضل نبی سے کہتے ہین اور ولی بلا واسطہ نبی کے اللہ تعالے سے احکام کو پوچھہ سکتا ہے اور پوچھتا ہے۔ کہتے ہین کہ اصل معدن انوار وحکم وجمیع کمالات کا عقل ہے اور خیال واسطہ ہے درمیان نبی اور عقل کے تو خلاصہ یہ ہوا کہ نبی بواسطہ خیال یعنی جبرئیل کے اللہ صاحب سے حاصل کرتا ہے اور ولی بلا واسطہ اصل معدن ہی یعنی عقل سے حکمتونکو حاصل کرسکتا ہے تو ولی اللہ افضل ہوئے نبی سے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ ولی اللہ کو اپنے خیالات کے حاصل کرنے مین کسی جنی کی وساطت کی کچھہ ضرورت نہین ہے۔ بعض یہ کہتے ہین کہ علوم ظاہری بعث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی پیروی مجھے ضروری ہو اور اُمور باطنی ہین ہم اُنکی شریعت کے مکلف نہین ہین۔ اور بعض حضرات علوم باطنی مین پیروی کو جائز رکھتے ہین لاکن علی سبیل الاتحاد نہ علی سبیل الوجوب۔ یہ سب اپنے زمانہ مین بسبب خرق عادات کے ولی اللہ ہی بولے جاتے تھے حالانکہ ایسے اعتقاد والے سب کی سب کیا پیر ایۂ صوفیہ مین ہون کیا فلسفی کی زی مین ہون ملحد و کافر ہین۔ ایسونکو ایمان سے کیا علاقہ ہے ایک رتی بھر اونکے قلب مین ایمان نہین گھسا ہی۔ اگر خاتمہ اسی اعتقاد پر خدانخواستہ ہوا تو مغفرت کی امید بہت کم ہے۔ ایسون کو جو ولی اللہ کہے وہ لوگ بھی ضعیف الاعتقاد ہین جس مین نفس ایمان ہی نہین پھر ولایت تو فضل ہی ایمان پر ہے

بعض لوگ ملائکہ کی وجود اور اوسکے مخلوق ہونیکو نہین مانتے

حالانکہ ملائکہ کا وجود قرآن سے ثابت ہے۔ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ الآیۃ کہا کافرون نے کہ پکڑا ہے رحمٰن نے ولد پاک ہی وہ بلکہ بندے ہین عزت والے نہین پیش دستی کرتے اوس سے بات مین اور اوسکے حکم کے تابعدار ہین جانتا ہے جو کچھ آگے اوسکے ہے اور پیچھے اوسکے ہی۔ لوگون نے یہ کہا تھا کہ فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اللہ نے اسکی نفی کر کے فرمایا کہ ہماری ذات ان باتون سے پاک ہی میری شان کے خلاف ہی کہ میری طرف ولد کی نسبت کیجاوے فرشتے بھی مثل آدمی اور جن کے ہمارے بندے ہین پر عزت والے ہین میرے حکم کے تابعدار رہین۔ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ

إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ
اور جو اون فرشتون مین سے یہ دعوے کرے کہ مین معبود ہون اللہ کے سوا۔
پس اُسکو جزا دینگے ہم جہنم ایسی ہی سزا ہم دیتے ہین ظالمون کو وَكَمْ مِنْ
مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اور بہت ہین فرشتون سے
آسمان مین کہ نہین فائدہ دیتی ہے سفارش اونکی کسی چیز کا قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوَاتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ الآية پکارو اوسکو کہ گمان کرتے ہو تم سوا اُسکے نہین
مالک قدر ذرہ کا آسمان مین نہ زمین مین وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ يُسَبِّحُونَ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ - اوسیکا جو کچھ ہے زمین مین اور آسمان
مین اور اوسکے نزدیک جو لوگ ہین نہین تکبر کرتے ہین عبادت مین اور نہین
تھکتے ہین تسبیح پڑھا کرتے ہین صبح و شام اور نہین سست ہوتے ہین۔
ان آیتون سے ثابت ہے کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین اور آسمان پر رہتے ہین
اوسکی عبادت کرتے ہین اور تسبیح پڑھا کرتے ہین۔ عبادت مین تھکتے اور سست
نہین ہوتے ہین اور فرشتون کی سفارش فائدہ نہین دیتی ہے کسی چیز مین
اگر خلاف کرین تو اونکے ساتھ جہنم کا وعدہ ہے مگر ماشاء اللہ خلاف حکم کے کرتے
بھی نہین ہین۔ اور زمین و آسمان مین خلاف حکم کرنے کا اختیار بھی نہین ہے
جو لوگ جبرئیل کو خیال متشکل کرکے تعبیر کرتے ہین وہ ان آیتون کے صریح منکر
ہین کیونکہ بلا تاویل کے ملائکہ کا بندہ ہونا اور اونکا عبادت کرنا وغیرہ وغیرہ

بات ثابت ہو- علاوہ اسکے قرآن مین جبرئیل صورت بشریہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حضرت مریمؑ کے پاس بھی فرشتہ آدمی بنکر آیا تھا اور حدیث مین ہو کہ جبرئیل ہمارے سید المرسلین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی شکل پر آتے تھے- اور کبھی کبھار دیہاتی آدمی کی شکل پر- چنانچہ صحابہ نے بھی اوسی شکل پر دیکھا تھا - قرآن شریف مین جبرئیل علیہ السلام کی تعریف مین یون ہو کہ وہ قوت والا ہو پاس عرش کے رہتا ہو مرتبہ والا بڑا قوی فرمانبردار پھر مزید اوسپر کہ امانت دار ہو ذُوْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ دوسری جگہ جبرئیلؑ کی تعریف مین یون ہو ترجمہ کہ وہ سخت قوت والا ہو شہ زور پس برابر ہوا - حالانکہ وہ کنارہ بلند مین تھا پھر نزدیک ہوا پھر جھک آیا- پس ہو گیا مقدار دو کمانون کے یا اوس سے بھی نزدیک پس وحی کیا طرف بندے اوسکے کے جو وحی کیا تھا- شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى صحیحین مین ہے کہ عائشہؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو صرف دو ہی مرتبہ اونکی اپنی شکل پر دیکھا ہو جس اصلی شکل پر پیدا کئے گئے ہین - ایک مرتبہ کنارۂ بلند پر دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہے کے نزدیک لیلۃ المعراج مین اور بعض جگہ جبرئیل کو اللہ پاک نے قرآن پاک مین روح الامین روح القدس کر کے یاد کیا ہو- اور بھی دوسرے القابون سے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ پاک مخلوقات مین

بہت بڑے مرتبے کے ہین اور وہ عاقل زندہ ہین اور وہ جوہر قائم بنفسہ ہین
صرف خیال ہی خیال نہین ہین جیسا کہ ملحدین متفلسفہ نے خیال کیا ہی اور آپکی
پیروی کی ہی بعض صوفیہ نے اور جماعت مادئین نے کہ غایت بیوقوفی وحماقت سے
ایسے ایسے الفاظات کو شان مین جبرئیل علیہ السلام اور حضرت سید المرسلین
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے استعمال کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی
کہ انکو تصدیق مَا جَاءَ بہ الرسول کی نہین ہی اور دین کے ساتھہ استہزا کرتے ہین
چونکہ اکثر اس اعتقاد کے ذی علم فلسفہ دان ہوتے آتے ہین اور اپنے
فضائل حکمیہ ومعلومات اشراقیہ کے زور سے جدید جدید چیزین ایجاد کرنے گئے
اور صرف مراعات قواعد واصول کے ذریعہ سے اکثر اشیاء کے موجد بن بیٹھے
جو جاہلون کی عقل مین نہین سماتی تھی اسلیئے یہ جماعت مادئین اور متفلسفہ
بھی اولیاء اللہ کر کے مشہور ہوئی۔ حالانکہ جن لوگون کے ایمان مین فتور ہی وہ
اولیاء اللہ کیونکر ہو سکتے ہین ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھہ اور ہے
گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھہ اور ہے۔
یہ لوگ تو اصول ایمان ہی کے منکر ہین کیونکہ ایمان بالملائکہ تو اصول دین مین
داخل ہی اَن تؤمن باللّٰہ وملائکتہ وکُتُبہ ورسلہ والیوم الآخر
اصول دین یہ ہین ایمان لانا اللہ پر۔ فرشتون پر۔ کتابون پر۔ رسولون پر۔
دن آخرت پر کہ یہ سب برحق ہین۔

بیان حلول کے رَد کا

ایک قسم تو انھین صوفیہ جہلہ کا یقین کرنیوالا ہے کہ اللہ بندے مین حلول کیا ہوا ہے

اپنے دعوے کے استدلال مین بزرگون کا قول پیش کرتے ہین ے چو آن بیچون
درین چون کرد آرام الخ۔ حالانکہ شعر کہنے والے کا مقصود یہ نہین ہی جو لوگون
نے سمجھا ہی ملا جامی علیہ الرحمۃ ایک بہت بڑے ولی اللہ مین سے ہین اتباع شریعت
وعشق رسول مین ممتاز تھے ۔ عالم اخلاص و توحید کے عاشق پاکباز۔ آپ
سمجھئے کہ بیچون کا چون مین آنا تین طور سے ہی۔ ایک تو حلول کی راہ سے کہ اللہ
صاحب بندے کے اندر اوتر آوے جیسے شیشی مین عطر اوترتا ہی۔ حالانکہ یہ اوسکی
شان کے لائق نہین کہ کسی کے اندر آجاوے۔ جُبیر ابن مطعم بن اُمیّہ وہ اپنے
دادا سے نقل کرتے ہین کہ آیا پیمبر خدا کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین
پڑگئین جانین بھوکے مرتے ہین کنبے اور ہلاک ہوگئے مواشی سو مینہ مانگو اللہ
سے ہمارے لئے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے
پاس سو پیمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نرالا ہی اللہ نرالا ہی اللہ سو اللہ کی پاکی اسقدر شدومد سے
فرماتے رہے کہ اس کا اثر اونکے چہرے پر معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کیا نادان ہے
تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہی کیا تو
بے سمجھ ہی۔ تو جانتا ہی کہ کیا چیز ہے اللہ۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ
ابو الشیخ اور ابن مردویہ انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمکو کبھی دیدار رب العزت
جل شانہ کی میسر آتی ہی۔ کہا جبرئیل ع نے نہین۔ درمیان میرے اور درمیان اوسکے
ستر پردے نور کے ہین۔ اگر نیچے کے پردے کیطرف دیکھون تو جل جاؤن۔
ان حدیثون سے صاف مغائر و مبائن ہونا اللہ کا مخلوق سے ظاہر ہے ایسا اعتقاد

صریح الحاد و زندقہ ہے۔ فرمایا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے جو شخص اللہ کے مخلوق سے
بائن ہونے کا اعتقاد نہیں رکھے وہ کافر ہے کیونکہ سارے صحابہ و تابعین و تبع
تابعین و ائمہ اربعہ وغیرہ علماء اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہی کہ اللہ عرش پر ہی۔ اور
قرآن و حدیث و اجماع سے خدا کا عرش پر رہنا معلوم ہی اور کسطرح پر ہے
کیونکر ہی کیا ہی کیفیت مجہول ہی۔ اللہ عرش پر ہی جسطرح عرش پر رہنا اوسکی شان
کے لائق ہی اوسیطرح پر ہی تو حلول ہونا باطل ہوا۔ امام غزالی رح نے کہا ہے
لیس فی ذاته سواه و لا فی سواه ذاته نہین اوسکی ذات مین سوا اسکے
اور نہ سوا مین اوسکی ذات ہی۔ سید الاولیاء حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ
بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین نہین جائز ہین خدا پر حدین مگر
وہ جو ذکر کیا ہے کہ خدا عرش پر مستوی ہی یعنی یہ تحدید جائز ہی۔ پھر اپنی
دوسری کتاب کتاب البہجۃ مین فرماتے ہین کہ رب ہمارا عرش پر مستوی ہی اور ملک
پر محتوی بدلیل سات آیتون کے جو قرآن مین ہین۔ امام غزالی رح نے احیاء العلوم
اور کیمیای سعادت اور اربعین فی اصول الدین مین لکھا ہی کہ وہ مستوی ہی عرش پر
اور فوق عرش ہی بلکہ فوق ہر چیز کے ہی جسطرح سے اوسکو لائق ہی جسطرح سے
اوسنے کہا ہی۔ امام شافعی و مالک۔ ابو حنیفہ۔ احمد بن حنبل۔
رحمہم اللہ۔ امام ابو الحسن اشعری۔ امام علی بن مہدی طبری۔ حافظ ابو بکر محمد بن
حسین آجری۔ حافظ ذہبی۔ حافظ ابو القاسم طبرانی۔ امام ابن خزیمہ۔ امام
محمد بن موصلی۔ علامہ بغوی۔ امام محمد بن عطاس۔ امام شوکانی۔ شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی۔ سید محمد یوسف بلگرامی۔ امام ابن قتیبہ۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ

حافظ ابن القیم - ابو عیسے ترمذی - شیخ محدث محمد فاخر زائر الہ آبادی سب کا یہی
عقیدہ ہے کہ اللہ جانب علو کے عرش پر ہے اور اقوال ان حضرات کے مختلف الفاظ
اور معانی سے الاحتواء فی مسئلۃ الاستواء مین بقید کتاب کے مصرح
ہین من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ - مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ
بھی معدن المعانی مین اسی امر پر زور دیتے ہین کہ الفاظات متشابہات مین اہل تحقیق
تاویل کو پسند نہین کرتے ہین کیونکہ تاویل کرنے سے الفاظ کا معطل ہونا لازم آتاہے -
حلول کے اعتقاد رکھنے والے کو امام غزالی رحمۃ نے واجب القتل کہاہے - اور اگر
باتفاق جماعت مفوضین و حضرات صوفیہ کے ہر جگہ پر قریب ہے تاہم کیفیت مجہول ہے
ان اقوال سے واضح ہو گیا کہ بیچون کا چون مین آنا حلول و اتحاد کی راہ سے قرآن
وحدیث و اجماع سب کے رو سے باطل ہے - ایسی ہی تجزی کی راہ سے بیچون کا چون
مین آنا باطل ہے - کیونکہ جو مخلوق سے بائن عرش پر ہے وہ مخلوق کا جز کیونکر بنے گا
یہ عقیدہ نصارے کا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اللہ تین حصہ ہو گیا - ایک اللہ رہا - ایک روح
القدس - ایک مسیح - خدا کے تین جز ٹھہرائے ایک ایک کو ان تینون سے خدا قرار دیا
یہ عقیدہ تجزی کا مردود ہے - سورۂ مائدہ مین ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ
ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ - البتہ کافر ہوئے جنھون نے کہا کہ اللہ تین مین کا ایک ہے
سورۂ زخرف مین ارشاد ہوتا ہے وَجَعَلُوا اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا یعنی
ٹھہرائے اونھون نے اللہ کے لئے اوسکے بندون سے ٹکڑے - معلوم ہوا کہ اللہ
تجزی کی راہ سے بھی بندون مین نہین آسکتا ہے - ایسے اعتقاد کا شخص بھی جب
سرے سے مسلمان ہی نہین ہے تو وہ ولی اللہ کیونکر ہو سکتا ہے

آتش دوزخ مین وہ گرمی کہان ‏ سوز غمہا سے نہانی اور ہے

وجود کی طویل بحث اور وحدت وجود اور شہود کی تقریرین

بعض فریق ان کے خدا ہی کے منکر ہین کہ وجود مخلوق کو عین وجود خالق کا کہتے ہین اور یہ امر باعلان کہتے ہین کہ وجود ایک ہی ہے اور واحد بالعین اور واحد بالنوع مین فرق نہین کرتے ہین۔ یہ امر بدیہی ہے کہ مسمّٰے وجود مین تمام موجودات مشترک ہین جیسا کہ سب آدمی مسمّٰے انسان مین مشترک ہین اور سب حیوان مسمّٰے حیوان مین مشترک ہین۔ لیکن یہ مشترک کلّی مشترک نہین ہوگا مگر ذہن مین و نیز باعتبار خارج کے وجود ہر موجودات کا آپس مین مغائر ہے حیوانیت انسانکی جو انسانکی ساتھہ قائم ہے وہ غیر ہے اوس حیوانیت سے جو انسانکی غیر کے ساتھہ قائم ہے۔ اسیطرح وجود مخلوق کا مغائر و مبائن ہے وجود خالق سے۔ اور حقیقت کا اس مقدمے کے موجد فرعون ہے کہ بڑا پڑا انا دہریہ تھا اوسکا عقیدہ تھا کہ میرا پیدا کرنے والا کوئی نہین ہے۔ ہم موجود بنفسہ ہین۔ لاکن اوس وجود مشترک سے منکر نہین ہوا پر اوسنے گمان کیا کہ وہ وجود مشترک موجود بنفسہ ہے اوسکا صانع کوئی نہین ہے اور یہ لوگ بھی اوسی کے پیرو ہوئے مگر ان لوگون نے سمجھا کہ وہی وجود مشترک خدا ہے۔ پھر جب وہی وجود مشترک خدا ٹھہرا تو جس جس چیز مین وہ وجود مشترک پایا جاویگا اوسکو یہ لوگ خدا کہنے کے قائل ہین یہ لوگ اسی عقیدے مین فرعون سے بھی زیادہ گمراہ ہوئے۔ یہ لوگ اسی لئے عبادت صنم و کواکب کو عبادت اللہ عزوجل ہی کی کہتے ہین۔ اس فرقہ سے زیادہ گمراہ فرقہ مخلوقات مین پیدا نہین ہوا ہے۔ منشا اوسکا یہ ہے کہ ان لوگون کے اصول نے اللہ عزوجل کے نظام مملکت اور بعثت انبیا علیہم السلام

کے پورے فوائد کو آن کی آن مین برباد ہی کر دیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام
کی لائی ہوئی شریعت کی ہیئت اجتماعیہ اور نظام وحدانیت کے حق مین اس
گروہ کے اصول نے سخت حملہ کیا ہے۔ مادیین کا اصول بھی اسی کے لگ بھگ
ہے یعنی اشتراک و اباحت پر مبتنی ہے۔ اس خصوص مین مولانا فیلسوف
جمال الدین الحسینی کا رسالہ رد نیچری بھی ایک عجب چیز ہی جسکو میرے ایک بڑے
لائق دوست نے ترجمہ کیا ہی۔ اوس رسالے مین ثابت کیا ہی کہ جس جس قرن مین
اس جماعت نے نشو و نما پیدا کیا ہی اوسوقت مین اچھے اخلاق پر لوگون کے
بہت کچھ حملہ ہوتا گیا ہے۔ طمانینت مین امت کے بہت بڑا خلل پڑتا گیا ہی
اشتراک و اباحت یہ دو لفظ ہین لیکن بہت معنی وسیع ہی۔ بعث و نشر۔
حلال و حرام معجزہ و کرامت سب کے سب کا ابطال ورد اسی دو لفظ سے
ہوگیا۔ حکیم سولن وذی مقراطیس وغیرہ مادیین کی جماعت کے امام ہین۔
رہا یہ کہ بعض وجود مشترک کو خدا کہتے ہین اور وجود مشترک کلی نہین پایا جاتا
ہی لیکن ذہن مین کیونکہ خارج مین وجود انسان کا مغائر ہے اوس وجود کے
جو کہ فرس و حمار گاے بیل کے ساتھ متعلق ہے۔ اسمین دو فریق ہین۔ ایک
وہ جنھون نے اس مسئلہ کو کشف سے سمجھا ہی اور اوسوقت وہ اپنی سمجھ مین
بے اختیار ہین اور ایک وہ جو محض عقل و تدبر دلائل و براہین الحادیہ سے
سمجھ کر کے اپنے زعم مین ایسا دعوے کر بیٹھے ہین اور اوس اعتقاد کو عام
مین باعلان پھیلاتے ہین اور کلام نامشروع قابل گردن زدنی زبان سے
نکالتے ہین اور اسکو ہلکی بات یقین کر کے ہر جلسہ مین شائع کرتے ہین

اور شریعت مصطفویہ کی پوری تضحیک فرماتے ہین ایسون کے سوء خاتمہ کا خوف ہی اور اونکے لئے وہ ہے جسکے وہ مستحق ہین۔ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوا نْتِقَام
مرزا مظہر جانجان رحمۃ اللہ علیہ نے معمولات مظہریہ مین فرمایا ہی کہ بعض عزیزون سے جو وحدت وجود کے مسئلے پر اقامت دلیل عقلی کی کرتے ہین اور اوس دلیل عقلی کو دلیل قطعی زعم کر رہے ہین۔ حالت اوسکی یہ ہی کہ جو لوگ کہ مہارت فن معقول کی رکھتے ہین وہ خود انصاف کو راہ دین تو سمجھ سکتے ہین کہ دلائل فن معقول کے خطاب کے قابل تو ہو ہی نہین ہین براہان قطعی کیونکر ہوسکتے ہین۔ علے الخصوص ایسے مسائل مین جسمین قال معتبر نہین ہی بلکہ حال معتبر ہی اوس مین دلائل عقلی سے مدعا کو ثابت کرنا اور شب و روز ان مسائل مین عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اوقات عزیز کا خون کرنا ہی اور اپنے کو ضلالت و گمراہی کی حد تک پہونچانے مین کوشش کرنا ہی
مولانا جامی علیہ الرحمۃ حاشیہ منہیہ مین نقد النصوص کے فرماتے ہین کہ ایک شخص مسئلہ وحدت وجود مین خوض و غور کر رہا تھا اثنائے فکر مین اوسکو نیند آئی۔ ایک کتاب اوسکے سامنے لائی گئی اوسکو اونھون نے کھولا تو حاشیہ پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا۔ (کہ دریافت کرنا اسرار کو توحید کے اور پہچاننا معارف اور رسید کو خدا کے جیسا کہ حق پہچاننے کا ہی اوس شخص کا کام ہی کہ جو اقتضاءات و تشخصات کو اپنی ذات سے زائل کرے اور رسوم و عادات سے اپنے کو فانی سمجھے اور جب تک اس مرتبے کا شخص نہین ہولے اوسوقت تک اوسکا صرف عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرنا ہی) اَعَاذَنَا اللّٰہُ

سبحانہ وجمیع المسلمین۔ اور بھی شیخ اَوحَدُالدین کرمانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مجرد لفظ سے معانی کا نکالنا اور توحید کے دقائق اور رموز کو اوس سے سمجھکر ناز کرنا اور اوسکو مرتبہ کمال کا شمار کرنا غایت خسران اور حرمان کا کام ہے کیونکہ الفاظ مین جو معانی کے پہنائے گئے ہین اوس معانی کے سمجھنے سے وحدت وجود یا وحدت شہود کا مسئلہ سمجھ مین نہین آسکتا ہی یہی وجہ ہے کہ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی کہ صرف تقلید سے عقلی دلیل والون کے تکلم وکلام اس مسئلہ مین نہین کرنا چاہئے کیونکہ بیفایدہ ہی بلکہ بعضون کے لئے ضرر ہے۔ اس مسئلہ کے تذکرہ کرنے سے بہتر ہے۔ درس دینا حدیث وقرآن کا۔ یہ مسئلہ عوام مین الفاظ کا جامہ پہنا کر دکھلانے کا نہین ہے بلکہ کشف سے سمجھنے کا یہہ مسئلہ ہے خوب کسی نے کہا ہی۔ تا در نیابی ندانی خاموشی اس مقام پر بیان کا کام دیتی ہی۔ ابلہی خردمندی کی خبر دیتی ہی۔ اسی توحید کشفی اور توحید حالی کی تعریف مین عوارف المعارف مین حضرت شبلی رح سے منقول ہی کہ توحید اسکا نام ہی کہ جو تعبیر کرے اوسکو لفظ مین وہ ملحد ہی۔ اور جو اوسکی طرف اشارہ کرے وہ دو خدا کا پوجنے والا ہے۔ اور جو اوسکی طرف ایما کرے وہ بت پرست ہی۔ اور جو شخص اوسکی نسبت زبان سے کوئی بات نکالے وہ غافل ہے وغیرہ وغیرہ باتین منقول ہین۔ خود شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ ارشاد کرتے ہین کہ کوئی موحد کنہہ حقیقت کو خدا کے نہین پا سکتا ہی۔ اور جہانتک بڑے سے بڑے شخص کی رسائی ہوتی ہی وہ حد غائت رسائی کی اوس شخص کے ہی نہ غایت حقیقت کی خدا کے ہے۔ اور جو شخص اسنے ادراک اور دریافت اور اپنی

رسائی کے حد کو اللہ تعالے کی حقیقت و معرفت کی حد تصور کرے وہ ممکور اور مغرور ہے غَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ہے ایسا ہی غرور و مکر مراد ہے

انچہ پیش تو پیش ازان رہ نیست ٭ غایت فہم تست اللہ نیست۔

بعضون کا قول ہے کہ اللہ پاک کی ادراک یہی ہے کہ اوسکی ادراک مین اپنے کو عاجز جاننا اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ تعریف مین توحید کے فرماتے ہین کہ توحید وہ چیز ہے جسکی دریافت مین رسوم مضمحل ہین اور علوم نیست و نابود ہوجاتے ہین۔ حالانکہ رب العلمین علے حالہ جیون کا تیون ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

صوفی ولی کامل صاحب صحو و استقامت کا قول ہے کہ بغیر صفای باطن اور ذوق قلبی کے صرف الفاظی استدلال سے ان مسائل مین خوض و غور کرنا اور عقل و فکر سے کام لینا اونکی ہلاکت کا سبب ہے۔ اور شریعت مصطفویہ کے حق مین سخت بے ادبی ہے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین کہ اس راہ مین پھسلنے قدم کا ہے اور دیگر آفات بہت ہین عقبات بے شمار ہین۔ یہانتک کہ فلاسفہ اور دہریہ اور ملاحدہ اور معطلیہ اور معتزلہ وغیرہم جو اہل بدعت و ہوی مین سے ہین بغیر شیخ کامل اور مقتداے واصل کے اس راہ مین اپنی عقل کے سرمایہ کے بھروسے پر آئے ہر ایک ان مین سے ہلاک ہوئے اور گمراہی کے جنگل مین ہلاک گئے اور دین سے گئے گزرے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے توحید کی چار قسمین کی ہین اوس مین سے تیسری قسم توحید حالی ہے جبیر یہ توحید منکشف ہوتی ہے وہ سیوای خدا کے

کسی چیز کو نہین دیکھتا ہی - اللہ پاک کے وجود کا نور سبھون کے وجود کی روشنی کو کھو دیتا ہی اور تمام مخلوقات کے وجود کا نور مضمحل ہو جاتا ہی - ناظرین کی آنکھ مین ایک ہی نور دیکھلائی دیتا ہے - اگرچہ نفس الامر مین اور وجود بھی موجود ہین لیکن اوسکے وجود کے نور کی تجلّی کے سامنے سب مضمحل ہو کر کے کالعدم ہوجاتے ہین ؎ فَلَمَّا اسْتَبَانَ الصُّبْحُ اَدْرَجَ ضَوْءُهُ ٭ بِاِسْفَارِهٖ اَضْوَاءَ نُوْرِ الْكَوَاكِبِ ٭ یعنی جب صبح روشن ہوتی ہی اوسوقت ستارونکی روشنی مضمحل ہو کر کے کالعدم ہو جاتی ہے - یہ توحید حالی وہی توحید وجودی و شہودی ہی جو کشف سے نمایان ہوتی ہین - چونکہ اس توحید کے سمجھنے مین قیل و قال حروف و الفاظ کسی سے بھی مدد نہین لی جاتی ہے اسلئے یہ توحید حالی کہلاتی ہے اسکو زیادہ تر حال سے تعلق ہے نہ قال سے ان بیانات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ عقل و فہم ناقص بشر کی اللہ پاک کی کنہ حقیقت تک نہین پہنچ سکتی ہی تو ایسے مسائل عقل و فہم سے سمجھنے کی نہین ہین جو لوگ وحدت وجود کے مسائل کو نری عقل و دانش اور حرف و معانی سے سمجھ کر زبان درازی کرتے ہین اونکی نسبت مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرتے ہین - مجدد صاحب الف ثانی اپنے مکتوبات کے ایک مقام مین ارشاد کرتے ہین کہ (والد بزرگوار میرے اکثر فرماتے تھے کہ ہفتاد و دو ملت مین سے اکثر اون صوفیون کی جماعت ہوگی کہ جو متحیر و سرگردان ہو کر راہ راست سے بھٹک گئی ہے اور صراط مستقیم کو چھوڑ دینے کے سبب جو لوگ گمراہ ہوگئے ہین) اعاذنا اللہ و جمیع المسلمین باقی رہی وہ جماعت جنھون نے اسکو کشف سے سمجھا ہے - اسمین بھی دو

فریق ہین ایک وحدت وجود کی طرف گئے ہین۔ دوسرے وحدت شہود کے
قائل ہین اور دونون فریق نے اس مسئلہ کو کشف ہی سے سمجھا ہے یہ بڑا
ہولناک معرکہ آرا ہی۔ متقدمین ومتاخرین اہل تصوف واہل علم کی رائے اس
خصوص مین پریشان ہی۔ ہر فریق کا کلام اپنے موقع پر بسیط ہی۔ ہر ایک اپنے
زعم مین استدلال کامل کے ساتھ دوسرے کا تعاقب کرتا ہی درانحالیکہ یہ
سب اہل علم واہل شرع ہین۔ میرے خیال مین یہ بڑی بے لطفی کی بات ہی
کہ ایک دوسرے کو کفر کے ساتھ یاد کرتا ہی۔ حتے الوسع ان دونون مین تطبیق
کی راہ نکالی جاوے گو تطبیق تکلف ہی سے ادا ہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل
مولوی غلام یحیے بہاری علیہ الرحمۃ نے اس مادّے مین ایک طویل کلام
اپنے رسالے **کلمات الحق** مین کیا ہی جسکو نواب صدیق حسن خان مرحوم
نے اپنے تصوف کے رسالے **ریاض المرتاض** مین بلفظہ نقل کیا ہی۔
اور جسکو مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے **معمولات مظہریہ** مین بیان فرمایا
ہے مختصر خلاصہ اون کے کلام کا یہ ہی کہ مسئلہ وحدت وجود۔ وحدت شہود مسائل
ضروریہ دینیہ سے نہین ہی جسپر ایمان کی صحت موقوف ہو نہ مسائل فرعیہ
اسلام سے ہی کہ جسپر صحت اعمال ظاہری کی منحصر ہو اور مغفرت و دخول جنت اسپر [illegible]
کلام اسیقدر ہی کہ یہ عالم مصنوع اور حادث ہے اور اللہ تعالے صانع حقیقی [illegible]
بیان واضح شرع شریف سے اسی قدر ثابت ہوا۔ اب رہی یہ بات کہ دونون
قدیم صانع ومصنوع کے درمیان مین کونسی نسبت ہی رابطہ عینیت یا [illegible]
اتحاد کا ہی یا غیریت محض ومباینت کلی ہے۔ شارع علیہ الصلوۃ والسلام

کوئی بات واضح ثابت نہین ہے۔ ائمہ دین اور سلف امت بھی ساکت ہین اگرچہ
دونون فریق استدلال رموز شریعت ہی سے کرتے ہین لیکن ایسا بیان واضح
استدلال مین پیش نہین کرتے کہ جس سے یہ مسئلہ مسائل اعتقادیہ مین دین کے
شمار کیا جاے۔ منشار اختلاف یہ ہی کہ اولیار اللہ کو اثناے راہ سیر وسلوک
عرفان مراتب ملک وملکوت امتیاز مدارج لاہوت وناسوت مین بعض کو وحدۃ
وجود اور بعض کو وحدت شہود مکشوف ہوا۔ لاکن صحابہ وتابعین وتبع تابعین
واکابر صوفیہ قدس اللہ اسرارہم سے کوئی بات صراحۃً ان دونون مسئلون مین
ثابت نہین ہوئی ہے اور بھی اون اولیاؤن سے جو صاحب صحو واستقامت
ہین اور شیران بیشۂ رضا وتسلیم کے ہین۔ اونکی صراحۃً ان دونون مسئلون مین راے
ظاہر منقول نہین ہی الا اشارۃً وکنایۃً وتلمیحاً۔ مسئلہ وحدت وجود کے موجد شیخ
اکبر محی الدین ابن عربی اور اتباع اونکے ہین عفا اللہ عنا وعنہم
انھین کے زمانہ مین یہ مسئلہ ظاہر ہوا۔ یہانتک کہ وہ لوگ بھی جن کا باطن پریشان
اور ظاہر آراستہ ہی اعتقاد مین اس مسئلے کو کمال دین ویقین کا تصور کرنے لگے
اور ظاہری شریعت مصطفویہ کو کہ جسکی بنا اسلام وایمان واحسان پہ ہی نظر سے
گرادیے اور شعائر ملت حنیفیہ اور ارکان مذہب اسلامیہ کو من قبیل رسوم ظاہری
ومراسم صوریہ کے شمار کرنے لگے نعوذ باللہ منہا ومن جمیع ماکرہ اللہ۔
اور اس بات سے غافل ہین کہ اہل عرفان نے کہا ہی کہ سعادت تمامتر اتباع شریعت
مین ظاہراً وباطناً ہی جسکو منظور ہی کہ وہ ہووے سعید دنیا وآخرت مین لازم ہی کہ ظاہر
کو آراستہ تقویٰ سے کرنے اور باطن کو حسن اعتقاد سے اور منع کرے اپنے نفس

کو بڑی خواہش سے اور اللہ کے سب کام مین مخلص ہجاسے جیسی اوسکی مرضی
ہے اور جس امر کو وہ دوست رکھتا ہے جب ایسا ہو جائیگا تب اوسپر اسرار
خفیہ کھلینگے اور معارف خدا کے اوسپر نازل ہونگے انتہے کلام قائم یحیی بہاری رح
حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ میرا علم مقید کتاب وسنت
کے ساتھ ہے۔ یہہ قول حضرت سید الطائفہ جنید رح کا سب کتب تصوف مین آیا ہے
فرقان مین ابن تیمیہ نے اور مکتوبات مین شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری
نے اور لواقح الانوار مین شعرانی نے لکھا ہے۔ ریاض المرتاض غیر الحیاض
مین نواب صدیق حسن صاحب مرحوم نے لایا ہے۔ طریقہ محمدیہ مین ابن رجب حنبلی نے
ذکر کیا ہے جتنے اہل تصوف مابعد کے ہین غالبا سب کی کتاب مین یہہ قول ائمہ
وسائر ہوگا۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارائی نے جو کہ بڑے اولیاء کبار
سے ہین کہ تحقیق واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ نکتون مین سے قوم کے پس
قبول نہین کرتا ہون مگر دو گواہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے۔ اور بھی حضرت
جنید سید الطائفہ رح سے ایک روایت صحیح مین یہ ہے کہ جو کوئی نہین پڑھتا
قرآن اور نہین لکھتا حدیث کو نہین لائق ہے اوسکو کہ وہ بولے علم مین ہمارے
اور نہ اقتدا کرے کوئی اوسکے ساتھ۔ اور کہا شعرانی نے لواقح الانوار
مین جسکا ترجمہ خیر المخیر ہے کہ نہین پہونچا ہے مجھے کسی ایک صوفی کا حال یہ
بھی کہ اونھون نے نماز و روزہ حج و زکوۃ و صوم کو کبھی بھی منع کیا ہے اور کسی
شئے مین معارضہ شریعت کے ساتھ کیا ہو اور کیسے ولی اللہ اسکو چھوڑ سکتا
کیونکہ یہی سب اعمال اللہ تک پہونچانیوالے ہین بلکہ سب ملاتی کامل لوگون کو

اِن اعمال کی طرف رجوع کرتے تھے کہ جلد وصول الی اللہ حاصل ہو۔
الغرض مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود مسائل کشفیہ سے ہے۔ حالات ذوقیہ عین الیقین اور مکاشفات حق الیقین سے سمجھنے کا یہ مسئلہ ہے مناسب تھا کہ جن پر حالت ذوق وانکشاف مین وحدت وجود ہی حق معلوم ہوا وہ اسکو اوسی حالت پر رکھتے نہ عوام مین اوسکو چھیڑتے نہ اوسکے مطالب ومبادی کو الفاظ کا لباس پہنا کر لوگون مین شائع کرتے جن پر کشف کے ذریعہ سے یہ مسئلہ منکشف ہوا ہے اونکو جھوٹا کہنا بھی زیادتی ہے کوئی حق نہین ہے کہ خواہ مخواہ بھی اونکو جھٹلاوین کیونکہ وہ اعلےٰ درجہ کے صوفی کامل اورصاحب ورع متبع شریعت تھے ہمکو لائق نہین ہے کہ بغیر سمجھے بوجھے ان حضرات علیہم الرحمۃ پر زبان طعن کی کھولون درانحالیکہ تاویل کا محل باقی ہے چنانچہ امام شوکانی علیہ الرحمۃ نے فرقہ وجودیہ پر کفر کا فتوےٰ دیکر چالیس برس کے بعد رجوع کیا۔
اور کہا کہ مجھہ پر ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ محل تاویل کے ہین۔ تاویل کرنے سے بری ہو جا سکتے ہین انکا قول فتح ربانی مین یہ ہے قد طالعت الفتوحات والفصوص فرایت ماللتاویل فیہ مدخل لاسیما عند ھولاء الذین ھم خلاصۃ الخلاصۃ من عباد اللہ عز وجل ۔ اولاً جسپر کشف سے منکشف ہو جائے گا نہ وہ بیان کرسکتا ہے نہ بیان کریگا۔ وہ محض ذوق کی چیز ہے تمامتر کوائف ہین جب تک مراتب عرفان مین قدم نہ رکھیگا اوسوقت تک ان دونون مکشوفین مین سے کسی ایک کا بھی کشف نہین ہوسکتا ہے۔ ہان کمال تقوےٰ و ورع و اخلاص کے ساتھ فرط جذب کے عالم مین کوئی بات ایسی حد سے تجاوز

کی ہوئی جسکی تاویل ہوسکتی ہے زبان سے نکل جاے تو وہ معذور و مضطر ہی
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس خصوص مین کف لسان کرتے ہین اور
طعن کو جائز نہین رکھتے ہین اور صاحب حال کو معذور شمار کرتے ہین عبارت
اونکی یہ ہے جلد اول صفحہ ۱۴۱۔ کاتب این سطور از انکار ارباب این معرفت
تحاشئے می نماید واز طعن ایشان خود را دور می دارد و انکار وطعن بر او قتے
مجال باشد کہ ارباب آن حال را در ظہور آن حال قصدے و اختیارے
باشد بے ارادہ ایشان این معنی در ایشان ظاہر شدہ است ایشان مغلوب
آن حال اند ہر آئینہ معذور باشند ولا طعن علی المضطر المعذور۔
آگے جاکر فرماتے ہین کہ آگے بھی اسکے دوسری معرفت ہے اور سیواے
اس حال کے دوسری حالت بھی ہے۔ ارباب توحید وجودی بہت سے کمالات
سے محروم رہتے ہین اور بڑے بڑے مقامات ہین ان کی رسائی نہین ہوتی
محبوسان این مقام از کمالات بسیار ممنوع عند واز مقامات بے شمار محروم۔
مجدد صاحب علیہ الرحمۃ ایک مکتوب مین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ حضرات
نقشبندیہ علیہم الرضوان اسی توحید شہودی کو دوست رکھتے تھے اور صاحب
توحید وجودی پر طعن وتشنیع نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ توحید وجودی
ابتداے راہ سلوک مین فرط جذبہ وذوق سے کبھی کبھار منکشف ہو جاتی ہے
اور اسکو کوچہ تنگ توحید کا تعبیر کرتے تھے۔ اسیواسطے صحابہ وتابعین و
دیگر اولیاء اللہ صاحب استقامت سے اس امر کا ثبوت بالکل نہین ہے
ریاض المرتاض مین مرزا صاحب سے منقول ہے کہ در رد و انکار اقتدائے

مشائخ خود کہ بر آن با حقیقت یکے ازین دو مسئلہ کشف ظاہر ساختہ اند نہ نماید زیرا کہ آنہا انچہ گفتہ اند از دید خود گفتہ اند پس ایشان در انکار خلاف دید خود معذور اند

اور توحید شہودی کی اشاعت اولاً جناب رکن الدین ابو المکارم شیخ **علاء الدولہ سمنانی** رح سے اور ثانیاً حضرت شیخ **احمد سرہندی مجدد الف ثانی** رح سے ہوئی ہو اور نہایت عمدہ طرح سے دو ورق کے مکتوب مین ثابت کیا ہو کہ ظل شئے کا حقیقت مین عین اوس شئے کا نہین ہے بلکہ محض شبہ و مثال ہو - اور وجودیہ اوس ظل کو عین اوس شئے کا کہتے ہین پس فرق درمیان دونون مذہب مکشوف کے یہ ہوا کہ شہودیہ حمل ظل کو اصل پر نہین کرتے ہین اور وجودیہ ظل شئے کو حمل اوس شئے پر کرتے ہین - نہایت کامل استدلال کے ساتھ مجدد صاحب نے اس امر کو ثابت کیا ہو کہ ظل اوس شئے کا عین اوس شئے کا نہین ہے - ریاض المرتاض مین نہایت بسیط تقریر کے ساتھ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رح کے الفاظ و دلائل کو بھی کہ جو کمال کشف کا اون کے نتیجہ سے لکھا ہو جس مین شیخ اکبر لکھتے ہین کہ ہم نہایت انکشاف حق الیقین عین الیقین سے کہتے ہین کہ ہم پر یہ امر منکشف ہوا ہے کہ تمام اشیا جسطرح وجودات خاصہ مین اپنے باہم افتراق رکھتے ہین اوسیطرح ایک امر مین کہ جو منشاء انتزاع تعینات کا ہوا ہی باہم اشتراک رکھتے ہین - الخ - معلوم ہوا کہ نزاع حقیقی ہی تطبیق نہین ہوسکتی ہی چنانچہ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ تقریظ مین رسالہ **کلمات الحق**

غلام یحییٰ بہاری کے لکھتے ہین کہ تعرض بمسئلہ تطبیق ضرورتے نبود کہ
این تطبیق بین المکشوفین اگرچہ خالی از تکلف نیست لکن متضمن مصلحت
عمدہ است وهی الاصلاح بین الفئتین العظیمتین۔
حضرت جناب شیخ الشیوخ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ نے بھی
تطبیق دی ہے۔ لیکن غلام یحییٰ بہاری نے اوسپر تعاقب کیا ہے۔ چنانچہ
اوسکے جواب مین اونکے بیٹے شاہ مولانا رفیع الدین صاحب محدث
دہلوی نے ایک رسالہ دمغ الباطل لکھا ہے اور تطبیق مین بڑا زور لگایا ہے
اور جہد کثیر وسعی بلیغ کی ہے لیکن تکلف سے خالی نہین ہے۔ علامہ غلام یحییٰ
بہاری لکھتا ہے کہ نزاع حقیقی است تطبیق ہر دو متصور نمی شود۔ اور
بھی عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہرورد
علیہ الرحمۃ نے تطبیق مین زور لگایا ہے۔ اگرچہ تکلف کے پیرایہ مین ادا
ہوا ہے لیکن نزاع اوٹھ جانے کی صورت درمیان دونون مسئلہ کشوف
کے معقول ہے۔ تو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ دونون مسئلہ مسئلہ کشوف ہے۔ تا
درنیاید ندانی " ناظرین ان مباحث کے دلائل کے الفاظ کو جو تفصیلاً کتب
تصوف مین درج ہین مذاق صحیح۔ ذوق سلیم سے دیکھینگے تو اونپر میرے
اس امر کے کہنے کا تجربہ ہو جائیگا کہ ان مباحث کے الفاظ مثل اوس
پھول کے ہین جسکی بو اوڑی ہوئی ہے۔ صرف لفظ معلوم ہوتا ہے معنی ندارد
تحریر و تقریر مراقبہ عین الیقین و مکاشفات و تجلیات و ذوق و شوق
معنوی کی جو متضمن ادراک مراتب سیر و سلوک کے ہین۔ اونمشتمل حالات

درجات لاہوت وناسوت کے ہین اونکا سمجھنا اوراونکے معانی صحیح اور
مراد حقیقی کو پہونچنا علوم کسبیہ فنون فلسفیہ کے زور سے محال ہے ؎
این زمین را آسمانے دیگرست - یہ ایک ملکہ راسخہ ہی اور انوارات متوافرہ
برکات متواترہ فیوضات متکاثرہ ہین کہ بعد استقامت تقوٰے وورع
زہد وخلوص - اتباع کتاب اللہ وسنت رسول اللہ - اجتناب محارم -
تفحص حلال کے قلب پر اہل اللہ خاصان خدا کے تاثیرات غیبی سی فائض
ہوتے ہین اوسکی شیرینی اوراوسکی حلاوت سے وہی خوب واقف ہونگے ؎
کشتگان خنجر تسلیم را * ہر زمان از غیب جان دیگرست
اے عزیز ان بیانات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ اگر کشف سے یہ مسئلہ وحدت
وجود کا کسی پر منکشف ہوگیا ہو اور احیاناً فرط شوق وذوق سے حالت سکر
مین کوئی لفظ کسی صاحب ورع واستقامت زہد وتقوٰے والے سے
صادر ہو تو اوسوقت اوسکو معذور شمار کرتے ہین ولاطعن علی العذر المضطر
گفتہ مشائخ ہست تاہم اوسکی تنگ ظرفی ومحرومی مقامات کی کافی دلیل ہے
محبوسان این مقام از کمالات بسیار محروم اند وازمقامات بے شمار محروم
گفتہ مجدد علیہ الرحمۃ ہست - ناواقف کورباطن کا صرف عقلی دلیلون سے ان
دونون توحید مکشوفین مین کلام کرنا دیدہ ودانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالنا
درآنحالیکہ یہہ عقائد ضروریہ دینیہ مین سے نہین ہے جبکہ کسی کو الحاد وزندقہ سے
بچنا ہے اوسکو بے استعداد باطن کے ان امور مین پڑنا ہی نچاہیئے - ان
مسائل مین بے راہ باطن اور بے صفاء قلب کے خوض وغور کرنا اور لجہ ہونا

ایک ہی بات ہے۔ در اخبار الاخیار عبارت ہا از مجمع المعانی نقل کردہ و گفتہ کہ کلمات اہل سکر و حال کہ در حالت ذوق و غلبۂ حال و توح یابد خارج از قواعد عقل و موازین قیاس اند

تقریر دیگر

قرآن مجید تمام تر بیان توحید سے مملو ہے اس طریقہ پر کہ اللہ نے وحدت کو ظاہر کیا ہے بملابست غیر اور غیریت کے۔ اللہ پاک گاہے اپنے کو غائب کر کے تعبیر فرماتا ہے۔ اور گاہے صیغہ متکلم اور خطاب سے اپنے کو ممیز اور مکشوف کرتا ہے اگرچہ غیب و خطاب و تکلم میں وہی ذات واحد ہے۔ سید آزاد بلگرامی نے اپنے مظہر البرکات میں دونوں مذہب شہود و وجود کی تمثیل لکھی ہے۔

مسئلہ وحدت وجود کا ذکر صراحتہً نہ قرآن مجید نہ سنت مطہرہ میں ہے حضرات صوفیہ واسطے تائید کشف و شہود کے قرآن پاک سے اشارات ثابت کرتے ہیں

اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۝

مثل حدیث مسلم لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ وَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ۔ لیکن یہ اشارات دلیل صریح و کافی اثبات مدعا کے لئے نہیں ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ علما ظاہر انھیں اشارات کو مقلوب کر کے الزام صوفیہ پر دیتے ہیں۔ کیونکہ احاطہ کے لفظ سے محیط و محاط نکلتا ہے اور وہ دونوں مغائر ہیں۔ مراد ہالک سے زمانہ مستقبل میں ہے نہ زمانہ حال میں اور بھی ہالک باطل ہے اور وہ مغائر ذات باری کے ہے۔

اور چونکہ توحید وجودی میں امام۔ خلف۔ فوق۔ تحت وہی ہے بدین وجہ قبل کی

تفصیلی [illegible] سے اوپر عنوان احسن
سے لکھ چکے ہیں۔ [illegible] لطیفہ نے یادہ اور بڑگ گنجلک
ایسی ہی کہ کوئی اختیار [illegible] شریعت بالکل نہیں ہے
اس تقریر مین وجود کے [illegible] فرق مراتب کی تمیز نہیں ہے
اوسپر سمجھنا اسکا دشوار ہی [illegible] زندقہ و الحاد سے اور وہ یہہ ہے۔ کہ اون اشارات
متذکرہ بالا قرآن کو پانچ سو سال ہجری کے بعد ایک جماعت کثیر حقیقت پرعمل کرنے لگی
اور وہ جماعت اسکی قائل ہوئی کہ واحد جمیع مرتبہ مین کیا وجوب۔ کیا امکان ۔
کیا قدیم کیا حادث کیا مجرد کیا مادی کیا مومن کیا کافر کیا ظاہر کیا مخفی سب مین
ظاہر ہے۔ لیکن ہر مظہر حکم جداگانہ رکھتا ہے اور فرق حکم مین مظاہر کے ضروری
ہے۔ مومن کے لئے نجات ہی اور کافر کے لئے قتل اور قید ہونا ہی۔ علے ہذا القیاس
جمیع اقسام متضادہ مین یہی احکامات مین شریعت کے چلا آتا ہے مثل زن منکوحہ
حلال ہے۔ اور زن اجنبیہ حرام ہے۔ باپ واجب التعظیم ہے اور کافر
واجب التحقیر ہے۔ پس جو شخص فرق مراتب کا خیال نہیں کرے اور وحدت
وجود کا خیال کرکے سب کو برابر سمجھے تو یہہ خلاف شرع ہوگا اور الحاد و زندقہ
اسی کا نام ہے ؎ گر فرق مراتب نکنی زندیقی۔
اور اسیطرح اون کا یہہ عقیدہ ہی کہ وہ وجود کہ جو عین ذات حق کا ہی باوجود اسکے
مظاہر مختلفہ مین ظاہر ہونے کے بھی مرتبہ احدیت من حیث احدیت مین سب
نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہی اور نقصان و خبث کثرت کا عائد اوسکی
ذات کے نہین ہوگا والشر لیس الیک۔ اور کیفیت مجہول ہے۔

ایک ناقص تمثیل کے پیرایے مین عرض کرتے ہین کہ جیسے شعاع آفتاب بکثافت
جگنون پر پڑنے سے نجس نہین ہوتی ہے اسیطرح حقیقت کلیہ انسان کی
باوجودیکہ مسلمان ہیں کافر یا فاسق [illegible]
اوس سے نقصان نہین قبول کرتی ہی یہی مذہب ہے شیخ اکبر محی الدین عربی و
شیخ صدرالدین قونوی و شیخ عبدالکریم جیلی و شیخ عبدالرزاق جھانوی و شیخ ابوعلی
پانی پتی کا یہ حضرات سب کے سب قادریہ ہین۔ اور یہی عقیدہ ہی شیخ جلال الدین
رومی اور شیخ شمس الدین تبریزی کا۔ یہہ دونون حضرات کبرویہ خاندان کے
ہین۔ اور اسیطرف گئے ہین شیخ فریدالدین عطار۔ آپ سہروردیہ ہین اور اسیطرف
رجحان ہی سید محمد گیسو دراز چشتی کا۔ اور یہی مذہب ہی خواجہ عبیداللہ احرار
ملا نورالدین جامی و ملا عبدالغفور لاری و حضرت خواجہ باقی باللہ کابلی کا ہے
اور شیخ عبدالرزاق کاشی و شمس الدین فناری و قیصری و سعیدالدین فرغانی
و سید جعفر مکی چشتی کا بھی مسلک یہی ہے۔
اور ایک جماعت تاویل حکایت یا سکر حالت پر حمل کر کے وحدت وجود کی منکر
ہے۔ اس جماعت کا بیان ہی کہ وحدت وجود بعض اوقات اور بعض مقام مین
نظر مین سالک کے معلوم ہوتی ہے۔ نفس الامر مین وہ وحدت وجود نہین
ہے جیسا کہ آفتاب کی روشنی مین ستارے سب آسمان پر نظر نہین آتے ہین
حالانکہ نفس الامر مین موجود ہین اور باروشنی ہین۔ لیکن شدت روشنی سے
آفتاب کے اوسکے نور کا ظہور نہین ہوتا ہے۔ اور بصارت کے اعتبار کرکے
وہ موجود نہین ہوتے ہین۔ حالانکہ علے حالہ روشن ہین اسیطرح کمال توحید

کے مقام مین سالک کو کمی نظر بین سے ہو ۔۔ مرتبۂ وجود سے کچھ بھی دکھلائی نہین دیتا ہی حالانکہ وہان پر صرف وحدت وجود ہی نہین بلکہ اور وجود بھی نفس الامر مین ہین جیساکہ چراغ کا وجود و عدم وجود مشعل کے سامنے ایکسان ہی اوسیطرح سالک طے کرنے مین مقامات طریقت و معرفت کے شدت انہماک کی وجہہ کر اور وجودون کا اعتبار ہی نہین کرتا ہی اگرچہ نفس الامر مین امر واقعی ۔۔۔ کہ اور وجود بھی ہے کو نظر گواہی حقیقت نفس الامریہ کی نہین دیتی ہے۔

یہی مذہب ہی شیخ علاء الدین سمنانی اور فقہا اور قدیم صوفیون کا اور امام ربانی شیخ **احمد سرہندی مجدد الف ثانی** کا ان حضرات کے رسالے اور تصانیف اور تالیفات اس خصوص مین بہت ہین۔

لیکن ہملوگ اس اختلاف کے بعد پیدا ہوئے ہین ہملوگون کو کسی جانب جزم نہین چاہیئے بلکہ حق کو دائر انھین دونون مین سمجھے جیسے مذاہب اہل سنت و جماعت کا دائر ہے مذہب اربعہ و اہل حدیث مین اور ایک دوسرے کو باوجود اختلاف کے برا نہین جانتا ہے۔ اسیطرح کسی کا دل دلیل کی وجہہ کر راجح توحید وجودی کی طرف ہوجائے تو وہ شہودیہ کو برا نہ جانے اور کسی کی طبیعت وحدت شہود کیطرف رجوع ہو تو وہ وجودیہ پر زبان طعن کی نہ کھولے۔ اور گمراہ بنانے اوسکی تکفیر نکرے جیساکہ علامہ ربانی محمد بن علی شوکانی رحمہ نے بعد چالیس سال کامل کے تکفیر سے شیخ اکبر رح وغیرہ کے رجوع کیا۔ ہان لیکن بعض مقلد صوفی ناواقفیت سے ایک طرف غلو کر بیٹھتے ہین فرق مراتب کا نکرکے قدم جادۂ اعتدال سے نکال کرکے عابد کو معبود۔ حادث کو قدیم۔ ملوث کو منزہ۔ حلال کو حرام نجس کو طاہر

معلوم کرتے ہین پس جو شخص ایسا اعتدال سے بڑھا ہوا فرقہ وجودیہ سے ہوئے
وہ البتہ گمراہ و ضال ہے۔
اسی طرح توحید شہودی والے تقلیدًا وائرۂ احتیاط اور اعتدال سے قدم باہر
نکال کرکے ایک جماعت صوفیہ کو گمراہ وضال وکافر کرکے یاد کرتے ہین وہ
لوگ بھی قابل طعن و ملامت کے ہین۔
پس جو شخص زمرۂ وجودیہ سے شرع کی قید رکھتا ہو۔ آدمی کو نماز و روزہ و تلاوت
قرآن اجتناب شرک و بدعت خوف و رجا تقوٰے و صلاح کی طرف بولاتا ہو
اوسکی شان مین زبان طعن کی اور لب کو ساتھ تکفیر اوسکے نہین کھولنا چاہئے
وہ الحاد و زندقہ سے دور ہے۔ ہان اگر وہ امت کو فسق و فجور کی طرف دعوت کرتا ہو
اور لوگون کو اباحت اور الحاد کیطرف بولاتا ہو تب وہ البتہ قابل تکفیر و تضلیل
کے ہے تاہم تکفیر مین احتیاط چاہئے اگر کسی مین چند وجوہ کفر کے ہون اور ایک
وجہ عدم کفر کی ہے تو مفتی کو عدم کفر پر فتوٰے دینا چاہئے۔ لیکن جسوقت قائل خود تصریح
وجہ کفر کی کرے تو مجبوری ہے فتاوٰے ہندیہ مین ایسا ہی مرقوم ہے یہی مذہب ہے
علامہ شوکانی اور دیگر علماء ربانی کا۔
لیکن جو اولیاء اللہ قائل وحدت وجود کے ہوگزرے ہین اونکو ہرگز تحقیر و اہانت
کی ادا سے نہین دیکھے۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ الخ
بلکہ اولٰے و انسب یہ ہے کہ عوام کو نفیًا و اثباتًا اس مسئلہ مین گفتگو ہی نہین
کرنی چاہئے محض سکوت چاہئے کیونکہ عقل ہر کس کی رسا نہین ہے حق کو
باطل۔ باطل کو حق سمجھنے لگتی ہے۔ در انحالیکہ یہ مسئلہ ضروری مسائل دین سے نہین

پس جو شخص کہ علم و زہد سے آراستہ نہیں ہی اتباع شریعت کے نور سے نہیں
چلتا ہی مثل شتر بے مہار ہی کہ اسے نہ حرام حلال کا اوسکو خیال ہی نہ شرک و بدعت
سے اوسکو [illegible] دل و زبان سے غرض ہی نہ احسان سے سروکار ایسون
[illegible] میں کلام کرنا اور کلام بے ادبانہ زبان سے نکالنا زندیقیت
والحاد مشہور ہو گیا ہی صوفیہ کرام ایسونکو شہر سے نکالدینے کا حکم کرتے ہین
یا خود اوس شہر سے چلا جانا بتلاتے ہین۔ ارباب مشائخ نے فرمایا ہے کہ ایسون
کی صحبت اور سایے سے ایسا بھاگے جیسا کوئی شیر سے بھاگتا ہے وہ مجسم الحاد
ہے اہل ظاہر کو سوائے قتل کے چارہ نہیں ہے۔

لطائف اشرفی مین ہی کہ قدوۃ الکبرا فرماتے ہین کہ ولی اللہ ہونے کے لئے
علم ضرور ہی جاہل ولی اللہ نہین ہو سکتا ہی۔ دوسرے ولی اللہ ہونے کے لئے دنیا
سے منفصل ہونا واجب ہی۔ جب دنیا سے الگ تھلگ رہیگا تب البتہ اللہ مین ملیگا
شبلی رح ارشاد کرتے ہین کہ طہارت صورت انفصال کی ہی اور نماز مقام اتصال
ہے جو شخص وضو مین تمام مخلوقات سے امید منقطع نہین کریگا نماز مین درجہ اتصال
کا اوسے حاصل نہین ہوگا۔

لطائف اشرفی کے دوسرے مقام مین ہی کہ ولی کے لئے اگر چراغ علم کا نہوگا
تو خیر کو شر سے فرق نہ کر سکے گا اور صحرا مین گمراہی کے اور میدان مین کدورت کے
متحیر ہوگا اور مراد علم سے علم وراثت ہے نہ علم دراست العلماء ورثۃ الانبیاء
اور علم وراثت محض فضل الہی اور عنایت نا متناہی سے حاصل ہوتا ہی۔
مخدوم آخی جمشید راجگیری جو ہر دو اپنے شاہ بوعلی قلندر رح کے مرید ہین

اور بھی اپنے مخدوم جہانیان جہان گشت کے خلیفہ ہین قنوج مین اونکا
مزار ہے اونکا قول ہے کہ اللہ تعالے نے ہرگز ہرگز کسی جاہل کو ولی اپنا نہین
بنایا ہے قرآن مین موجود ہے واعرض عن الجاہلین جاہلون سے اعراض
واجب ہے صحبت بدکارہ تیرہ می کند دیگ سیہ جامہ سیہ می کند اونکا یہ
بھی قول ہے کہ بعض مرد ہین اور بعض نصف مرد ہین اور بعض لاشے ہین مرد واصل
الے اللہ مرد ہے مرد جو طلب اللہ مین ہے وہ نصف مرد ہے مرد جو طلب دنیا مین ہے
کچھ بھی نہین ہے وہ آدمی فرماید کہ طالب صادق را باید کہ قدم در متابعت شریعت
حضرت رسالت صلعم زند و در اعمال پیروی او کند و آنچہ وے صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است از ان بیا بر سوزنے تجاوز نہ نماید و ہمیشہ بر جادہ سنت مستقیم باشد
و اگر کسے برہوا پرد یا بر دریا برود یا در آتش در می آید و خارق عادت بخلق می نماید و فریضہ
از فرائض اللہ عمداً ترک کند یا سنتے از سنن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نقصان می کند بدانکہ او شیطان و ضال و مضل است و کرامت نمودن او استدراج
است و در دعوی کذاب است اتقوا من الصوفیۃ الجھلۃ فانھم لصوص
الدین وقطاع طریق المسلمین یعنی بچاؤ اپنے کو صوفیہ جاہل سے تحقیق کہ
وہ لوگ چور ہین دین کے اور ڈاکو ہین اسلام کے ہے جنگ و جدال از
درون و رنگ اسبال از برون ٭ دام ذر دان در ضمیر و مرشد ہاں در خطاب
رباعی جان عزیز وست ہر چہ کنی عمر ضائع است ٭ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ٭ علمیکہ رہ بحق نہ نماید جہالت است
شیخ محی الدین ابن عربی جو خلیفہ ہین علی جامع کے اور علی جامع خلیفہ

ہین پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ متبع سنت قامع بدعت
کمال زہد وورع سے متصف تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
سے اونکی ملاقات ہوئی۔ دونون باہم ہمکلام نہین ہوئے ایک نے دوسرے کو غور سے
دیکھا جب دونون علحدہ ہوئے تو لوگون نے شیخ مخدوم شہاب الدین سہروردی
رح سے اونکے بارے مین پوچھا۔ فرمایا شیخ محی الدین بن عربی کو ایک مرد ایسا پایا
کہ سر سے قدم تک اتباع رسول مین غرق ہی۔ اور شیخ رح کے بارے مین محی الدین
بن عربی رح سے پوچھا فرمایا وہ حقیقتون کا دریا ہی۔ جامی رح نے مناقب اولیا
مین لکھا ہی کہ شیخ محی الدین بن عربی ھو شیخ بحر الحقائق وخاتم
الاولیاء۔ حقیقتون کے دریا کا وہ شیخ ہی اور آخر اولیاؤن کا ہی۔
سعد الدین حموئی کو لوگون نے پوچھا کہ ابن عربی رح کو کیسا پاتے ہو۔ فرمایا
بحر مواج ہی جسکا کنارہ نہین۔ پھر کہا کہ سہروردی رح کو کیسا پایا۔ فرمایا وہ سراپا
نور ہے اتباع رسول کا نور اوسکی پیشانی سے چمکتا ہے۔ شیخ احمد ولی اللہ رح
محدث دہلوی بھی اونکی تکفیر کے قائل نہین ہین۔ بااین ہمہ چونکہ عوام مین کتاب
لکھکر وحدت وجود کے مسئلے کے متعلق گفتگو کی ہے اور الفاظ نامناسب بولے
ہین جو استقامت عالی ظرفی کے منافی ہے اگرچہ تاویل سے برارت اچھی طرح سے
ہو جاتی ہے پھر بھی ایک جماعت صوفیہ کرام کی اونکی تکفیر پر فتوے دے رہی ہی
جامی رح نے کہا کہ بہت سے فقہا وعلماء ظاہر شان مین اوسکے طعن کرتے
ہین اور ایک جماعت صوفی کی اور تھوڑے سے فقیہ اونکی بزرگی کے معترف ہین۔
شیخ موید الدین جندی رح شارح فصوص الحکم مین فرماتے ہین بعضے

در تکفیر و تضلیل شیخ مبالغہ دارند شیخ اوحد الدین کرمانی بڑے بزرگون سے ہین گو شہود یہ تھے لیکن چونکہ جمال مطلق کو مقیدات صور مین مشاہدہ کرتے تھے اسلئے شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے فرمایا کہ نام اسکا میرے سامنے مت لو مبتدع ہے۔ حسین بن منصور حلاج طبقہ ثالثہ سے ہین اگرچہ وہ اچھی حالت کے شخص تھے۔ چنانچہ ابو سعید ابو الخیر یکے از متاخرین گفتہ کہ او در علو حال است شیخ الاسلام ہروی رح اوسکی شان مین متوقف ہے۔ جنید سید الطائفہ رح نے فتوائے قتل کا دیا ہے۔ نظام الدین اولیا رح نے کہا کہ حسین بن منصور حلاج اگر وہ عالم صحویت مین ہوتا اوس سے ایسا امر صادر نہو تا کیونکہ جسکو صحویت ہے اوسکو انا کا خیال نہین رہتا ہے۔ حضرت شبلی رح نے حسین بن منصور حلاج کی تعریف کی ہے۔ غرض بعضے متفق بھی ہین اور زیادہ تر مختلف ہین۔ چونکہ ان حضرات سے بے اعتدالی ہوتی گئی ہے۔ اسلئے باوجود تقوے واخلاص کے بھی مقبولیت عام کے درجے سے گرے ہوئے ہین۔ پھر کیا حال ہوگا اونکا جنکو نہ زہد ہے نہ تقوے نہ وہ صحیح ایمان ہے نہ ذائقہ احسان کا اوسنے چکھا ہے نہ باطن زندہ ہے نہ ظاہر ستودہ ہے۔ صرف صوفی کی زی مین آکر کے ہر جلسہ ہر موقع ہر محفل مین کچھ نہ کچھ وحدت وجود کی گا لیتے ہین بلکہ اچھا کچھ کہہ لیتے ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتقاد کو ضروریات دین مین شمار کرتے ہین اور براہ ثواب کلمہ خیر کی مشاقی کرتے ہین نعوذ باللہ من ذلک۔ حالانکہ حقیقی صدی شیخ محی الدین اکبر رح کے زمانے مین اسکی اشاعت ہوئی اگر یہ بات دین کی ضروریات سے ہوتی تو صحابہ کرام تابعین تبع تابعین۔ ائمہ اربعہ و دیگر صلحا سے سادات

واولیاءاللہ صاحب صحو واستقامت بھی اس سے حظ وافر اوٹھاتے۔
منصور کے قتل کے وقت حضرت جنید سید الطائفہ رہتے لوگون
نے کہا کہ فتوے پر دستخط نفرمائیے تاویل ممکن ہو۔ فرمایا کہ اب محل تاویل کا
باقی نرہا فتوے پر یہ لکھدیا کہ نحن نحکم بالظاھر او بظاہر حال
کشتنی ست وباطن را خدا داند۔ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ فرماتے
تھے کہ ایک شخص مولوی عبدالباعث وجودی مشرب کے تھے وہ اپنے
والد سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ
ساتھ ایک بھاری جماعت صوفیہ وعلما رکے بیٹھے ہین۔ جماعت علماکی
داہنے جانب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ اور جماعت صوفیہ کی بائین
جانب علمائکے ہے۔ کمال دلیری سے حضور مین سرور کائنات کے شکایت
کررہے ہین کہ حضرات صوفیہ نے شریعت کو آپکی بے رونق کردیا۔ ہزارون
بدعت کو ان لوگون نے رواج کردیا ہو اور لب کوساتھ دعوے وحدت
وجود کے کھولاہے اور ایک عالم کو گمراہ کررہے ہین۔ علما شکایت کررہے ہین
صوفیہ نہایت نجالت وشرم سے نیچی نظر کئے ہوئے ڈررہے ہین اور سرنگاہ کئے
باوجود وقوع قصور کے بمقتضای حیا کے کچھ نہین کہتے ہین۔ علماکی اس خصوص
مین جرأت ودلیری براہ اصالت وحقانیت کے ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا سکوت محض براہ محبت صوفیہ کے ہے لیکن وہ صوفی عالم جسکا ظاہر و
باطن آراستہ ہو وہ البتہ کمال مدارج کے اشخاص ہین اور خلاصہ مخلوقات
کے ہین۔

اجتناب بدعت اور اتباع شریعت سے طریقت منکشف ہوتی ہے

منازل السائرین کی شرح تسنیم المقربین شیخ محمد طاہر رحمہ
سے ہے اوسکے صفحہ ۱۷۱ مقامات ولایت مین یون لکھا ہے کہ ولایت مین محبت کی
ضرورت ہے اور وہ محبت اوگتی ہی اللہ کے احسانات پر غور کرنے سے اور قائم رہتی
ہے اتباع سنت سے اور کم کھانے سے روز بروز زیادہ ہوتی ہے۔ خواجہ
عبدالخالق غجدوانی کا قول ہی فناے نفس اوس شخص کا معتبر ہے کہ
اللہ کی راہ مین چلتا ہے داہنے ہاتھ مین اوسکے قرآن خدا عزوجل کا ہو
اور بائین ہاتھ مین اوسکے سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو پھر ان
دونون کی روشنی مین راہ کو طے کرے۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند
محمد بن محمد بخاری رح کا قول ہی کہ ہر حالت مین اللہ کے امر و نہی کے مصلے
پر قدم جمائے رکھو اور ہمیشہ عمل کرنے مین عزیمت وسنت کا خیال رکھو۔
بدعت و رخصت کے گرد نہ پھرو۔ ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال
احوال افعال کو پیش نظر رکھو جو بات حضرت صلعم سے نپاؤ تو اونکے صحابہ کے
اخبار و آثار مین ڈھونڈھو۔ آپ کا قول ہی کہ میرا طریقہ مضبوطی سے متابعت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈوری کو پکڑنا ہی۔ اور صحابہ کرام کے افعال و آثار کے
ساتھ اقتدا کرنا ہے کیونکہ اس طریقہ مین تھوڑے عمل سے کام زیادہ نکلتا ہی
لیکن حضرت کی پیروی کا خیال رکھنا بھاری کام ہے جو کوئی اس طریقہ سے
روگردان ہوا اوسکے دین کی صحت مین کلام ہے۔ جتنے صوفی عالم ہوگزرے ہین

اونکو اتباع رسول الثقلین مین ثابت قدم پائیگا - امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ
علیہ جسطرح علم فقہ و قران مین امام تھے اوسیطرح زہد و عبادت و تقوے و
اخلاص مین بھی یگانہ روزگار تھے - ایک دن آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین
مین پھنسا ہوا پایا فرمایا ہوشیار رہکے چل تا گرے نہین اوسنے جواب دیا
کہ زیادہ آپ کو ہوش گوش سے کام لینا چاہیئے - مین اگر گرا تو اکیلا گرا
آپ اگر پھسلے تو سیکڑون کو لے مرے جو آپ کے مقتدی و پیرو ہین پھر
کا اوٹھنا دشوار رہیگا اور اوٹھنا اکیلے کچھ دشوار نہین ہی - امام صاحب
علیہ الرحمۃ کو تعجب ہوا اور فوراً اپنے احباب و شاگردون کو نصیحت و نصیحت
فرمانے لگے کہ اگر کسی مسئلے مین تملوگونکو شک ہوا اور میرے کہے ہوئے
کے خلاف مین تمھارے پاس دلیل روشن ہو اوس مین میری تابعداری نکرو
اور میری تقلید مین اپنی تحقیقات پر عمل کرنے سے باز نرہو - اسی حکایت کو
دیکھکر کے شیخ عارف فرید الدین عطار رح نے فرمایا ہی کہ یہ قول امام
صاحب علیہ الرحمۃ کا کمال انصاف کی خبر دیتا ہی - اسی بنا پر ابو یوسف رح
و محمد رح کے پاس سیکڑون مسئلے ایسے ہین جس مین امام صاحب کے وہ لوگ
خلاف مین ہین انتہی -

اس بنا پر حنفی یکتا وہی شخص ہے کہ جو اتباع دلیل کی کرتا ہی اور پیروی مین
قال و قیل کے نہین رہتا ہی - احیاناً اگر کوئی مسئلہ صریح حدیث رسول
الثقلین کے خلاف ہو تو اوس مسئلے مین حدیث کو چھوڑکر کے پیروی کسی
فقیہ علیہ الرحمۃ کی کرلی گویا جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف

مین سعی کرنی ہے - آپ کی ذات با برکات مجمع زہد و عبادات اس سے بری ہے آپ نے صاف فرمادیا ہے اذا صح الحدیث فھو مذھبی جب حدیث صحیح ہوجاوے تو وہی ہمارا مسلک ہے - معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کہان آپ کو ڈھونڈھون - فرمایا ابو حنیفہ کے علم مین کیونکہ علم اوسکا اتباع دلیل اور ترک تقلید ہے - پس جو شخص نیکون کو بدنام کرنیوالا نام کا حنفی باوجود صحیح ہوجانے حدیث کے پیروی رسم ورواج کی نہین چھوڑتا ہے اور پیر و درویش کی راے کی تقلید کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا ہے وہ علماء محققین اور صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک ہرگز وہرآئینہ امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو اور مقلد نہین ہے کیونکہ ایسا شخص شریک رسالت مین کرتا ہے - اور محققین مذہب حنفی نے شرک وبدعت کی ایسی جڑ کاٹی ہے کہ کسی مشرک کو اور کسی بدعتی کو حنفی کہنے کی جرأت نہین رہی اور نہ ہوگی - باین ہمہ جو شرک کرنیوالے اپنے کو حنفی کہتے ہین وہ اس مصرع کے مصداق ہین ؎
بدنام کنندۂ نکونامے چند - ایسے ہی حنفی کو پیران پیر علیہ الرحمۃ غنیۃ الطالبین مین سخت ودرشت لکھ گئے ہین لا ریب وبے شبہہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالے کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی رہتے ہوئے اوسکو چھوڑ کر کسی کی راے کی پیری کرین - اور رسم ورواج جو مخالف دین اسلام کے ہے اوسپر اڑے رہین کیونکہ ولایت نام ہے فنا ہوجانا اللہ کے ساتھ کمال اتباع رسول کی برکت

سے جب اطاعت رسول کے موقع پر کہ وہ عین اطاعت خدا کی ہو زید و عمرو و بکر
کا خیال دل میں باقی ہے تو فانی فی اللہ باقی باللہ نہیں ہوا اسی باعث

این طائفہ اندا اہل تحقیق ؛	فانی ز خود و بدوست باقی ؛
باقی ہمہ خویشتن پرستند ؛	دین طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛

بدعت ضلالت ہی اولیا اللہ رح کی شان سے بہت بعید ہی

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رح کہ نام اونکا محمود ہے آپ خلیفہ نظام الدین اولیا رح کے ہیں۔ ایک روز حضرت نظام الدین اولیا رح کے یہان سمع شروع ہوا شیخ اوٹھہ کھڑے ہوئے۔ یارون نے روکا فرمایا کہ خلاف سنت ہے یارون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔ کہا فعل پیر کا حجت شرعی نہین ہے۔ دلیل کتاب و حدیث سے چاہیئے یہ رد و کد یہانتک پہونچی کہ حضرت نظام الدین اولیا سے اس قصے کو لوگون نے کہا آپ نے فرمایا کہ شیخ نصیر الدین دہلوی کا قول صحیح ہے۔ میرا فعل حجت شرعی نہین ہے۔ سیر الاولیا مین ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس سمع مین مزامیر و تصفیق نہ تھا بلکہ سمع سے بھی یارون کو منع کرتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ خوب نہین ہے۔
شیخ چراغ دہلوی رح پابند سنت کے بغایت تھے۔ آپ کا قول ہے کہ ایمان کے بچانے کی فکر مین ہمیشہ رہنا چاہیئے نہ کرامت و خرق عادات کے پیدا کرنے کی فکر مین۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے زیر حدیث
ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك السنة خير

من احداث نبدعۃ کے لکھا ہو کہ جب نئی بات کا دین مین نکالنا بمنزلہ سنت کے اوٹھانے کے ہے تو اس بنا پر سنت کو جاری کرنا بدعت کی جڑ کا ٹنا ہے پھر بعد اسکے ارشاد کرتے ہین کہ تھوڑی پیروی سنت کی کرنی بدعت حسنہ کے ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ سنت یعنی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت کے کرنے سے تاریکی قلب پر طاری ہوتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کا پائخانے جانے اور استنجا کرنے مین آداب سنت کا لحاظ رکھنا بہتر ہے اوسکے لئے مدرسے اور مسافرخانے کے بنانے سے۔ کیونکہ سالک یعنی صوفی سنت کے آداب کے برتنے مین تقرب کے مقامات مین ترقی کرتا ہے اور سنت کے چھوڑنے سے دن بدن تقرب سے خدا کے گرا جاتا ہے۔ حضرت مرزا مظہر جانجانان رح نے فرمایا ہے کہ حتے الوسع بدعت سے اپنے کو بچانا چاہئے اور ہر حال مین عمل کتاب وسنت پر چاہئے۔ آپ یہ فرماتے ہین کہ جو حدیث نظر سے گزرے اوسپر ہمیشگی کے ساتھ عمل کرو۔ اور نہ جہانتک کرسکو کرتے جاؤ اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی مرتبہ ہوتا اوس حدیث پر عمل کرنے کے نور سے محروم نہ رہو۔ آپ فرماتے ہین کہ اس بدعت عرس وغیرہ کا مقید نہین ہونا چاہئے کیونکہ کرنے مین اس فعل کے دینی قباحت بہت ہے ایکدن ایک خلیفہ کو آپ نے خرقہ دیا فرمایا کہ اس خرقے کو عورتون کے حیض کے لتے سے بھی کم جانتے ہین لیکن چونکہ عادت مشائخ سلف کی ہو کہ وقت رخصت کے خرقہ دیتے ہین ہم نے بھی دیا۔ ہم نے براہ ثواب کے اس خرقے کو نہین دیا ہے۔ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ اکثر فرماتے تھے کہ بڑون کی اس راہ مین

کامیابی موقوف استقامت پر ہی کہ کرامت سے بھی مرتبہ اسکا زیادہ ہے ؎
براہل استقامت فیض نازل میشود منظہر ٭ نمیدانی تجلی گر دگر ٭ طور میگردد ٭
کشف کی اس راہ مین ضرورت نہین ہی اور کرامت کا کچھ اعتبار نہین ہے
نہ تو وجد اور سمع کی مرتبہ ولایت مین قدر وقیمت ہے - اور نہ عرس اور نہ
چراغان کی کچھ وقعت ہے الخ معمولات مظہریہ

اللہ پاک کی محبت اور اوسکے درگاہ کے تقرب مین جناب رسالت مآب صلے
اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا سارا ظہور ہے - جنھون نے شریعت محمدیہ کی فرمانبرداری
کا بیڑا اوٹھایا اونھین کا بول بالا ہے - کسی نے شریعت احمدیہ کو مخاطب کرکے
کیا خوب فرمایا ہے ؎ روزم تو بر فروز و شبم را تو نور بخش ٭ کاین کار ست
کار مہر و آفتاب نیست ٭ بے حلقہ کمند سر زلف نیکوان ٭ گر کعبہ میروم دعا
مستجاب نیست ٭

مولانا ابو الحسن نقشبندی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ عجالہ نافعہ مین نسبت بدعت
کے یون فرماتے ہین کہ جس چیز کا ماخذ کتاب وسنت اور اجماع امت نہو وہ
بدعت ضلالت ہی - اور فاعل اوسکا ضال ہے - قاضی ثناء اللہ پانی پتی
علیہ الرحمۃ مالابد منہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جس کسی کا قول برابر
بال کے بھی مخالف صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہو اوسکو پھینکدو وہ قول
مردود ہے - مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰
مین لکھتے ہین کہ بدعت کو رواج دینا گویا دین کی خرابی مین کوشش کرنا ہی -
اور بدعتی کی تعظیم کرنی گویا اسلام کی عزت برباد کرلی ہے - آگے اسی مکتوب مین

فرماتے ہین کہ فقیر اس مسئلے مین اونلوگون کے ساتھہ موافقت نہین کرتا ہے
اور ہم کسی فرد کو بدعت کے بدعت حسنہ نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ بدعت مین
ہم سیواے تاریکی اور کدورت کے کوئی چیز نہین پاتے ہین جسکی طبیعت چاہے
سنت کا نور لوٹے اور جسکا دل خواہش کرے وہ بدعت کی ظلمت کو جمع کرے
جسکی طبیعت چاہے اللہ والون مین آملے۔ اور جسکو پسند ہو شیطانونکی جماعت
مین داخل ہوئے لیکن خوب جان لو کہ شیطانونکی جماعت گھاٹے مین رہیگی
اور اللہ والے اپنا بیڑا پار لے جاوینگے۔ اس زمانے کے صوفی اگر انصاف
کو راہ دین اور اسلام کی ضعیف حالت اور کثرت سے کذب کے شایع ہونے
کو بغور ملاحظہ فرمائین تو یقین ہے کہ سنت کے سیوا مین تقلید اپنے پیرون
کی نہین کرین۔ اور نئی نئی دین مین نکالی ہوئی باتون کو اپنے پیرون کی پیڑی
کا بہانہ کر کے عمل مین نہ لاوین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
مین البتہ نجات ہی اور موجب برکات ہے این کار دولت ہست کنون تاکرا دہند
اور تقلید مین غیر سنت کے تمامتر خطرہی خطر ہے۔ میرا کام کہدینا ہے۔ تمام
ہوا ترجمہ قول کا مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے۔

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے ۹۰ مکتوب مین فرماتے ہین کہ
جہانتک قوۃ بشری کام دے پیروی کو صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے نہین دینا چاہیے
اور بھی بدعت اور بدعتی کی صحبت سے پرہیز رکھنا چاہیے اور ایسی کوشش کرنی
چاہیے کہ ہمیشہ حضوری اللہ کی بے مزاحمت اغیار کے حاصل کرو۔ اور مکتوب ۱۵۹
مین یون ارشاد فرماتے ہین کہ میرے بزرگان کے طریقہ کا خلاصہ اور لب لباب

یہ ہی کہ سالک تابعداری مین سنت کے ڈوبا ہو اور بدعت سے دور بھاگتا ہو عجز و
نیاز گریہ وزاری درگاہ خداوندی مین کرتا ہو اور اللہ پاک کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو
کیونکہ حدیث قدسی مین وارد ہے انا عند ظن عبدی بی۔ جیسا حسن ظن
اللہ کے ساتھ بندہ رکھے گا عجب نہین کہ ویسا ہی معاملہ خدا اوسکے ساتھ فرماسکے
سے می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ؛ ای کہ دُر ساختۂ قطرۂ بارانے را فقط کہا ہے
ترجمہ عوارف المعارف مین ہی کہ جمیع اہل ایمان پر واجب ہی کہ سنت
کو جاری کرکے سچے دین کی مدد کرین۔ اور بدعتی کے مکر کو کھول کرکے باطل
کارد فرمائین۔ اسکے بعد اسی مقام پر حضرت شیخ سہروردی علیہ الرحمۃ بدعت
کے ضلالت ہونیکی حدیث کو جو صحاح ستہ وغیرہ مین ہے شد ومد سے بیان
فرماکرکے لکھتے ہین کہ اگر کوئی مہوس مبتدع دعوی کرے کہ طریق مستقیم
یہ ہے یعنی اپنی بدعت کی راہ کو صراط مستقیم قرار دے اور اوسی طریقہ کی طرف
خلق خدا کو بولاوے تو نزدیک عاقلون کے قول اوسکا مسموع اور مقبول نہوگا
غنیۃ الطالبین مین پیران پیر علیہ الرحمۃ کے ہے کہ بدعتی جس راستے
سے گزرے اوس راستے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ سہل بن عبد اللہ رح کا قول ہے
کہ جسنے صحیح کیا ایمان کو اور خالص کیا توحید کو تو اوسکی شان یہ ہی کہ مبتدع یعنی
بدعتی کو جلسے مین جگہ نہ دے اور نہ اوسکی شرکت کسی امر مین کرے اور نہ اوسکو
ساتھ کھلاوے۔ اور جو قبول کرے دعوت مبتدع کی اللہ سلب کرلیتا ہی اوسکے
قلب سے نور ایمان کو اور جو اہانت کرے بدعتی کی بے غم کریگا اللہ اوسکو فزع
اکبر سے یہ سب روایتین حقائق التفسیر مین ہین من شاء فلیطلع فلیرجع الیہ

شیخ عبداللہ بن نوح بن آدم حنفی نقشبندی جواھراللغات کے
باب الباء مع التاء مین لفظ بدعت کے نیچے فرماتے ہین کہ بدعت کی دو قسم
ہے حسنہ اور سیئہ - بدعت حسنہ اون اعمال کو کہتے ہین کہ بعد زمانہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے نکلے ہون اور رفع سنت کی اوس
سے نہ ہوتی ہو اور بدعت سیئہ وہ بدعت ہے کہ بعد زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے نکلی ہو اور اوس سے افعال سنت مین خلل واقع ہوتا ہو - اس خصوص مین
حضرت شیخ احمد کابلی قدس اللہ سرہ کا یہ قول ہے کہ مین کسی بدعت
مین حسن اور نورانیت کو نہین پاتا ہون بلکہ ہر بدعت مین ظلمت اور کدورت کو
محسوس پاتا ہون - اگر ہم مان بھی لین کہ بدعتی کا فعل دنیا مین ضعف بصارت
کی جہت سے لوگون کے قبیح نہین دکھلائی دیتا ہے تو قیامت مین ضرور خسران
وندامت کا سامنا ہے ؎ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ٭ کہ باکہ باختہ
عشق در شب دیجور -
حسان رح نے کہا ہے ما ابتدع قوم بدعة فیدین بھا الا نزع
اللہ من سنتھم مثلھا ثم لا یعید الیھم الی یوم القیامة انتہے کلامہ
نقل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی سلطنت کے زمانہ مین جب
ترویج دین کی اور احیاے سنت کی کرینگے ایک عالم بدعتی مدینہ کا تعجب
کریگا اور کہیگا کہ بددینی پھیلاتا ہے - حضرت امام مہدی علیہ السلام اوسکے
مارنے کا حکم نافذ کرینگے اور اوسکی بدعت نکالی نہوئی جسکو وہ حسنہ سمجھتا
تھا سیئہ کرکے تعبیر کرینگے - مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ

معاصر نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کے تھے رد انواع بدعت اور بیان آداب سنت
مین ایک رسالہ آپ نے لکھا ہے نصاب الاحتساب اوسکا نام ہے وہ رسالہ
قابل دید ہے۔ حضرت نظام الدین اولیا اونکی تعظیم مین کمال مبالغہ فرماتے تھے مولانا
کے مرنے کے وقت شیخ نظام الدین اولیا تشریف لائے مولانا نے اپنی
دستار کو اونکے بیٹھنے کو بچھوا دیا شیخ نے اوسکو سر پر رکھا آنکھ مین لگایا
اور تاسف کیا فرمود کہ یکذات بود حامی شریعت حیف کہ آن نیز نماند۔ رباعی
صد حیف ز بزم دوستداران رفتند ٭ سیمین بدنان و گلعذاران رفتند ٭
چون بوئے گل آمدند بر باد سوار ٭ در خاک چو قطرہ ہائے باران رفتند ٭
شیخ نظام الدین اولیا رعلیہ الرحمۃ چونکہ سمع سنتے تھے اور آپ سمع کو بدعت
کہتے تھے اسی جہت سے جناب مولانا رح شیخ علیہ الرحمۃ پر تعریض فرماتے تھے
اور نظام الدین رح اولیا ہمیشہ نہایت معذرت و ندامت ظاہر کرتے تھے حالانکہ
جس شرط و آداب سے آپ بلا مزامیر و معازف کے سمع سنتے تھے وہ ہمارے
خیال مین بدعت نہ تھا۔ ہاے آجکل جو بلا رعایت شرائط و آداب کے مزامیر
کے ساتھ سمع سنتے ہین یہہ بالکل حرام ہے یہ اولیا ءاللہ صاحب استقامت
کی شان سے بہت بعید ہے میر سید ابراہیم بن معین عبد القادر الحسنی
الایرجی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۵۳ھ کو شیخ رکن الدین نے عرس کے دن
قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے تکلیف حاضری کی سمع کی مجلس مین
دی فرمایا آپ جائیے اور متوجہ ہو جئے دیکھیے کہ خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ
کیا فرماتے ہین اونھون نے ایسی ہی کیا جسوقت صوفیان و قوالان جوش و

خروش مین آئے۔ خواجہ نے فرمایا کہ یہ بدبخت سب بیفائدہ میرے دماغ کو تکلیف دیتے ہین اور وقت کو ضائع کر رہے ہین۔ شیخ رکن الدین میر صاحب رح کی خدمت مین واپس آئے میر صاحب ہنسنے لگے اور فرمانے لگے کہ مجھے اب معذور رکھئے۔ خواجہ میر درد رح بہار الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہین تقصار جیود الاحرار مین آپ کا تذکرہ خیر یون ہے اقرار مسئلہ وحدت وجود را بے ادبی سیفر ماید و مسئلہ وحدت شہود را بتقریر ملتوی نشان می دہد ہر جا دم اتباع سنت زدہ و دامن خلوص محمدیت گرفتہ منکر بدعات است و قامع ضلالات آسمان اگر ہزار چرخ زند مشکل ست کہ چنین صاحب کمالے بہم رسد۔ مولانا شاہ عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تقصار جیود الاحرار مین ہے کہ آلہ بود از آلات اذاعت سنت و جارحہ بود از جوارح اضاعت بدعت و اماتت محدث الخ حسن بن علی جورجانی رح کا قول ہے کہ جمیع طرق الی اللہ و اقرب و العذب سے اتباع سنت ہے قولاً و فعلاً عرفاً و قصداً و نیۃً اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وان تطیعوا تہتدوا کسی نے پوچھا رستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا بدعت سے دور رہنا اور اتباع کرنا اون امور کا جنپر عمل صدر اول مین علماء اسلام کا تھا الخ۔ خیر الخیرہ شیخ محی الدین بن عربی علیہ الرحمۃ فتوحات کی باب ۱۰۱ مین فرماتے ہین کہ پیران مثل پیمبران اند در نیابت حق پس ایشان نواب حق اند در زمانہ خود ولیکن مر ایشان را حفظ شریعت باشد بر سبیل عوام نہ احداث شریعت بخلاف پیمبران یعنی پیران طریقت اگرچہ نائب خدا کے ہین انکا کام شریعت کا محافظت کرنا ہے نہ کہ شریعت مین کوئی نئی بات نکالنا۔

شرائط الوسائطین کلام صاحب المرصاد کا شاہ تراب علی قدس سرہ نے
نقل کیا ہے فرماتے ہین کہ شیخی کے لئے بیس صفت کا کمال کے ساتھ ہونا شیخ مین
ضروری ہے - اول اوسقدر علم کہ جسقدر جاننا اوامر و نواہی سے شریعت کے
ضروری ہے - دوم عقائد اوسکے اہل سنت وجماعت کے سے ہون اور بدعت سے
محترز و مجتنب ہو کسیطرح حیلۃً و صریحۃً بدعت کا مرتکب نہو الخ - بدعت کا درجہ
سب گناہ کبیرہ سے بڑھکر ہے شرک سے نیچے ہے - کبیرہ گناہ کرنیوالا گناہ
جان کرکے کرتا ہے اگر گناہ کو گناہ نجانے تو کفر ہے اور جب گناہ کو گناہ
نہین جانتا ہے تو توبہ بھی نصیب نہین ہوگی کیونکہ وہ مطئین ہے کہ ہم کار
ثواب کرتے ہین - بدعتی بھی بدعت کو گناہ جان کرکے نہین کرتا ہے اسلئے
بدعت کا درجہ سارے فسق سے زیادہ ہے - عرباض بن ساریہ سے روایت
ہے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ اپنے کو بدعت سے بس تحقیق سب نئی بات ضلالت
ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے - احمد و بزار کی روایت مین
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ایجاد کیا کسی نے بدعت کو مگر اوٹھایا
گیا مثل اوسکے سنت سے پس حضرت کے طریقے کو مضبوط پکڑے رہنا نئی بات
دین مین نکال لینے سے بہتر ہے - طبرانی کی روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت
صلعم نے کہ نہین نکالی کسی امت نے نئی بات دین مین بطور خود بعد نبی کے
لیکن اوسی قدر سنت کے طریقے کو ضائع کیا - مسلم شریف مین جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلعم نے کہ اچھی باتون سے اللہ کے
کتاب اللہ قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کی ہے اور سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ابن ماجہ
ابن ابی عاصم کتاب السنۃ مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ
فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ صاحب نے انکار کیا ہے بدعتی کے
عملون کو قبول کرنے سے یہانتک کہ چھوڑ دے بدعت کرنا۔ اور
عقائد التمهید مین مذکور ہے کہ بدعت نہین واجب کرتی ہے کفر کو
پس تحقیق واجب کرتی ہے زجر و منع کو اور واجب کرتی ہے تعزیر کو
جسطرح سے ممکن ہو۔ بعضونکا قول ہے کہ جو مداہنت کرتا ہے اہل بدعت
سے سلب کر لیتا ہے اللہ اوس سے نور ایمان کو اور حلاوت کو شریعت کے

دوسری روایت مین ہے جو اہل بدعت کو دیکھکر خوش ہوا اوسنے ہدم اسلام پر اعانت
کیا فضیل بن عیاض نے کہا جو دوست رکھے صاحب بدعت کو حبط کریگا اللہ عمل کو اوسکے اور
نکال لیگا نور ایمان کا قلب سے اوسکے المرء مع من احب جو آدمی جسکو دوست رکھتا ہے وہ اوسکا
حشر اوسیکے ساتھ ہوگا فضیل بن عیاض کا قول ہے اللہ کے علم مین جو بغض رکھتا ہے اہل بدعت
سے تو امید کرتا ہون کہ اس صلہ مین خدا اوسکی خطا کو معاف کردیگا اگرچہ قلیل ہون عمل اوسکے
زیادہ تر اہل بدعت کے بری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انھون نے اپنی جی سے مقابل اسلام کے نئی باتین نکالین
قرآن مین ہے من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه جو دین اسلام کے سوا کسی دوسرے
دین کی خواہش کرے اوسکی وہ بات مقبول نہین من احدث فی امرنا هذا فهو رد جو
دین مین نکالے نئی بات وہ بات قبول کے قابل نہین ہے۔ طرفہ یہ کہ صرف
نکالے ہی نہین بلکہ دین کے امور مین داخل کردیا تو گویا اللہ صاحب کی اتمام
شریعت مین اصلاح و ترمیم دینے لگے اور حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ

وسلم کے آگے ہوئے احکام مین گھٹاؤ بڑھاؤ کرنے لگے من کذب علیّ متعمدًا
فلیتبوء مقعدہ من النار جو ہم پر قصدًا جھوٹھ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
کرے۔ پھر جو بات دین مین نہین ہو اوسکو دین مین
داخل کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھہ تبلیغ کی تہمت دینا ہے
اللہم احفظنا۔ باوجود اسکے کہ بدعت ایسا فعل شنیع ہی اور ایسا عمل قبیح ہی
تاہم بڑی بڑی اچھی صورت والے اور اچھے مراتب والے حضرات بھی اس مین مبتلا
ہین۔ کیا شیخ کیا سید کیا گدی نشین کیا پیشوائے طریقت اس زمانے
کے ہر فریق مین یہ فعل قبیح پایا جاتا ہو الا ماشاء اللہ جنکو اللہ نے بچایا ہے
فی الحقیقت خوب کسی نے کہا ہے مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب رباعی
اے دل تو دمے بیاد رحمان نشدی ٭ وز کردۂ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی شدی و شیخ شدی و دانشمند ٭ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی
اولیاء اللہ۔ خاصان خدا۔ تورع والے حضرات شیخ کامل متبع شریعت
کا یہ کام نہین کہ بدعت کی پھٹکار اپنے پر لے اور اس امر شنیع کا مرتکب
ہو کیونکہ بدعت ضد ہے سنت کا اور سنت اون احکامات کا نام ہی جسکی طرف
صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بولایا ہے چاہے وہ وحی متلو سے ہو یا
غیر متلو یعنی حدیث صحیح سے جب اون احکامات و شریعت سے جسکو خدا
نے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
خود انحراف و اعراض کرنا اوس سبب سے ممتنع ہے اور موجب ناراضامندی
خدا کی ہے تو واسطے بر حال دیگران چنانچہ اللہ صاحب جابجا قرآن مین

صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہو لئن اتبعت اھواء ھم من بعد ما جاءک من العلم انک اذاً لمن الظالمین۔ الایۃ۔ ولئن اتبعت اھواء ھم بعد ما جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی و لا واق ۔ الایۃ ۔ سورہ انعام مین ہو وآن تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن ان ھم الا یخرصون ۝ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون ان آیتون مین ایسا انذار و تخویف و زجر ہے مومن کے لیئے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور ہوش اُڑجاتے ہین کہ جب میل کرنا اہو یہ باطلہ پراذ ملوگون کے جو مخالفت شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی کرتے ہین سول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ظلم ٹھہرایا باوجود اسکے کہ وہ سردار بنی آدم اور فخر تمام عالم کے ہین تو پھر دوسرون کا کیا پوچھنا ہے ۔ دوسرون کو بغیر اتباع سیدالمرسلین کے چارہ نہین ہے اور بغیر قدم بقدم انکی پیروی کے گریز نہین ہے ۔ فخر ہے تو انکی امت مین ہونے کا ۔ ناز ہے تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا امید ہو تو اللہ کے فضل اور انکی شفاعت کی ۔ بیم ہے تو انسے انحراف کرکے بُری موت مرنے کی ۔ رباعی ؎

ہرچند نہ برگے نہ نوائے دارم	درزاویۂ خمول جائے دارم
آثار محبت رسول الثقلین	در سینہ بہشت دلکشائے دارم

معازف ومزامیر کی حرمت کا بیان

بہت سے صوفی مزامیر و معازف کو پیرائے مین تصوف کی حلال جانتے ہین

اس باب مین وہ جسقدر قولاً و فعلاً اصرار کرتے ہین گویا اپنی جہالت کی
خود داد دیتے ہین۔ ظاہران لوگون کا صاف وستھرا اور باطن پراگندہ
ہے۔ نہ اسلام وایمان کی حقیقت سے واقف ہوئے ہین نہ احسان
وتصوف کے گرد پھرے ہین ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ❊ کاین رہ
کہ تو میروی بہ ترکستان ہست۔ مزامیر و معازف چنگ و بربط سننا حرام ہے
اور گناہ کبیرہ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوب کے صفحہ ۲۳۶ مین فرماتے
ہین جو لوگ اسوقت اپنے پیر کی پیروی کا بہانہ کرکے سرود ورقص کو اختیار
کئے ہین اور ملت طریقت مین حسنات و برکات و طاعت قرار دئے ہین وہ
اس آیت کے مصداق ہین اولٰئک الذین اتخذوا دینھم لھواً
ولعباً اور جو لوگ اسکو حلال جانتے ہین وہ بہت بھاری بات کا دعوے کرتے
ہین حنفی المذہب کے روسے ناموس عزت و دولت ایمان دونون پر خوف
آنیکا یقین قوی ہے۔ مخدوم الملک علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات صدی کی مکتوب
سوم مین ارشاد کرتے ہین۔ دوم گناہیست کہ میان بندہ و خداوند ہست چنانکہ
شراب خوردن و زنا کردن و آواز مزامیر شنیدن و مانند این شیخ برہان الدین
محمود اکابر اولیا سے ہین زمانہ مین سلطان غیاث الدین بلبن کے تھے اونکا
قول ہے کہ مجھہ سے گناہ کبیرہ سے پرسش نہین ہوگی لیکن ایک کبیرہ سے
لوگون نے کہا وہ کون گناہ کبیرہ ہے فرمایا چنگ و مزامیر کا سننا اس قول
کو اکثر فرماتے تھے۔ اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ رقص کرنا
گانا سنکر جائز ہے یا نہین؟ جواب دیا ہے کہ نہین جائز ہے۔ اور ذخیرہ مین ہے

کہ یہ گناہ کبیرہ ہی۔ اور جبنی اسکو مباح کیا ہی اوسکی حرکت مضطربانہ و مجنونانہ ہی
عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
العزیز کے ہے کہ گانا سننا اکابر و مشائخ کی شان سے نہین ہے اور نہ
اونکی شان سے ہی جو اکابر و مشائخ کی پیروی کرتے ہین کیونکہ بالکل مشابہ
لہو کے ہے اور مبائن ہے استقامت کے۔ کوئی پوچھے کہ سماع جائز ہی
یا نہین؟ جواب دیا جائے گا کہ سماع قرآن اور سماع موعظہ درست ہی مستحب
جائز ہے اور اگر سماع مزامیر و غنا کے ساتھ ہے تو قطعاً حرام ہی۔ کیونکہ گانا
سننا اور غنا کے لئے مجمع کرنا حرام ہے۔ اجماع کیا ہی اسپر علماء نے مبالغہ
کے ساتھ۔ اور جو صوفی اسکو مباح جانے وہ ہواے نفس کے پیچھے پڑا
پڑا اور تقوے سے اوسنے منہہ موڑا۔ اور بعض مشائخ صوفیون سے جو ہوائے
نفسانی سے الگ ہو بیٹھے ہین بڑے متقی پرہیزگار ہین لیکن سماع کی ضرورت
اونکو ایسی ہی جیسی دوا کی ضرورت مریض کو ہوتی ہے ایسے صوفی کامل کے
لئے چند شرطون کے ساتھ بعضون نے مباح کیا ہے۔ پہلی شرط یہ ہی کہ اوس
محفل مین امرد نہین ہوے۔ دوسری شرط یہ ہی کہ سب کے سب اوس
جلسے مین سچے مومن کامل ہون کوئی فاسق دنیا دار نہو اور نہ امرا
سے کوئی شریک جلسہ ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ نیت قوال کی محض
اخلاص ہی اخلاص ہو اجرت اور طعام کا لینا مقصود نہو۔ چوتھی شرط
یہ ہی کہ سب لوگون کا اجتماع اوس مقام پر ایتدہی کے لئے ہوا ہو حصول
طعام و شیرینی کے لئے کوئی نہ آیا ہو۔ پانچوین شرط یہ ہی کہ سب کے سب

مغلوب المحبتہ ہون یعنی اللہ کی محبت او نپر غالب ہو چھٹی شرط یہ ہے کہ اوس
جلسے مین کوئی وجد نہین کرے مگر سچے لوگ بعض صوفی کا قول ہے کہ جھوٹا
وجد کرنا ستر برس کی غیبت سننے سے بھی بد تر ہے اور ختم کلام پر حضرت
شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حاصل یہ ہے
کہ نہین رخصت ہے بیچ سماع کے زمانے مین میرے کیونکہ حضرت جنید
سید الطائفہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ اپنے ہی زمانے مین توبہ کر چکے تھے
ان شرطون سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی رعایت اس زمانہ مین محال
ہے اور جو مشروط بالمحال ہو وہ بھی محال ہے تو سماع بالمزامیر تو مطلقاً
حرام ہی ہے باقی رہا سماع بیلا مزامیر اوسکا بھی جواز بسبب نہین رعایت کرنے
شرائط مذکورہ بالا کے نہین ثابت ہوتا ہے ۔ فصول المعانی مین
مخدوم الملک فرماتے ہین کہ آداب سماع کا تین چیز ہے ۔ اخوان زمان
و مکان اور فرمایا ہے کہ جو تبسم کرے یا لہو مین مبتلا ہو اوسکو مجلس سماع
مین آنے نہ دینا چاہیے ۔ اور حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ
کے فوائد الفواد مین اور امام غزالی علیہ الرحمۃ کے احیاء العلوم
و کیمیائے سعادت مین اس سے زیادہ شرطین جواز سماع مین لکھی ہین
اور سیر الاولیا و فوائد الفواد مین مفصل لکھا ہو کہ سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا کی صحبت مین سماع کے ساتھ ملاہی کا نشان نہ تھا
تاتارخانی مین ہے کہ امام حلوائی رح سوال کیے گئے کہ صوفیون نے
جو رقص و مزامیر کو جائز رکھا ہے اور بایہمہ منازل عالیہ کے تقرب کا

دعوے کرتے ہین اسکی کیا حقیقت ہے نفس الامر تین یہ شریعت سے ثابت ہی؟ فرمایا افترا کیا ہے اللہ پر جھوٹھ کا جسنے اللہ کی خوشنودی کو اُسس مزامیر ورقص مین سمجھا ہے۔ اور بھی تاتار خانی مین ہے کہ لوگون نے سوال کیا کہ جو صوفی حد شرع سے تجاوز کیا ہوا نظر آوے اور بہکا ہوا معلوم ہووے اوسکو قطع فتنہ کے لئے شہر سے نکال دینا چاہئے ؟ کہا اذیت کو دور کرنا حفظا ما تقدم کے لئے بہت مناسب ہے تمان دیانت بھی یہی ہے بھلے برے مین امتیاز و فرق اولے ہے۔ امام شہاب الملة والدین کے رسالے اور نوادر برہانی مین ہی۔ اور بھی ابو نصر دبوسی نے قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے نقل کیا ہے کہ جس نے تماشا گانیوالے سے یا کوئی فعل حرام کرتے دیکھا پس اگر تعریف کیا اوس فعل کرنیوالے کی اور گویا کی اعتقاداً یا غیر اعتقاداً ہوتا ہے مرتد فی الحال بنا بر علیہ کہ باطل کیا حکم شریعت کو وہ مومن کسی مجتہد کے نزدیک نہین۔ اوسکی طاعت اللہ کی جناب مین مقبول نہین بلکہ اوسکے حسنات حبط ہونگے اور عورت اوسکی اوسپر بائن ہوجائیگی پس اگر توبہ کرے تو قتل اور ضرب عنق ضرور نہین اور بغیر عرض اسلام کئے ہوئے کوئی اوسکو اگر قتل کرے تو قاتل پر الزام نہین صرف مکروہ ہے حکم ہے من بدل دینہ فاقتلوہ فتاوی مختار النوادر البرھانی مین امام الھدے ابی منصور الماتریدی رضی اللہ عنہ سے حکایت ہے کہ جو گویا کی تعریف کریگا اسی کے وقت وہ کافر ہو جاتا ہے اور اوسکی عورت اوس سے بائن ہوجاتی ہے اور کل اعمال و حسنات حبط

ہوجاتے ہین اگر توبہ کیا تو قتل و ضرب عنق ضرور نہین ورنہ قتل و ضرب
عنق چاہیئے۔ اور بھی ظہیر الدین مرغینانی سے حکایت ہے کہ جو شخص گویا
کو کہے کہ تو نے خوب ہی گایا کافر ہوا۔ اور عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین نہایت شد و مد سے اس امر کی
تصریح فرمائی ہے کہ جس جگہ طبل و چنگ و بربط مزامیر ڈھول ستار و غیرہ کا
چرچہ ہو وہان کی دعوت قبول کرنا ممتنع ہے۔ رسالہ نکاح مین امام ضیاء الدین
سنامی رح نے نقل کیا ہے کہ امام یعقوب کسائی رحمہ اللہ تعالے علیہ
قول ومن الناس من یشتری لھو الحدیث کی تحت مین فرماتے ہین
کہ ہر کہ بے نماز و بے دین بود حدیث وے لہو و لغو و سرود و اباطیل
بود و ہر کہ بلہو و لغو و شنیدن بسرود در آید در مذہب اباحت برو کشادہ شود
و ہر کہ شنیدن سرود و لہو و لغو پیش گرفت و یا مباح دانست وے بر کلام
خدا تعالے فسوس کرد و عاقبت بکافری او فتاد۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ غنا او گانی سے ہے نفاق کو دل مین جسطرح لحم کو طعام و شراب
اوگاتی ہے قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے نہین بلند کرتا ہے
کوئی غنا کے لئے آواز کو لیکن دونون مونڈھے پر اوسکے شیطان سوار ہو جاتا
ہے اور لات سے اوسکو ٹھوکتا رہتا ہے یہانتک کہ گویا ساکت ہو جاتا ہے
علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے دف طبل و بانسری چنگ و آواز مزامیر سے منع کیا ہے اور مناہی
مین مذکور ہے کہ سہل بن سعد نے صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا۔ کہا یہ بات کب ہوگی۔ کہا جب ہر طرح کے
باجے نکلین گے۔ اور کثرت گانیوالونکی ہوگی اور شراب کو حلال جانین گے
مجاہد سے روایت ہی کہ سنا عبد اللہ بن عمر نے آواز طبل کی پس داخل کیا
دونون اُنگلیون کو کان مین اور کہا کہ اسیطرح ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ امام حسن رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ جس گھر مین تنبورہ رہتا ہی اوس گھر مین ملائکہ رحمت کے داخل
نہین ہوتے ہین۔ مکحول مرفوعًا روایت کرتا ہے کہ سننا ملاہی کا معصیت ہی
اور بیٹھنا مجلس مین فسق ہے اور لذت لینا اوس سے کفر ہے۔ مجاہد
لَایشہدون الزور کی تفسیر لایحضرون الغناء فرماتے ہین۔ ابن مسعود
کا قول ہی کہ غنا نفاق کو دل مین اسطرح پیدا کرتی ہے جسطرح پیدا کرتا ہی پانی
نباتات کو فضیل بن عیاض کا قول ہی کہ گانا رُقیہ ہے زنا کا ابن مسعود کا
قول ہے کہ نفاق کے بڑھانے مین غنا سے کوئی چیز زیادہ اشد نہین ہی۔ کافی
مین ہی کہ گانیوالے گویا کی گواہی قابل اعتبار کے نہین ہے کیونکہ وہ فاسق ہے
اور لوگون کو کبیرہ گناہ پر جمع کرتا ہے شرح اصول الصغار مین ہی کہ تالی
بجانا اور ناچنا حکم مین جُوے کے ہے یہ سب روایتین فتاوی حمادیہ مین موجود ہین
جو حنفی مذہب کی ایک بہت بڑی معتبر کتاب ہی یہ فتاوی مولفہ مولانا ابو الفتح رکن الدین
بن حسام الناگوری رحمہ کی ہی یہ اختصارًا اوس سے نقل کیا گیا ہے جسکو تفصیل سے
دیکھنا مقصود ہو وہ فتاوے حمادیہ ۱۱۰ سے ۴۲۴ صفحہ تک ملاحظہ فرماے۔
ضحاک کا قول ہے کہ غنا فاسد کرنیوالی ہے قلب کی اور باعث غضب و غصہ کا ہی

خدا کے - بعض تابعی کا قول ہے کہ بچاؤ اپنے کو غنا سے کیونکہ یہ زیادہ کرتی ہے
شہوت کو - مضمرات کبریٰ میں ہی کہ سننا خلوت مین ملاہی کا مثل نقارہ
وغیرہ کے حرام ہے کیونکہ ملاہی ہے - تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سننا
ملاہی کا معصیت ہی اور بیٹھنا فسق ہی اور لذت لینا اوس سے کفر ہے - کتاب مسمی
انوار مین ہی کہ شافعی کا مذہب ہی کہ جو ظاہر کرے وجد کو اور سکر کو حالانکہ نہین
مستقیم ہے ظاہر اوسکا اور نہین فرمانبردار ہین جوارح اوسکے ساتھ ورع کے
پس غرور ہے دور ہے اللہ تعالے سے هذا كله من فتاوى الحمادية
اور بھی تاج القصص فی تحف الرقص مصنفہ سلمان فارسی مین ہے کہ محمد
بن سلمہ نے جب سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے ملاقات کی تب کہا اے
جنید تیرے حالات تیرے اقوال تیری طاعت کی نسبت بہت کچھ سنا ہی باوجود ہم
بھی تجھکو کیا یہ بات نہین پہونچی ہے کہ دنیا فانی ہی اور شیطان مسلمانون کا دشمن
ہے اور کیا تجھکو یہ امید نہین ہی کہ جنت مسلمانونکو ملے گی بدلے عمل صالح کے - اور
کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالے نے وعدہ دیا ہی مسلمانون کو دخول جنت کا
ساتھ عمل صالح کے - کیا تو نے اللہ تعالے کی مخلوقات کے حالات سے علم
حاصل نہین کیا ہے؟ - کیا تجھے شیطان کے مکائد سے اطلاع نہین ہے؟ کیا
قرآن کے احکامات سے تجھے اطلاع نہین ہی؟ کہ کیا کیا اللہ پاک نے کرنے کا
حکم دیا ہے اور تو شکر نہین کرتا کہ ایسے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل البشر
کی امت مین تجھے گردانا - کیا یہ نہین معلوم ہی کہ اللہ پاک نے پانچ وقت
کی نماز فرض کیا ہی ساتھ احکام و ارکان کے - کس سبب سے تو مایوس ہے

اپنے رب سے کس عمل سے جنت مین داخل ہوتا ہی۔ اور کس فعل سے شیطان کے گروہ
مین شمار کیا جاتا ہی کس نبی پر تو نے ایمان لایا ہی۔ اور کس امام سے تو نے رخصت پائی ہے
حرام کے حلال کر دینے پر۔ تب حضرت جنید رح بولے کس بات کو اس تمہید شدید و موعظہ
لطیف سے منع کرتا ہی تب محمد بن سلمہ رضہ نے کہا تو وعدہ کر کہ مین ضرور مانونگا اور تو بہ کرونگا
کہا مین وعدہ کرتا ہون کہا کیا تو نہین حاضر ہوتا ہی رقص کی محفل مین اور وہان لوگ
ناچتے ہین اور دف بجاتے ہین اور وہ مجلس مجلس سماع کرکے نام زد ہی حالانکہ صاحب
شرع نے اسکو حرام کیا ہی اصل و فرع کے ساتھہ بالکلیہ اور تو اسکو حلال کرتا ہی اگر تجھکو
مسلمان بننے سے ملتا ہی تو ترک کر دے اے میرے شیخ میرے اوستاد مین نے رجوع کیا آج
سے اللہ بخشدے میرے گناہونکو۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۴ مین فرماتے
ہین کہ حضرات نقشبندیہ کے یہان ذکر بالجہر بدعت ہی تو گانا سننا ناچنا وجد کرنا کیونکر
جائز ہوگا۔ حضرات نقشبندیہ کے نزدیک احوال و مواجید جو مشتمل اسباب نامشروعہ
ہو وہ قبیل سے استدراجات کے ہی کیونکہ ان امور مین حکماے یونان براہمہ جوگی
ہنود وساد ہو شریک ہین سچا حال وہی ہی جو موافقت شریعت کی ہو اور اوسمین
ارتکاب امور محرمہ اور مشتبہہ سے اجتناب ہو چنانچہ اسی کی ممانعت مین یہ آیت وارد
ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث الخ مجاہد ابن عباس کا شاگرد
ہے اور کبار تابعین سی ہے وہ قسم کے ساتھہ بیان کرتا ہی کہ مراد غنا ہی ہے اور مجاہد
اس دوسری آیت والذین لا یشھدون الزور سے مراد غنا ہی لیتے
ہین۔ امام الہدی ابو منصور ماتریدی کہتے ہین کہ جو شخص اس زمانے مین گانیوالون
کی تعریف وقت گانے کے کرتے ہین وہ کافر ہین اوسکی عورت اوسپر بائن ہے

سب اعمال کو اوسکے اللہ تعالے نے حبط کرے گا اور قاضی حمید الدین سے اور ابو منصور
دبوسی سے منقول ہی کہ جو گانا سننے گویا سے اور اوس فعل کو اچھا سمجھے اعتقاداً
یا غیر اعتقاداً وہ مرتد ہوگیا بناءً علیہ کہ باطل کیا حکم شریعت کو اور جو باطل کرے حکم
شریعت کو وہ مومن نہین کل مجتہد کے نزدیک اور اوسکی طاعت مقبول نہین اور
اوسکے حسنات حبط ہو جائینگے۔

احادیث و روایات کتب فقہ حنفیہ کی حرمت غنا (یعنی سرود مع مزامیر و معازف)
مین بہت ہین کہ شمار نا ممکن ہی اور اگر کوئی روایت شاذہ اور کوئی احادیث کو
اباحت مین پیش کرے تو قابل اعتبار نہین کیونکہ کسی فقیہ نے کسی زمانے مین فتوے
اباحت کا نہین دیا ہی اور وجد۔ پاکوبی۔ رقص کو جائز نہین رکھا ہی جیسا کہ ملتقط رسالہ
امام ہمام ضیاء الدین سنامی مین مذکور ہی اور عمل صوفیون کا حل و حرمت مین
سند نہین ہی۔ ہمین بس است کہ من ایشان را معذور میدارم و ملامت نمی کنم و
امر ایشان را بخدا و ند مفوض می نمایم۔ پھر فرماتے ہین کہ اس مقام پر ابو بکر شبلی رح
ابی حسن نوری رح کے قول کا اعتبار نہین ہی بلکہ ابو حنیفہ و محمد و ابو یوسف رح
کا قول فتاوے مین معتبر ہے ھذا کلہ من المکتوبات۔ امام ابو حنیفہ
و باقی ائمہ مجتہدین وغیرہم نے جنکا دین مین اعتبار ہے سماع و وجد کو حرام
کہا ہے اس باب مین بہت آثار ہین ہان بعض صوفیہ نے لا باس بہ کہا ہے
اسلئے کہ حدیث مین کسیقدر جواز کی طرف اشارہ ہی بشرطیکہ مؤدی طرف منکر شرعی
کے نہو۔ نیل الاوطار مین قاضی شوکانی کے اسکی تحقیق ملاحظہ فرمایئے
پیر نقشبند علیہ الرحمۃ کا قول خوب ہی نہ من این کار می کنم و نہ انکار می کنم ؎

شاہ حبیب اللہ قنوجی نے مناقب الاولیاء مین سلسلہ اپنا حضرت نظام الدین تک پہونچایا ہے اور اونکا قول نقل فرمایا ہے کہ سماع مطلقاً نہ حرام ہے نہ حلال ہے۔ کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا سماع کیا چیز ہے اور سننے والے کیسے لوگ ہین اونھون نے کہا کہ سماع نام ہے ایک نہایت خوش اسلوب موزون صوت کا۔ یہ حرام ہونے کیون لگا۔ ہان سماع مزامیر حرام البتہ ہے۔

معدن المعانی مین حضرت مخدوم الملک رح فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اہل حرص و ہوا فاسق و فاجر کے لئے حرام ہے اور جنپر اللہ کی محبت غالب ہے دل اونکا زندہ جسم مردہ ہو اونکے لئے حلال ہے۔ ابو علی مرقاق رح فرماتے ہین سماع عوام بازاری کے لئے حرام ہے تاکہ نفس اونکا فتنہ سے محفوظ رہے۔ اور زاہدون کے لئے مباح ہے تاکہ زہد اونکا بسبب اوس سماع کے کہ جس سے محبت وشوق اللہ کا زیادہ ہوتا ہی باقی رہے۔ اور صوفیون کے لئے مستحب ہو تاکہ اونکا دل اللہ پاک کی یاد مین زندہ رہے اور یہ بھی اونکا صفوہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جو دلیل اور وعید حرمت مین سماع کے وارد ہے حق مین اوسی شخص کے ہو جس کیلئے سماع حرام ہے۔ خواجہ عثمان مغربی رح کا قول ہو کہ جو شخص سماع کی حلت کا اپنے حق مین دعوے کرے اور آواز سے طیور کے اور بہنے سے ہوا کے اور دروازہ کے کیواڑ کی آواز سے سماع کا ذائقہ نہین لے وہ جھوٹا مدعی ہے ؎ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ۔ باواز دولاب مستی کنند۔ بعض صوفی رح کا قول ہو جس شخص کو پھول اور درختون کے پتے کی حرکت وجد مین نہین لاوے وہ فاسد المزاج ہے۔ اسی بحث سماع مین مخدوم الملک

علیہ الرحمتہ **معدن المعانی** مین ارشاد کرتے ہین کہ جو شخص بزرگی دیکھا دیکھی سماع سنتے ہین اگرچہ ویسا حال و معانی۔ ذوق و شوق کشف و معارف مرید مین نہین ہے تو ایسی صورت مین اوس مرید کا سننا مسلّم نہین ہے علے الخصوص اوس مرید کو جس مین حال دل کا بالکلیہ پیدا نہین ہوا ہے یا اگر کچھ حال و ذوق دلی پیدا ہوا ہے لیکن خواہش نفسانی مردہ نہین ہوئی ہے اوسکو پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسمین آفات بہت ہین اور پندار باطل حد سے زیادہ ہے۔ **مکتوبات صدی** کے بیان سماع مین ہے کہ سماع بعضون کے حق مین مباح ہے اور بعضون کے لئے مستحب ہو اور بعضون کے لئے مکروہ ہو۔ اہل حقائق کے لئے مستحب ہے اور اہل زہد و ورع کے لئے مباح ہے اور اہل نفوس اور حظوظ کے لئے مکروہ ہے۔ واضح رہے کہ سماع سے غرض سماع بلا مزامیر ہے ورنہ مزامیر تو سب کے لئے گناہ کبیرہ ہے علی الخصوص اہل حقائق اور اہل ورع کی شان سے تو نہایت البعد ہے۔ چنانچہ مزامیر سننے کو مخدوم صاحب گناہ کبیرہ اسی مکتوبات صدی مین لکھ چکے ہین۔ چارون امام کے مذہب مین مزامیر و معازف حرام ہے علے الخصوص امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب مین اس شدت اور وعید سخت سے حرام ہے کہ جو کوئی حلال جاننے اور صوفیت کے پردے مین اگر مستحسن سمجھے اوسکا یہ سمجھنا کفر ہے اور جو حلال جان کر اسکا مرتکب ہو اوسکی جورو اوسپر بائن ہو۔ خواجہ حسن بصری رح ابو سعید ابو الخیر کو نصیحت کرتے تھے منجملہ نصائح کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ اپنے کان تک

مزامیر کو دخل نہ دے اگرچہ تو مردان حق مین سے ہوگیا ہو۔ حضرت بایزید بسطامی
مناجات مین فرماتے تھے کہ الٰہی سماع والے مصیبت مین ہین اور مین تجھ سے اس
کام کو طلب نہین کرتا ہون۔ ایک فقیر حریص سماع کا تھا شیخ خوب اللہ الہ آبادی
یعنی والد سے زائر الہ ابادی رحمہا اللہ کے سوال کیا کہ سماع کی کراہت پر کیا دلیل ہے
فرمایا ناخوشی کا سبب رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ظاہر ہے اگر معلوم نہو تو
کتب حدیث و سیر کی موجود ہین اوسکو ملاحظہ فرمائیے علاوہ ازین مجالس سماع نماز کے وقت
کو ضائع کرتی ہے آخر وقت نماز کی اجازت دیتی ہی قوال اجورہ دار ہین۔ وجد و حال
کرنیوالے ریائی ہین۔ زنان و امرد شریک جلسہ کے ہین۔ ان سب امرون کو صلے اللہ
علیہ وسلم دیکھتے تو کیا پسند کرتے ہرگز نہین۔ ترجمہ عوارف المعارف مین ہے
کہ اس زمانے مین جو سماع مروج ہے وہ ایک رسم ہے وبال سے بھرا ہوا اور تمامتر انکا
کا محل ہے داؤد بن احمد الطائی علیہ الرحمۃ جو کہ ابوسلیمان دارائی کے بھائی تھے
اونکو لوگون نے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اون لوگون کے حق مین جنکے دل مین آواز خوش
اثر کرتی ہے فرمایا وہ دل ہے بیمار و ناتوان اوسکا علاج کرنا چاہئیے۔ ابو حفص حداد
رح کا قول ہے کہ جب تو کسی مرید کو دیکھے کہ سماع کو دوست رکھتا ہے جان لے کہ اوسمین
کھوٹ کا بھاری مادہ ہی۔ ابو بکر رازی سے کسی نے نسبت سماع کے پوچھا فرمایا فتنہ
کی اوٹھانیوالی چیز ہے اور طرب کی زیادہ کرنیوالی۔ اپنے کو اوس سے دور رکھ۔ ابو سہل
صعلوکی علیہ الرحمۃ جو شریعت مین بڑے امام وقت تھے طریقت مین صاحب بخت اون سے
کسی نے سماع کی نسبت پوچھا فرمایا اہل حقیقت کے لیئے مستحب ہی اور اہل علم کے لئے مباح
ہے اور اہل فسق کے لئے مکروہ ہے۔ ابو بکر اشنائی رح سماع سنتے تھے ایک

نوجوان نے دو شعر پڑھا ؎ دَنِفٌ یَذُوْبُ بِدَائِہٖ ۝ وَالْمَوْتُ دُوْنَ
بَلَائِہٖ ۝ اِنْ عَاشَ عَاشَ مُنَغَّصًا ۝ اَوْ مَاتَ مَاتَ بِدَائِہٖ ۝
اس مین عاشق کے حال کا بیان ہو کہ دق بدن بیماری عشق سے گھلتا جاتا ہو۔ اوسکی
تکلیف کے سامنے موت بھی ایک ادنے سی بلا ہے۔ اگر زندہ ہے تو زندگی تلخ ہو۔ اور اگر
مرا تو حسرت واندوہ ہی کے ساتھ مرا۔ نہ جیتے چین نہ مرتے آرام خوب کسی نے فرمایا ہو ؎
یان فکر معیشت ہی تو وان دغدغہ حشر ۝ آسودگی حرفیست نہ یہان ہی نہ وہان ہے ۝
الغرض دونون شعر مذکورہ بالا کو سنکر ابوبکر اشنائی رحمہ اللہ کوٹھے سے کود پڑے
پیر ٹوٹ گیا مرگئے۔ **ابوبکر طرطوسی** رح مکہ مین ایک روز مہمان ٹھہرے میزبان کی لونڈی نے
ایک شعر عربی کا خوش الحانی سے پڑھا ؎ لَامَنِیْ فِیْكَ مَعْشَرٌ ۝ فَاَقَلُّوْا اَوْ
اَکْثَرُوْا ۝ جماعت کی جماعت نے تیرے عشق مین مجھکو ملامت کیا ہے۔ بعضون نے
کم بعضون نے زیادہ۔ آپ نے زور سے ایک آواز دی۔ فوراً زمین پر گرتے ہی روح
پرواز کرگئی۔ **ابوبکر سوسی** رح نے ایک رات سماع کو یاد کیا اور فرمایا کہ کوئی کچھ پڑھتا
ایک شخص نے خوش الحانی سے تین شعر پڑھا جس مین صوفیہ کرام کے قلق اور سوزش
قلب کا تذکرہ تھا سنکر بہت خوش ہوئے ہو۔ **شیخ الاسلام ہروی** کا بیان ہو کہ ذوالنون
مصری رح شبلی رح۔ خزار رح۔ نوری رح۔ دراج رح سب کے سب سماع سنتے تھے اور اس
جلسہ سماع مین شریک ہوتے تھے لیکن مزامیر و معازف کے جلسے مین نہین
بلکہ جلسہ سماع قرآن۔ یا غزل نعت۔ یا ابیات توحید۔ یا ہجو کافران۔ **ذرارہ قاضی بصرہ** رح
ایک روز نماز مین تھے امام نے یہ آیت پڑھی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ
یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ جب صور پھونکا جاویگا اور قیامت قائم ہوگی تو وہ دن نہایت

سختی کا ہوگا۔ فی الحال اس آیت کو سنکر کے قاضی صاحب نے نعرہ مارا گر پڑے روح پرواز کر گئی۔

حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ نے ایک دن دہلی کی جامع مسجد میں نوبت کے ترکے موذن کی زبان سے اس آیت کو سنا اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا اب تک وہ وقت نہین آیا ہے ایمان والون کے لئے کہ ڈرین قلوب اونکے اللہ کی یاد سے اور جو نازل ہوا اللہ پاک کیطرف سے۔ سنتے ہی حالت متغیر ہوئی بغیر زادراہ کے خدمت بابرکت مین باباشیخ فریدالدین شکرگنج رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ ہوئے اور اونکی خدمت سراپا خاصیت مین رہ کر ولایت و تقرب کے کل مقامات کی سیر کی اور پہونچے جہان کہ پہونچے۔ ایک صاحب دل پہاڑ پر آذربیجان کے یہہ تین شعر عربی کے پڑھ رہے تھے ؎ وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ اِلَّا وَاَنْتَ مِنِّیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ ؛ وَلَا جَلَسْتُ اِلٰی قَوْمٍ اُحَدِّثُهُمْ اِلَّا وَاَنْتَ جَلِیْسِیْ بَیْنَ جُلَّاسِیْ ؛ وَلَا هَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاۤءِ مِنْ عَطَشٍ اِلَّا رَاَیْتُ خَیَالًا مِنْكَ فِیْ كَاْسِیْ ؛ خلاصہ ان شعرون کا یہہ ہے کہ جب سے آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے تجھکو مین اپنے قریب بمنزلہ دل کے پاتا ہون جب کسی سے بات کرنے بیٹھتا ہون تو تجھکو بھی ساتھ ہی بیٹھا ہوا پاتا ہون جب مین کبھی پیاس سے پانی پینا چاہتا ہون تو اوس پانی مین بھی تیری ہی جھلک کو پاتا ہون۔

لکھا ہے کہ بیچارے یہ تینون اشعار توحید کے پڑھتے پڑھتے گر کر مر گئے اور اپنی نعش پر حسرت و قلق کو ماتم کنان چھوڑ گئے۔

اے ہندوستان کے مشائخ حضرات اگر آپ لوگ حنفی المذہب ہین تو اللہ تعالےٰ
آپ کو اس مذہب کے اصول حقہ کے احکامات کی پابندی مین برکت دے اور
اپنا خوف عطا کرے یہی خوف خدا حق و باطل مین تمیز کرنے کی توفیق بخشتا ہے
اور سالک کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ خوف خدا ہر عبادت کی روح
ہے جیسے ہر جسم کی روح اوس جسم کی مصلح اور مدبر ہے اوسیطرح ہر عبادت
قلبی مالی۔ بدنی کی اصلاح یہی خوف خدا کرتا ہے۔ جیسے بغیر روح کے جسم مردہ
ہے اوسیطرح بغیر خوف خدا کے عبادت نامقبول ہے۔ اگر حنفی المذہب
حضرات خوف خدا سے کام لین تو انپر منکشف ہوجائیگا کہ کہانتک ہم اس
مذہب کے اصول و فروع حقہ کے پابند ہین۔ اسیطرح شافعی المذہب حنبلی
المذہب مالکی المذہب۔ اہل حدیث اپنے اپنے اصول و فروع حقہ کے برتنے
مین خوف خدا سے معاملہ رکھین تو وہی خوف خدا باہم لڑائی سے بھی مانع
ہوگا اور سچے اصول کی پیروی کی بھی ہدایت کریگا اور یہ بھی کھولکر بتلا دیگا کہ
مذہب کے اصول و فروع کے ہملوگ کہانتک پابند ہین اور اپنی خواہش و ہوائے
کی کہان تک تقلید کرتے ہین مثلاً سارے رؤسا و مشائخ ہندوستان و..
صوبہ بہار کا زعم ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد ہین اور اونکی فقہ پر
عمل کرتے ہین حالانکہ مزامیر و معازف کا سننا اس مذہب مین حرام ہے قبر پر
چادر چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا نذر غیر اللہ کا ماننا ممتنع ہے۔ بے ایمان فاسق
فاجر فقیر کے خرق عادات کو کرامات اولیا تصور کرنا اس مذہب حنفی کے اصول
سے باہر ہے۔ مشرک و مبتدع کو ولی اللہ کہنے سے اس مذہب کا اصول منع کرتا ہے

بے نمازی فاسق معلن کے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے اس مذہب کے بڑے فقہاء کاملین
مخالفت ظاہر کرتے ہین حدیث صحیح کے رہتے ہوئے راے وقیاس پر عمل کرنے
سے خود جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول روکتا ہے پھر باین ہمہ دعوے
حنفیت کے آپ لوگون کا ان امور متذکرہ بالا پر (جو اختصاراً اس موقع پر لکھا گیا
ہے) عمل درآمد کرنا تقلید امام ابوحنیفہ رح کی ہے یا اپنی خواہش نفسانی کی اور باوجود مذہب
خلاف مذہب کرنے کے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا دعوی کرنا دعوی
کاذب ہی یا صادق۔ ہان اگر آپ لوگ صوفیہ کرام رح کے پیرو ہین تو چشم ما روشن
دل ما شاد صوفیہ کرام رح ہی کی سی توحید اور اونکا ہی سا ذوق وشوق اپنے مین
پیدا کیجئے۔ اونکی ہی سی ریاضت جسمانی وروحانی فرمائیے۔ ایکدم اللہ کی یاد سے
غافل نہو جئے ؎ غافل از احتیاط نفس یکنفس مباش ٭ شاید ہمین نفس نفس واپسین
بود ٭ شریعت مصطفویہ کی تابعداری محبت و خلوص کی راہ سے بجالائیے۔ ہر ہر
فعل و قول پر رسول کے جان نثار کیجئے۔ اور ہر ہر اخلاق پر سید المرسلین صلے اللہ
علیہ وسلم کے سو جان سے قربان ہو جئے۔ ملت ومذہب کے بندے آزاد ہو کر
محبت واتباع وعشق کی وادی مین قدم رنجہ فرمایئے ؎ ملت عشق آن زملتہا
جدا است ٭ عاشقان را مذہب وملت خدا است ٭
حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کباب شراب و لہو ولعب
مین رات بسر کریگی صبح کو بندر سؤر بنجائیگی۔ جو لوگ گانیوالیان اختیار کرینگے
اونپر قوم عاد کیطرح ریح عقیم آئے گی اور ہلاک کرتے گی مراہ احمد لہو و لعب
سے تماشا گانا بجانا مراد ہے۔

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مرفوعًا روایت کرتے ہین کہ اس امت مین گانا بجانا جب
بہت رواج پکڑے گا قینیات اور معازف کی کثرت ہوگی تب ان پر بلا اترے گی
یا خسف و مسخ ہوگا ۔ ترمذی نے روایت کیا ہے اور غریب کہا ہے۔
ابوامامہ کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اللہ تعالےٰ نے مجھکو رحمت و ہدایت کیلئے عالم مین بھیجا ہی۔ خدا کا مجھکو حکم ہی
کہ مین مزامیر و کبارات یعنی برابط و معازف اور اوثان کو جو جاہلیت مین
پوجے جاتے تھے اوسکو مٹا دون۔ **احمد بن حنبل** رحمہ نے روایت
کیا ہے اور حدیث طویل ہے۔ برابط کہتے ہین عود کو۔ معازف سے مراد
باجے ہین کسی قسم کے ہون۔ طبلہ سارنگی۔ ڈھول ستار چنگ وغیرہ وغیرہ
ان چیزون کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہی بت پرستی کے ساتھ بیان
کرنا وعید سخت کی خبر دیتا ہی۔ خلاصہ کلام کا یہہ ہی کہ اگر قلب باخدا ہی۔ اعمال و افعال
موافق شرع شریف کے ہین اور سمع سے فتنہ کا گمان نہین ہے تو شرائط
متذکرہ بالا کا خیال کرکے سمع سنئے اور مزامیر و معازف سے توبۃ النصوح
فرمائیے۔ پس جو شخص شریعت کے حرام کئے ہوئے مزامیر و معازف کو حلال
جانے اور اصرار کے ساتھہ بنیت حلال اوسکا مرتکب ہو اونکو چاہئے کہ
پہلے اپنے جامہ سے کفر کے داغ کو تو دھولین تب ولی اللہ ہونے کا
دعوے کرین اونکو لازم ہے کہ پہلے شریعت کی عدالت عالیہ سے اپنے
اسلام و ایمان کا فیصلہ ناطق تو حاصل کرلین تب سرکار مین طریقت و معرفت
کے جانیکا سامان کرین ورنہ اس شعر کے مصداق علیہ بنیئے ؎

بطواف کعبہ قتم زحرم ندا برآمد ٭ کہ بروں درچہ کردی کہ درون درآئی

پھر جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ اولیاء اللہ نہین ہو سکتے ہین لیکن وہ لوگ کہ جو متقی و پرہیزگار مومن خیر و شر کے ہین اور طاعات حق جل و علا مین منہمک رہتے ہین اور منہیات سے اوسکے دور ہین۔ اور جس مین یہ صفات تقوی ورع زہد استکثار طاعت اجتناب منہیات کے پائے نہین جاتے ہون وہ ولی نہین ہے اور ولایت اوسکی رحمانی نہین بلکہ شیطانی ہے اوسکے خرق عادات کرامات نہین ہین بلکہ تلبیس ابلیس ہین۔ اور یہ کوئی بات بعید عقل سے نہین ہے سیکڑون ہین کہ اون کے خادم جن و شیاطین ہین وہ جن و شیاطین اوسکی خواہشون مین مدد دیتے ہین چنانچہ بہت سے جوگی برہمن کافر مبتدع سے اس قسم کے خرق عادات صادر ہوتے ہین کہ مشابہ خرق عادات حقہ کے ہین کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ پیشاب بھی پانی ہے اور پانی بھی پانی ہے ایک ناپاک ہے دوسرا پاک ہے صورۃً دونون مین کچھ بھی فرق نہین جیسا کہ اوپر صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے اقوال سے ثابت ہو گیا ہے اس صورت مین کہ اتقا کی ضرورت ہے ولایت حقہ مین تو تارک صوم و صلوٰۃ و دیگر فرائض کا تارک کوئی اہل اللہ نہین ہو سکتا ہے۔

ولی اللہ ہونیکے لئے نماز ضروری ہے بے نمازی ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے

نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ وقت مرگ کے ہمیشہ ہر لحظہ پوچھتے تھے کہ وقت نماز کا ہوا مین نے نماز پڑھی ہے یا نہین؟ اگر کسی نے کہہ دیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہین تاہم مکرر ادا کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ

فرمایا ہو کوئی آدمی منزلگاہ سے اپنے تقرب خدا کا حاصل نہین کرسکتا ہو مگر فرمان برداری سے نماز مین کیونکہ مومن کے لیے یہی نماز معراج ہے۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت سات پارہ قرآن کا پڑھتے تھے۔ سید محمد بن جعفر المکی الحسینی بہت بڑے خلفا رسے چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ہین فرماتے تھے معراج روح کی آسمان ہو اور معراج قلب کی نماز ہے شیخ الاسلام بہاء الدین ابو محمد زکریا خلیفہ شہاب الدین سہروردی کے ہین۔ ظاہر و باطن دونون علم مین کامل تھے اونکا قول ہو سلامتی بدن کی کم کھانے مین ہے اور سلامتی روح کی ترک گناہ مین ہے اور سلامتی دین کی نماز مین ہو۔ کتب تصوف مین وارد ہو کہ جب طالب اولاً دائرہ حقیقت صلوۃ کو طے کرتا ہے اوسوقت اوسکو حلاوت نماز مین ایسی ملتی ہے کہ حدیث اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ کی حقیقت اوسپر کھلجاتی ہے۔ نماز مین دار فانی سے نکلکر دار آخرت مین داخل ہوجاتا ہے کلام اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے اسی نماز کی طرف اشارہ ہو۔ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِى الصَّلٰوةِ سے بھی ایسے ہی نماز مراد ہے۔ شیخ جمال الدین الہانسوی فرید الدین شکر گنج کے بہت بڑے خلفا مین سے تھے جب آپ کا انتقال ہوا لوگون نے خواب دیکھا حالت دریافت کیا فرمایا مین قبر مین سولایا گیا دو فرشتے آئے اور فرمان شاہی لاکر سنائے کہ خدا نے تمکو بسبب مقبولیت دو رکعت نماز سنت مغرب کے جس مین بدوجہ وطارق پڑھتے تھے اور اوس آیۃ الکرسی کے کہ بعد فرض کے دوامًا وظیفہ کرتے تھے بخشدیا۔

مولانا کمال الدین زاہد جن سے شیخ نظام الدین اولیاء نے مشارق الانوار کی سند لی تھی اور آپ نے دست خاص سے سند لکھکر دیا ہی سیر الاولیاء مین موجود ہے بادشاہ بلبن نے منصب امامت مسجد کیلئے آپ سے درخواست کی آپ نے فرمایا کہ ایک نماز ہی تو مجھ مین ہی کیا بادشاہ کی راے ہی کہ یہ بھی مجھ سے رخصت ہو جاے۔ بادشاہ بلبن ساکت ہو رہے۔ خواجہ علی شیخ جلال الدین تبریزی کے مرید ہین شیخ نظام الدین اولیاؒ نے فرمایا ہی کہ وہ کچھ زیادہ نہین جانتے تھے یہی پانچ وقت کی نماز کو ادا کرتے تھے اور بڑے سچے تھے لیکن سارے مشایخ طریقت و علما اور تمام مخلوق خدا کی اونکو متبرک جانتی تھی اور قدم اونکا چومتی تھی ایسی مقبولیت اون مین تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا فی الحقیقت مرد خدا کا کہتا تھا یہ اوس زمانے مین کہ بداون مین جسوقت بزرگان بہت تھے۔

شیخ صوفی بدھنی نماز کے بڑے شائق تھے فوائد الفواد مین آپ کو معاصر فرالدین شکر گنج کا لکھا ہے ایک عاقل سے آپ نے پوچھا کہ بہشت مین نماز پڑھنا ہوگا یا نہین؟ جواب دیا کہ نماز وغیرہ دنیا ہی مین ہی وہان نہین فرمایا کہ جس بہشت مین نماز نہین اوسکا مین طالب نہین۔ خیر المجالس مین ہے کہ شب و روز آپ نماز ہی مین بسر کرتے تھے کوئی دوسرا ذکر نہین اقم الصلوٰۃ لذکری۔ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے۔

خواجہ احمد بدایونی مجرد تھے ابدال کی روش پر چلتے تھے سیر الاولیا مین مذکور ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ اچھی طرح ہین یعنی مسرور رہتے ہین فرمایا خوشی و مسرت اس امر مین ہے کہ پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کرون۔

شیخ نورالدین مشہور نام آپ کا قطب عالم ہنڈوہ ہی ہندوستان کے مشہور
اولیاؤن سے ہین آپ کی نماز نہایت استغراق و تمامتر خشیت سے مملو تھی
کسی نے آپ سے سوال کیا کہ بعد نماز کے جو مصافحہ کرتے ہین اسکی اصلیت
کیا ہے یہ مسئلہ کہانسے نکلا ہے فرمایا کہ جب کوئی مسافر سفر سے آتا ہے تو سنت
ہے کہ دوستون سے مصافحہ کرتا ہے۔ فقیر جب نماز مین مستغرق ہوتا ہے تو
اس عالم سے نکل کر کے سفر باطن مین مشغول ہوجاتا ہے جب سلام اوسنے
کیا تو گویا سفر باطن سے لوٹ آیا پھر ضرورۃً دوستونسے مصافحہ کرتا ہے۔
یہ بات نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت قطب رح نے بیان فرمایا ہی جسکے بعد یہ لکھنا
کسی قدر بے ادبی نہین تو بے موقع ضرور ہے کہ مصافحہ بعد ہر نماز کے ضروری
و سنت نہین ہی مصافحہ متمم سلام ہی اور سلام وقت ملاقات کے ہے اس اصول
سے جب سلام کیجیے تو مصافحہ فرمائیے۔ حضرت سید الطائفہ جنید رح کا قول ہے
طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا يَنْفَعُنَا اِلَّا رَكَعَاتٌ
رَكَعْنَاهَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ یعنی ساری عبادتین برباد گئین لیکن وہ نمازین
کہ جسکو مین آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا وہی کام آئین۔ دوسرا قول حضرت جنید رح
کا ہے یعنی تو صاحب استقامت ہو اور نہ ہو تو صاحب کرامت کیونکہ خدا تجھ سے
استقامت چاہتا ہے اور تیرا نفس کرامت طلب کرتا ہے۔ حدیث مین وارد ہے
استقيموا ولن تحصوا استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتونکو گھیر نہ سکو گے
حبیب عجمی رح سے امام احمد بن حنبل رح نے پوچھا کہ ایک شخص کی پانچون نماز
مین سے ایک نماز فوت ہوئی اور اوسکو معلوم نہین ہے کہ کون سی فوت ہوئی

وہ کیا کرے فرمایا کُل ادا کرے کیونکہ اوسکا قلب غافل ہے اوسکی سزا یہی ہے کہ کامل ادا کرے۔

میر سید مبارک محدث بلگرامیؒ اتباع سنت وازالہ بدعت مین آپ کی ذات سنت منم تھی آپ نے میدان مین سکونت اختیار کی اور وہین مکانات تعمیر کرائے رعایا کو بسوایا اور حکم کیا سب کے سب پانچ وقت مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز ادا کیا کرین ایک مومن بھائی صاحب نے عذر کیا کہ میرا خسارہ ہوتا ہے پانچون وقت مسجد مین مین حاضر نہین ہوسکتا ہون۔ آپ نے اوس سے دریافت کرکے روزانہ خسارہ کو اپنے ذمہ لیا اور اوسکے ادا مین سرگرمی ظاہر کی۔

نجم الدین رازیؒ کی جناب مین ایک روز مولانا جلال الدین رومی وشیخ صدرالدین قونویؒ جمع آئے مغرب کے وقت امامت کے لئے نجم الدین رازی علیہ الرحمہ کو دونون صاحبون نے فرمایا اور اصرار کیا آپ نے دونون رکعت جہریہ مین سورہ کافرون ہی کو پڑھا مولانا رومی علیہ الرحمۃ شیخ قونوی سے فرمانے لگے کہ شاید ایک مرتبہ میرے لئے اور ایک مرتبہ تمہارے لئے سورہ کافرون کو پڑھا ہے رباعی شمع ارچہ چومن داغ جدائی دارد ٭ باگریہ وسوز آشنائی دارد ٭ سررشتہ شمع بہ ز سررشتہ من ٭ کان رشتہ سرے بروشنائی دارد

جناب مظفر کرمان شاہی رحٖ طبقہ رابعہ سے ہین رات کو تین حصہ کرکے ایک حصہ مین رات کے نماز پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے قرآن پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے دعا ومناجات درگاہ رب العزت مین فرماتے تھے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام شہید دشت کربلا کسقدر اس نماز کی حلاوت
کے ذائقے کو چکھے ہوئے تھے کہ باوجود شدت زخم و ہجوم کرب و بلا کے
آخر وقت تک عمر کے اس حلاوت نماز کے ذائقے سے شیرین کام ہوتے ہوئے
جنت کو سدھارے ؎ این صبح چہ صبح ست کہ خون شد جگر من ٭ این شام
چہ شام ست کہ سنگ ست و سر من جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ جسقدر علم میں
آپ یگانہ روزگار تھے۔ تقوے وزہد یعنی عملی حصے میں بھی آپ مستند وقت
تھے رات کو نوافل بہت پڑھتے تھے اور بہت بڑے شب زندہ دار تھے۔ ای اللہ
ہملوگون کو اپنے حبیب صلعم کی محبت و اطاعت عطا کر اور ائمہ دین و اولیاء کرام
کے ساتھ حسن ظن کی توفیق دے کیونکہ سرور کائنات کی پیروی نکرنی ضلالت
کا باعث ہے اور ائمہ دین و خاصان خدا کے ساتھ حسن ظن نہ رکھنا حبط اعمال کا
سبب ہے۔ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے جب تک مرد نماز اپنے وقتوں
پر ادا کئے جاتا ہے تو مسلمان ہے ورنہ کچھ اور ہے مسلم کی روایت مین ہے
کہ فرق درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے۔ ابوداؤد و نسائی کی
روایت مین ہے نہین ہے درمیان بندہ و کفر کے مگر چھوڑنا نماز کا یہان پر کلمہ
الا زیادہ تر وعید کی قوت اور استحکام کو بڑھاتا ہے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ ہمارے دوست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات وصیتین کین
منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ قصداً نماز ترک مت کرو جس نے قصداً نماز ترک کیا وہ
نکل گیا دین و ملت سے طبرانی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف مین ہی کہ عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کسی نیکی کے عمداً چھوڑ دینے پر کفر کا فتوے نہین دیتے تھے الا
ترک صلوۃ پر۔ ابن عمر مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ بے نمازی بالکل بد دین ہے
نماز کی نسبت دین اسلام کے ساتھ کیسی ہے جیسی نسبت سر کو بدن کے ساتھ
ہے طبرانی نے اوسط مین اسکو لایا ہی۔ **ابن ماجہ و بیہقی** کا لفظ ہی کہ فرمایا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور وصیت کے کہ مت چھوڑ و پنجوقتی نماز جسنے اسکو قصداً
ترک کیا تحقیق کہ بری ہو گیا ذمہ اللہ و رسول کا چاہے یہودی مرے خواہ نصرانی
مرے۔ کوئی اوسکو قتل کرے یا اوسکے مال کو لوٹے۔ **ابو یعلے** نے ابن عباس
سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ نماز ایک ستون اعظم اسلام کا ہی جسنے چھوڑ دیا اوس کا
اسلام برباد گیا اوسکا خون حلال ہی۔ یہ بھی روایت کثیرہ مین ہی کہ نہین ہی درمیان
شرک و بندہ کے مگر چھوڑنا نماز کا۔ **قرآن شریف** مین ہی فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوۡا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ
اللہ صاحب سورہ توبہ مین فرماتا ہے پھر اگر توبہ کرین اور کھڑی کرین نماز اور دیا کرین
زکوۃ تو چھوڑ دو اونکی راہ اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ **موضح القران** مین ہی کہ
دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر مین جو مسلمان ہوا وہ سب کے برابر ایمان مین ہوا ظاہر
مین مسلمان کی حد ٹھہرائی ایمان لانا کفر و شرک سے توبہ کرنا نماز پڑھنا زکوۃ دینا۔
جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے زکوۃ دینا موقوف کر دیے تو اوس سے امان اوٹھ گئی۔
ابن عباس کا قول ہی کہ اس آیت سے اہل قبلہ کا خون بہانا حرام ہو گیا۔ **ابن مسعود**
کہتے ہین کہ تم لوگ حکم کئے گئے ہو نماز و روزہ کا پس جو شخص زکوۃ نہ دیتا اوسکی

نماز بھی یون ہی سی ہے یعنی قابل قدر نہین - بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت
ابو بکر رضے اللہ عنہ خلیفہ اول ہونے سے فرمایا کہ مین جہاد کرونگا جو زکوۃ کو موقوف
کردیگا حضرت رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جو شخص جسقدر زکوۃ
دیتا تھا اگر اب کوئی مداہنت کی راہ سے ایک چھاند یا بکری کا بچہ دینا موقوف کردیگا
تو مین اوس سے جہاد کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ خلیفہ دوم نے عرض کیا کہ کیا
اوسسے جہاد ہے درانحالیکہ یہ لوگ کلمہ گو ہین حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ نے کہا مین زکوۃ
نہین دینے والے سے مقاتلہ کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ شکر اوس خدا کا کہ جسنے ابو بکر کے
سینے کو قتال کے لئے کھول دیا ہے - انس بن مالک کا مرفوع لفظ ہے کہ جو میری
نماز پڑھے اور قبلہ کیطرف منہ کرے اور میرا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہے اللہ
و رسول کے ذمے مین ہے - حسین بن فضل کا قول ہے کہ یہ آیت سورہ توبہ
کی اون سب آیتون کی ناسخ ہے جسمین دشمنونکی ایذا پر صبر کرنے اور اونسے اعراض
کرنے پر اوتری ہے - قران مین اللہ صاحب نے صدہا مقام پر نماز کی تاکید
فرمائی ہے - اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے
اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ
روز قیامت کے دن فرعون ہامان اُبی بن خلف جو بڑا دشمن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھا اوسیکے ساتھ رہنا ہوگا - پہلے پہل قیامت مین نماز ہی کا حساب ہوگا -
جو اوس مین کھرا نکلا اوسکی اور نیکیان بھی دیکھی جاوینگی ورنہ اور نیکیان حبط
ہوجائینگی اہل علم نے اس امر پر قرآن کی آیات سے استدلال کیا ہے -

جیسا کہ علامہ حافظ ابن قیم نے کتاب [illegible] الصلوۃ مین اپنے بیان فرمایا ہے اور استدلال
کو بھی نقل کیا ہے من شاء الاطلاع علیہ [illegible]۔ قرآن مین ایک مقام مین
نماز کو ایمان کر کے تعبیر کیا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ
یعنی صَلوتکم چونکہ نماز ایسا رکن ایمان کا ہے کہ اسکے فقدان سے ایمان
کا فقدان لازم آتا ہے اور ایمان [illegible] وہ خصوصیت ہے کہ اسکے ترک
سے ایمان کا خاتمہ ہی ہوجاتا ہے اسلئے نماز کو عین ایمان کر کے تعبیر کیا
فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّينِ اللہ صاحب سورہ تو[illegible] [illegible] فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرین اور
قائم کرین نماز اور دیتے رہین زکوۃ [illegible] [illegible] حکم شرع مین اہل علم
[illegible] کہا ہے کہ اس آیت سے صاف [illegible] [illegible] اور بے نمازی مین دینی
رشتہ و قرابت کچھ بھی نہین پھر جو [illegible] کا دعوے کرے اور نماز کا تارک
ہو تو اسلام کوئی حق نہین پہونچتا ہے کہ [illegible] اسکی مخالفت کرین اور معتقد انکا نہین
اگرچہ اوس سے خارق عادات مثل [illegible] جوگیون کے صادر ہون تاہم اوسکے
حرکات کو تلبیسات ابلیس لعین کے سے سمجھنے چاہئین اور جب وہ نمازی نہین
ہے تو اوسکو ہر دعوے مین کاذب جاننا چاہئے باوجود پہونچنے آیات و حدیث
کے کہ جس مین وعید بے نمازیون کی صراحت کے ساتھہ واقع ہے کوئی حسن ظن اور
واہمہ باطل سے اچھا ہی سمجھے تو وہ گویا حسن ظن کو اپنے غیر موقع پر استعمال کر رہا ہے
اور یہ خسران ظاہر ظاہر ہے۔ جو لوگ بے نمازیون کو خواہ مخواہ بھی زبردستی سے
بزرگ جانتے ہین وہ قرآن پاک کے [illegible] [illegible] رہین جسکا اللہ و رسول

مذمت کرے اوسکی بہلوگ مدح کرین یہ کیسی بے ایمانی ہے حدیث مین ہے۔
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ
جو اللہ کے واسطے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کے واسطے کسی سے عداوت کرے
اور اللہ ہی کیواسطے کسی کو کچھ نہ دے اور اللہ ہی کیواسطے کچھ دے اوسکا ایمان کامل ہے
اہل علم نے کہا ہی کہ یہ حدیث اتقا و پرہیزگاری کا اصل اصول اور جامع ہے اور کمال
ایمان کی کسوٹی ہی اور اسپر ولایت و محبت خالصہ کا دارمدار ہے۔ علامہ ابن کثیر
نے فرمایا ہے کہ قرآن کا انکار چار طور پر ہے۔ قرآن کا انکار ایک تو یون ہوتا ہے
کہ سرے سے اسکو اللہ کا کلام ہی نہ سمجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا
نہ جانے جس طرح عقیدہ یہود و نصارٰی کا ہے۔ دوسری شکل ہی کہ کلام اللہ کو مانے
اور پیغمبر کو سچ جانے لاکن قرآن کو مخلوق سمجھے یہ بھی کفر ہے کیونکہ مخلوق حادث ہی
اور وہ اللہ صاحب کا کلام قدیم ہے کلام یہہ اللہ کی صفت ہی اور اللہ اپنے سارے
صفات کے ساتھ قدیم ہے اور سارے صفات نقص و عیوب سے پاک ہین اور
مخلوق و حادث ہونا یہ بڑا عیب ہی جسطرح عقیدہ معتزلہ و حکماے یونان وغیرہ کا ہی
تیسری صورت ہی کہ قرآن و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دونون پر ایمان لاوے اور کلام اللہ
کو مخلوق نہ جانے مگر بعض حکم قرآنی کو نہ مانے جسطرح بعضون نے کہا ہی کہ حرمت
سود کی تقسیم فرائض کی صحت طلاق کی نہین مانتے ہین یہ بھی کفر صریح ہے چونکہ
بعض جزو قرآن کا انکار لازم آیا اور بعض جزو قرآن کا انکار کرنا مثل انکار پورے
قرآن کے ہے کیونکہ نقیض موجبہ کلیہ کی سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ چوتھی صورت یہ ہے
کہ قرآن کا اقرار کرے مگر قرآن پر کسی امام مجتہد یا عالم درویش کی بات کو غالب رکھے

اور درویش و عالم کے حلال کی ہوئی چیز کو حلال جانتے اور اوسکی حرام کی ہوئی کو حرام جانتے اگرچہ خلاف قرآن پاک کے ہو یہہ بھی انکار قرآن کا ہے جیسا کہ مشرکین عرب و قبائل مدینہ کی عادت تھی سو ملنے جلنے مین خیال رکھنا چاہئے کہ جس سے محبت کرنے اور جسکی تعظیم کرنیکا حکم ہے اوسکی عظمت کرین اور جسکی تعظیم و توقیر شریعت مین ممنوع ہے اوسکے ساتھ ملنے مین اغماض کو راہ دے حد سے تجاوز کرنے مین پیروی شیطان کی لازم آتی ہے اوس سے بچنا چاہئے۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ہرگز وہر آئینہ قرآن کے حد باندھے ہوے سے تجاوز نہ چاہئے کیونکہ تجاوز کرنے مین ایک قسم کا انکار قرآن کے ساتھ لازم آتا ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ اللہ صاحب فرماتا ہے کہ جو گروہ اس قرآن کو نہ مانیگا اوسکے لئے جہنم وعدہ ہے۔ اور بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہین تو ایسی بُری کہ اوسکی مقبولیت مین اختلاف ہو نہ رکوع و سجود کا خیال نہ تعدیل ارکان کا لحاظ ہے نہ بے وقت نماز ادا کرنے سے باک ہے اور نہ کبھی کبھار چھوڑ دینے سے ننگ و عار ہے ایسون کے لئے قرآن مین یہ حکم وارد ہوا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی خرابی ہے اُن نمازیون کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہین نماز کو راست و درست ادا کرنے کا حکم ہے۔ حضرت نے ایک شخص کو نماز مین تعدیل ارکان اور قومہ و جلسہ کو ٹھہر ٹھہر کر ادا نکرنے کے سبب یہ حکم دیا کہ تو نے نماز گویا نہ پڑھی جا پھر ادا کر۔

غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت سید عبد القادر جیلانی رح مین ہے صفحہ ۷۰ کہ ابن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا کہ امام پر سبقت کرتا ہے فرمایا کہ تو نے

نہ نماز اکیلے پڑھی نہ امام کے ساتھہ یعنی نماز تیری نہیں ہوئی۔ اور ایسا ہی
ابن عمر رض نے ایک شخص کو کہا تھا اور اوسکو اس فعل پر مارا تھا اسی کتاب
تحفۃ الطالبین صفحہ ۳۰۰ مین ہی کہ بہت سے لوگ ایسے ہونگے دن قیامت
مین کہ اونکی نماز نہین ہوئی تھی اور وہ وہ شخص ہین جو رکوع و سجدہ سے سر
اوٹھانے مین امام پر سبقت کرتے تھے۔ ارکان الصلوٰۃ
تصنیف ملا علی قاری حنفی مین ہی طبرانی نے ابو یعلے ابن خزیمہ سے روایت
کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نماز مین تعدیل ارکان کا
نہ کرتا تھا اور سجدہ مین ٹھونک مارتا تھا آپ نے فرمایا لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰى
حَالِهٖ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی اگر یہ شخص اسی حالت پر مرا تو مرا غیر دین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر و موطاء مین ہی اَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِي
يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ بدتر چور وہ ہی جس نے اپنی نماز مین چرایا۔ صحابہ نے عرض
کیا کہ اپنی نماز مین کسطرح چوراتا ہی آپ نے فرمایا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا
یعنی رکوع و سجود مین پورا اہتمام نکرے۔ اور احمد و ابن ماجہ ابن خزیمہ و علی
بن شیبان نے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے نہین
ہوتی نماز اوس شخص کی کہ اپنی پیٹھہ کو رکوع و سجود مین برابر نہین کرتا ہے
ابو یعلے۔ اصبہانی نے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا مَثَلُ الَّذِيْ لَا يُتِمُّ
صُلْبَهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَمَثَلِ حُبْلٰى حَمَلَتْ فَلَمَّا دَنَا نِفَاسُهَا اَسْقَطَتْ
فَلَا هِيَ ذَاتُ حَمْلٍ وَّلَا هِيَ ذَاتُ وَلَدٍ یعنی حال اوس شخص کا جو اپنی نماز
مین پشت راست نہین کرتا مثل حال اوس عورت حاملہ کے ہی کہ اسکو حمل ہوا

جب جننے کا دن نزدیک ہوا حمل ساقط ہوا پس نہ حاملہ رہی نہ اولاد والی۔
ایسی ہی اس نمازی کی نماز برباد ہی۔ اصبہانی نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز پڑھنے والیکے داہنی طرف ایک فرشتہ اور بائین
طرف ایک فرشتہ ہوتا ہی اگر نماز پوری کی یعنی رکوع و سجود وغیرہ اچھی طرح
سے پورا کیا تو دونون فرشتے اسکی نماز اوپر لے جاتے ہین اور اگر پوری نہ کی تو
اوسکے منہ پر مارتے ہین یعنی نماز قبول نہین ہوتی ہے اللہ صاحب فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا پھر اوسکی جگہ آئے بعد مین پیچھے آنیوالے ضایع کیا نماز کو اور
پیروی کی خواہشون کی سو آگے ملے گی گمراہی۔ ضایع کرنا نماز کا یہ ہی کہ اوسکو
وقت پر خشوع و خضوع طمانیت کے ساتھ نہین پڑھنا۔ سجدہ مین ٹھوکر مثل
مرغون کے مارنا رکوع مین پیٹھ برابر نکرنا قومہ مین سیدھے کھڑا نہین ہونا اور
بے وقت نماز پڑھنا۔ ایسی ہی نماز کی شان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ نماز منافق کی ہے نماز منافق کی ہی نماز منافق کی ہی منتظر رہتا ہی کہ جب
آفتاب ڈوبنے کو ہوتا ہی تو اوٹھکر چار ٹھوکرین لگا لیتا ہی خدا کو او سمین تھوڑا ہی
یاد کرتا ہی صرف دیکھا دیکھی رسم کرتا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاۤءُوْنَ النَّاسَ وَ
لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دھوکھا دیتے ہین اللہ کو حالانکہ خدا ہی ان کو دھوکے
مین ڈالے ہوئے ہی جب منافقین کھڑے ہوتے ہین نماز کی طرف تو نہایت آلکسی
سے کھڑے ہوتے ہین لوگون کو دکھاتے ہین خدا کو یاد نہین کرتے ہین مگر تھوڑا

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق کہ منافقین
نیچے درجہ مین ہونگے دوزخ کے - ایک روایت مین ہی جو نماز پوری وکامل
پڑھتا ہے تو اوپر کو جاتی ہے اور اوسکے لئے دلیل ہوتی ہے مثل دلیل شمس
کے اور کہتی ہے وہی نماز بندے کو حفاظت سے رکھے تجھکو اللہ جیسے تونے
میری حفاظت کی ہے اور اگر نماز پوری وکامل طور پر نہین پڑھتا ہی تو وہ نماز
لپیٹی جاتی ہے مثل لپیٹے جاتے کپڑے کے اور ڈال دیجاتی ہے مُنہ پر اوسکے اور
نماز کہتی ہے کہ جیسا تونے مجھے ضائع کیا تجھے بھی خدا ضائع کرے خسران مین رکھے
سنن مین ہی کہ بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے حالانکہ بعضون کو خمس بعضون کو سدس
بعضونکو ثلث بعضونکو نصف بعض کو عشر ثواب ملتا ہی ایسے ہی نماز کی شان مین ہے
کہ بہتیرے نمازی کو نہین کچھ حاصل فائدہ مگر صرف اوٹھنا بیٹھنا - اور بہتیرے روزہ دار
کو کچھ نہین فائدہ مگر بھوکے رہنا کما فی الترغیب والترھیب للمنذری
بہتیرے اکابر دین تارک نماز کو کافر ہی کہتے ہین او نہین سے یہ حضرات رحمہم اللہ ہین
حضرت عمر بن الخطاب - عبداللہ بن مسعود - ابوہریرہ - عبدالرحمن بن عوف - امام احمد
بن حنبل - اسحاق بن راہویہ - ابوبکر بن شیبہ - عبداللہ بن مبارک حکم بن عتبہ - ابوایوب
سجستانی - ابوداود طیالسی - زہیر بن حرب وغیرہم - بے نمازی کی سزا
امام ابوحنیفہ کے نزدیک ضرب اور حبس ہے جب تک توبہ نکرے - امام شافعی
احمد بن حنبل کے نزدیک قتل ہی چنانچہ میزان شعرانی وغیرہ مین لکھا ہی اور بموجب
تحقیق علما کے نماز نہ پڑھنے کا گناہ خنزیر کے کھانے کے گناہ سے زیادہ ہی -
طریقہ محمدیہ کی شرح مین ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے کہ جو شخص ترک نماز پر

تسب اولیاء کرام کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے عامل ہو گزرے ہین بغیر اتباع شریعت
کے وصول الی اللہ دشوار ہے سعیدا سعدی کہ راہ صفا ؛ توان رفت جز
در پئے مصطفےٰ ؛ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ؛ ؛
سید الطائفہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو وقت مرگ کے ایک آدمی وضو کرا رہا تھا خلال
داڑھی کا بھول گیا فوراً آپ نے اوسکا ہاتھ پکڑکر اس سنت کو بجالایا۔ وضو کرانیوالے
نے کہا کہ اے بزرگ ایسی سنت کیلئے کیا ایسے وقت نازک مین بھی رخصت نہین ہے
کہا مین نے اس مرتبہ کمال کی سیر اسی اتباع سنت ہی کی بدولت کی ہے اسکو کیونکر
چھوڑ دون۔ دوسری نقل ہے کہ سید الطائفہ جنید رح کی نماز ایک وقت کی یا ایک ماہ کی
بسبب غلبہ سکر کے چھوٹ گئی تھی جب افاقہ ہوا تو پوری نماز کو اعادہ کیا اور بہت کچھ
استغفار پڑھا اور اپنے اس حالت سے نادم ہوئے گو حالت سکر مین نماز کے مکلف نہین تھے تاہم
بسبب چھوٹنے نماز کے اس حالت غلبہ سکر کو محمود نہین جانتے تھے لیکن یہ امر اختیار
سے باہر تھا۔ ایک مقام مین **مکتوبات صدی** کے یہ بھی نقل لکھی ہوئی ہے کہ
ایک شخص کے ساتھ شیطان ہوا جب وہ شخص گھر مین پہونچا اور نماز نہین پڑھی ایک
وقت دو وقت تو شیطان نے دیکھا کیا بعد مین رخصت ہوا اور کہا کہ ایسے بے نمازی
شخص کی صحبت تو میرے حق مین بھی زہر قاتل ہے۔ ایک تو مین خود ملعون ہون دوسرے
جسکی صحبت اختیار کی ہے اوسپر بھی ترک نماز سے شب و روز کی بھاری پھٹکار ہے تو میرا
ایسون کے ساتھ ٹھہرنا سونے مین سہاگہ ہوگا فوراً اچل چنپت ہوا۔ ایک شخص نے
ایک اونٹ خرید کرکے گھر لایا حسب معمول اوسنے نماز نہین پڑھی چونکہ قبل سے بھی
نہین پڑھتا تھا۔ وہ اونٹ جب باہر چرنے کو گیا تو اثنائے راہ مین زبان حال سے

ایک بزرگ ولی اللہ کی جناب مین عرض کیا کہ مجھے ایسے کے گھر مین رہنے کا اتفاق
ہوا ہے کہ سب کے سب بے نمازی ہین شب و روز لعنت و پھٹکار کی بھرمار ہے
دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ کوئی دوسری جگہ مجھے عنایت کرے۔ حضرت شہاب الدین
سہروردی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت معذورونکی نماز کے بارے مین غلطی
کرتی ہے یعنی وہ سمجھتی ہے کہ غرض نماز سے حضوری اور مراقبہ ہے اور یہہ امر نماز کے سوا
دوسری صورت سے بھی حاصل ہوسکتا ہے بنا برین وہ لوگ نماز کو ایک ضروری رکن
اسلام کا نہین جانتے ہین اور دیگر احکامات اسلام کے بھی مخالفت مین رہتے ہین
اور حرام و حلال مین مبتلائی ہوئی حد سے تجاوز کرتے ہین۔ مین پناہ مانگتا ہون اس
گمراہی سے۔ اور ایک جماعت اہل قصور و فتور سے ایسی ہے کہ وہ ادا سے فرائض کا
کرکے انکار فضائل نوافل کا کرتی ہے اور تھوڑی لذت رہتی جو وہ لوگ اپنے احوال
مین پاتے ہین اوسے نوافل کو مہمل تصور کرتے ہین اور اوسکی ادا مین دلی سرگرمی
ظاہر نہین فرماتے ہین اگرچہ یہہ گروہ گمراہی و ضلالت سے بری ہے لیکن محل
قصور مین ہین اور جیسا کہ اعیان موجودات مین سے ہر ایک موجودات کی خاصیتین
الگ الگ ہین اوسیطرح نماز کے ہر رکن کی ہیئت مین خاصیتین علیحدہ ہین جو
کہ دوسرے مین نہین ہین۔ بلکہ شیخ شہاب الدین علیہ الرحمۃ ترقی کرکے
ارشاد فرماتے ہین کہ نماز کے ہر ایک رکن مین اسرار و حکمت پوشیدہ ہے جو کہ
غیر مین نماز کے نہین ہے۔ اہل معرفت و اہل وجدان بطریق ذوق کے اوسکو
دریافت کرتے ہین۔ حضرت نصیر آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اتباع سنت
کی برکت سے اللہ کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے۔ اور فرائض عبادت کے بجالانے

تقریب [illegible] ہوتا ہے۔ اور نوافل پر مداومت کرنے سے محبت خدا و رسول
کی [illegible] سکتا ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ شیخ **معین الدین** چشتی رح نے دربارہ
نماز اور دیگر احکام شرائع کے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح کو جو کچھ
فرمایا تھا وہ دلیل العارفین میں مصرح مذکور ہے اوسی سے یہ روایتیں نقل
کیجاتی ہیں۔ **مجلس اول** میں ہے کہ جسدن حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح
شہر بغداد امام ابو اللیث سمرقندی کی مسجد میں خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوگئے اوسدن شیخ شہاب الدین محمد سہروردی اور شیخ داود
کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین محمد صفاہانی رح بھی ایک ہی جگہ حاضر
تھے۔ نماز کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ آدمی نماز کے
عزت سے قریب نہیں ہو سکتا۔ مگر نماز میں کیونکہ یہی نماز مومن کی معراج ہے
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنی نماز مومن
کی معراج ہے) پس نماز ہی سے تمام مقاموں میں نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی
خدا تعالیٰ کی طرف سے پہنچنا ہے کہ نماز ایک بھید ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے
کہتا ہے اور [illegible] میں نزدیکی اوسیکو حاصل ہو سکتی ہے جو کہ لائق کہنے راز کے
[illegible] ہو گیا [illegible] نماز میں یہی مضمون حدیث میں آیا ہے اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ
رَبَّہٗ [illegible] سے راز کہتا ہے) خواجہ بزرگ رح اتنا فرماکر
[illegible] علیہ الرحمۃ کا ذکر [illegible] ختم [illegible]
[illegible] سمرقندی [illegible] امام
[illegible] اور تر ہے [illegible]

چھت پر کھڑا ہوکر بآواز بلند یہ ندا کرتا ہی کہ آدمیو اور پریو سنو اور معلوم کرو کہ جو شخص خدا عزوجل کا فرض نہین ادا کرتا ہی خدا کی پناہ و حمایت سے باہر نکل جاتا ہے اور دوسرا فرشتہ حظیرۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھت پر کھڑا ہوکر یہہ ندا کرتا ہی کہ آدمیو سنو اور معلوم کرو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتین نہ ادا کرے اور اون سے تجاوز کرے وہ شفاعت سے محروم رہیگا۔ پھر خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح نے فرمایا کہ ایک روز ہم اور خواجہ اجل شیرازی یکجا تھے اور نماز مغرب کا وقت آگیا خواجہ رح تازہ وضو کرتے وقت اونگلیون مین خلال کرنا بھول گئے ہاتف غیبی نے آواز دی اور اونکے کان مین کہا کہ اے اجل ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دعوے کرتے ہو اور اوسکی سنت کو ترک کرتے ہو خواجہ اجل رح نے عہد کیا کہ اب سے تامرگ سنتون کو بجا لانے مین حتی الوسع غفلت نہین کرونگا خواجہ بزرگ رح نے فرمایا کہ عارف کو ہر وقت ولولہ عشق کا ہوتا ہی اور ہمیشہ خدا کی قدرت اور اوسکی خلاقی پر متحیر رہتا ہے۔ اگر کھڑا ہے تو وہم دوست کا ہی۔ اگر بیٹھا ہے تو ذکر دوست کا ہی اگر سوتا ہی تو خیال دوست مین خواب دیکھتا ہی اور جاگتا ہی تو دوست کے حجاب عظمت کی آس پاس گھومتا ہی۔ اسکے بعد فرمایا کہ اہل عشق صبح کی نماز ادا کرکے اوسی جگہ جای نماز پر ٹھہرے رہتے ہین جبتک آفتاب نہ نکلے۔ اس سے مقصد اونکا یہہ ہی کہ دوست کی نظر مین یہ نماز مقبول ہوا اور انوار تجلی کے اوسپر دم بدم منڈلاتے باندھے رہین۔ پھر خواجہ بزرگ رح نے اشراق کی تاکید مین یہ قصہ ارشاد فرمایا کہ امام المتقی ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فقہ اکبر مین ہی کہ ایک شخص کہ نہ چھوڑا تھا جسنے چالیس برس عمر بسر کی مرنے کے بعد لوگون نے خواب مین اوسکو بہشت مین

دیکھا متحیر ہو کر لوگون نے پوچھا کہ تو کس عمل کی بدولت بہشت مین داخل ہوا جواب
دیا کہ مین صبح کی نماز کے بعد جائے نماز پر تا طلوع آفتاب کے بیٹھا رہتا تھا اور اشراق
کی نماز پڑھکر اپنے کام مین مشغول ہوتا تھا۔ اللہ تعالے نے اسی کام کی برکت سے
مجھے بخشدیا۔ سبع سنابل مین ہے کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جو
شخص سستی کریگا آداب شریعت مین وہ حرمان سنت کے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا
اور جو سنت کی ادا مین غفلت کریگا وہ حرمان فرائض کے عذاب مین گرفتار ہوگا۔ اور
جو شخص فرائض کی بجاآوری مین مداہنت کو راہ دیگا وہ نور معرفت کے فیضان سے
بالکلیہ محروم رکھا جائیگا ؎ شرم نداری کہ گنہ می کنی * نامۂ خود را چہ سیہ می کنی
سنگ نکند در صف بیگانگان * آنچہ تو در حضرت شہ میکنی۔ حضرت عبد القدوس
گنگوہی حنفی رح نے مکتوبات قدوسیہ کی ۲۳ مکتوب مین ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے
کے بارے مین اور تمام تر خضوع وخشوع کی نسبت تاکید سخت کی ہے اور فرمایا ہے
کہ قیامت مین اعمال سے پرسش ہوگی نہ کہ علم سے کسی کا علم ونسب عمل کے بدلے کام
نہین آسکے گا۔ اور نماز ہی سے حقیقت کی راہ منکشف ہوتی ہے ؎ نماز رفع نماید
حجاب چہرۂ یار * نماز برقع کشاید ازان مہ رخسار *
محمد بن الفضیل رح نے فرمایا ہے کہ بدبختی کی علامت تین چیز ہے۔ ایک وہ علم
کہ جسپر عمل نہین کیا گیا۔ دوسری چیز وہ عمل ہے کہ جسکے کرنے مین اللہ کی رضامندی
نہین ڈھونڈھی گئی۔ تیسری چیز صحبت ہے کہ جو نفاق سے مملو ہوا اور کدورت سے بھری
ہے۔ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح نے نماز مین تعدیل ارکان یعنی ٹھہر ٹھہر
کر نماز پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے چنانچہ دلیل العارفین مین خواجہ

قطب الدین بختیار کاکی رح کہتے ہین کہ معین الدین چشت رح نے فرمایا ہی کہ ایک روز خواجہ عثمان ہارونی رضہ کی زبان سے یہ بات صادر ہوئی کہ قیامت کے دن کیا انبیاء کیا اولیا جو شخص حساب وکتاب سے نماز کے پاک نکلا وہ خلاص ہوا اور جو اپنی نماز کے حساب وکتاب مین کھوٹا نکلا دہ زبانیہ کے ہاتھہ مین پڑا اور دوزخ مین گیا۔

خواجہ عثمان ہارونی رضہ نے فرمایا ہے کہ ہم ایک شہر مین تھے جسکا نام یاد نہین ہے۔ قریب شام کے ہے اوس شہر کے آس پاس ایک غار تھا اوس مین ایک بزرگ مصلے بچھائے ہوئے بیٹھے تھے اور سامنے اونکے دو شیر بھی حاضر تھے شیخ اوحد محمد الواحد عزیزی رح اونکا نام تھا کہ اونکے بدن مین سوا چمڑے کے کچھہ باقی نہ رہا تھا۔ شیر کے ڈر سے ہم اونکے نزدیک جانے سے ڈرتے تھے اتفاقاً فارغ نماز سے ہوکر میری طرف دیکھا اور بولایا کہا آؤ مت ڈرو۔ بعد اوسکے اللہ کا خوف دل مین رکھنے کی نسبت بہت دیر تک نصیحت فرماتے رہے اور ارشاد کیا کہ جو شخص خدا سے ڈرا اوس سے سب ڈرتے ہین شیر کی کیا حقیقت ہی اوسکے بعد اس غار مین چند سال سے رہنے کے بارے مین بیان کرنے لگے کہ مین ڈر سے ایک چیز کے تیس سال سے رو رہا ہون اور چند سال سے اس غار مین عزلت گزین ہون۔ مین نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہی جسکے ڈر نے آپ کو اس حالت تک پہونچایا ہی۔ فرمایا نماز ہے کہ نماز ادا کرتا ہون اور روتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدایا نماز کے شرایط اور اوسکی خشوع وخضوع کو مجھہ سے ادا کرادے کاش اگر شرایط نماز کے فوت ہوئی اور وہ نماز اولٹکر مجھہ پر ڈالی گئی تو مین گیا گزرا۔ سو مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اگر تم نماز کو باشرائط وخشوع وخضوع کر چکے تو البتہ ایک کام تم سے ہوا۔ نجات کی امید ہی ورنہ عمر برباد

گناہ لازم۔ ایک مقام مین لکھا ہی کہ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبت مین چھ درویش کامل سمرقند سے آئے تھے۔ آپ نے وعظ فرمایا کہ ہزار ہزار
افسوس ہی اون مسلمانون پر جو نماز کو بے وقت پڑھتے ہین۔ اور اپنے مولا کی تقصیر کرنے
مین گرفتار رہین۔ فرمایا کہ مین ایک شہر مین تھا وہان کے مسلمان وقت نماز سے پہلے
مستعد نماز کا کرتے تھے۔ یہ نیک خصلت اونکی بطور خو و رسم کے ہو گئی تھی۔ مین نے سبب
پوچھا لوگون نے کہا کہ وقت آنے کے بعد فوراً نماز ادا کر چکین۔ اور جب پہلے سے مستعد
و سامان نہین کرینگے تو بروقت نماز ادا نہین کر سکتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہی کہ توبہ مین قبل مرنے کے جلدی کرو اور نماز مین قبل گزرنے وقت کے جلدی کرو
عجلوا بالتوبۃ قبل الموت وعجلوا بالصلوۃ قبل الفوت۔
انیس الارواح مین خواجہ معین الدین چشتی خواجہ بزرگ رحمہ نے لکھا ہی کہ ایک روز
حضرت شبلی رح اور سید الطائفہ جنید رح ایک جگہ صحرا مین نماز پڑھنے کا قصد کر رہے تھے
اتنے مین ایک بزرگ بوڑھا سر برہنہ ہوئے تشریف لائے ان دونون حضرات نے اون کو
بابرکت شخص سمجھکر امام اپنا بنایا۔ نماز مین اسقدر تعدیل ارکان کرتے تھے کہ یہ حضرات
جو خود ولی کامل تھے گھبرا گئے اور بعد نماز کے باادب ہوکر پوچھا کہ رکوع و سجدہ وغیرہ
مین حضور کس قدر تسبیح پڑھتے ہین جو اتنی دیری ہوتی ہے فرمایا مین زیادہ تسبیح نہین پڑھتا
لیکن ہر تسبیح کے بعد جب تک مین اللہ پاک کی جانب سے لبیک یا عبدی کی
آواز نہین سنتا ہون اوسوقت تک متوقف رہتا ہون۔ اسیواسطے دیری ہوتی ہی
عوارف المعارف مین شیخ شہاب الدین سہروردی رح کے ہے کہ نماز ایمان والون
کے لئے معراج ہی یعنی معراج کو بہت مشابہت ہی نماز کے ساتھ۔ یا یون کہئے کہ نماز

بہت اشبہ ہی معراج کے ساتھہ۔ ساتون رکن نماز کے یعنی دو قعود اور دو سجود-
دو قیام ایک رکوع بمنزلہ طبقات سموات یعنی آسمان کے ہین۔ نمازی نے جب نماز
مین ساتون رکن مذکور کو ادا کیا تو گویا طبقات سموات کو طے کیا۔ قعدہ اخیرہ اگرچہ
سیر کی انتہار کا مقام ہے لیکن اوس مین تشہد کا ہونا چلتے وقت کی رخصت
تقریب کو بتلاتا ہی۔ اول تشہد مین (التحیات) گویا ابتدائی سلام وتحیت ہی مصلی
کیجانب سے حضرت رب العزت اور دیگر بندگان صالحین پر جو کہ جناب قدس مین رہتے
ہین۔ اور باری تعالےٰ کے زیر عرش بسر کرتے ہین۔ اور نماز کے معراج کہلانے
کی بھی ایک وجہ ہی۔ معراج کی رات مین حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی غایت شفقت ومہربانی سے چاہا کہ ہم کوئی ہدیہ امت کیلئے یہان سے لیتے جاتے
تاکہ میرے اس سفر مبارک کی برکات سے اونکو بھی فائدہ پہونچتا۔ نماز چونکہ باعتبار
تقرب مقامات اور شا بہت ارکان کے معراج سے بہت مشابہ تھی۔ اس لیے
اسی نماز کو جناب باری عز اسمہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً دیا کہ اپنی امت کو دو
معراج جسمانی آسمان پر جیسی تمکو ہوی ایسی معراج تمھاری امت مین کسیکو ہونے
کی نہین۔ باقی تقرب وحضوری جو معراج مین تمکو حاصل ہوئی ہے وہ تقرب حضوری
تمھاری امت کو اپنے اپنے درجے کے موافق اسی نماز سے حاصل ہوگی۔
مخدوم الملک علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب (خوان پر نعمت) مین اس رباعی کو
لایا ہے درکوی خرابات کسے راکہ نیاز نیست ٭ ہشیاری ومستی ہمہ درعین نماز نیست +
این جا نپذیرند نماز و ورع و زہد ٭ انچہ از تو پذیرند درین کوے نیاز ہست ٭ نماز کو
عربی مین صلوٰۃ کہتے ہین لفظ صلوٰۃ کا نکلا ہوا (صلی) سے اور صلی کے معنی آگ میت جلانیکے این

نمازی عین نماز کی حالت مین کثرت تجلیات انوار اور غایت خشوع وخضوع ۔ حرقت
دو وبان کے سبب سے گویا آگ مین ہے ۔ بعضون نے کہا ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا
نکلا ہے رصلہ سے اور صلہ کے معنی ملنے کے ہین ۔ نمازی عین نماز کیحالت مین
غلبہ نور شہود اور بہ سبب تلاش رسوم جود کے خلق سے منفصل اور خدا تعالے
سے متصل ہے ۔ نماز فرض کے انوارات وبرکات کا کیا ذکر ہے سنت ونفل مین
جب اسقدر ثواب ہے کہ جسکی انتہا نہین ہے من صلی الصبح فی جماعۃ ثم قعد
یذکر اللہ حتی یطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ و عمرۃ
قال صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ جو نماز صبح کی جماعت مین پڑھکر
یاد مین اللہ کی بیٹھہ جاوے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہو جاوے بعد اوسکے دو رکعت
نماز ادا کرے اوسکے لئے پورے حج وعمرے کا ثواب ہے ۔ صوفی کامل حضرات بسبب
غایت خلوص اور نہایت خشوع کے باعتبار ادا کے سنت وفرض کو برابر جانتے ہین
اگرچہ دونون باعتبار مراتب شرعیہ کے متفاوت ہین ۔ فرض کا قصداً تارک کافر ہے
اور سنت کا قصداً ترک کرنیوالا فاسق ہے لیکن حضرات صوفیہ کرام رح اور علمار خاشعین
محض براہ محبت واطاعت حکم رسول کے سنت فرض دونون کی ادا کا اہتمام ٹھیک
برابر رکھتے ہین ۔ عوارف المعارف مین ہے کہ نماز کے ادا کرنیکی ہیئت جمیع
ملائکہ کی عبادت کی ہیئت کو شامل ہے ۔ بعضے فرشتے ہمیشہ رکوع مین ہین اور بعضے
سجود مین ۔ بعضے قیام مین ہین تو بعضے قعود مین ۔ بعضے دعار مین مشغول ہین تو
بعضے استغفار مین مصروف ۔ کسی کو تسبیح کا وظیفہ بتلایا گیا ہے تو کسیکو تحمید کا ورد
سکھایا گیا ہے کسی کو درود پڑھنے سے کام ہے تو کسیکو تحیت وسلام ہی پہونچانا

سے مطلب ہی تو ایک نماز پڑھنے سے نمازی کو ساری عبادتون کا ثواب ملتا ہے۔
کیونکہ سارے فرشتون کی عبادت کو نماز اپنی اس ہیئت موزون وصورت مقبول
کے ساتھ شامل ہی۔ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ نہین قرب حاصل کرتا میری طرف
بندہ میرا مثل ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا ہے مین نے اوسپر۔ اور ہمیشہ
تقرب کرتا ہی مجھسے بندہ میرا ساتھ نوافل کے یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون تو ہوجاتا ہون کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ اوسکی
جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہاتھ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاون اوسکا
جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر اگر مجھسے کچھ مانگتا ہے تو اوسکو دیتا ہون۔ اگر چاہتا
ہے تو پناہ دیتا ہون۔ پھر جب نماز اتنے تقرب وکمالات کی حد تک پہونچانیوالی چیز ہے
تو اسکا تارک اور اسکے ترک پر اصرار کرنیوالا اور اس نماز کو قدر وعزت کی نگاہ سے نہین دیکھنے والا
ولی اللہ عارف باللہ کیونکر ہو سکتا ہی نماز کا تارک تو بعضونکے نزدیک جب سرے سے مومن ہی نہین ہے ولایت
خاص تو فضل ہی ایمان پر سے کچھ اور مرتبہ ہی تو فہمیدہ پر کہ ہا سمجھے ہین جسکو یاد رہ وہ اللہ ہی نہین
حدیث مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز شروع فرماتے تھے
تو کمال استغراق انوار وتجلیات کی جہت سے سینہ مبارک آپ کا مثل ہانڈی کے کھولتا تھا
اور وفور شوق مین جوش کرتا تھا۔ جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا
نماز مین خشوع وخضوع مشہور ہے۔ سچ ہے جو خدا سے ڈرا اوس سے سب ڈرتے
ہین نماز پڑھنے کے وقت چھت سے سانپ گرا سب لوگ سانپ ہی ڈر سے کہ بھاگ
گئے اور سانپ خود ان سے ڈر اکہ منہ لیکے رہ گیا کاٹ نہ سکا ؎ ہیبت این مرد
صاحب دلق نیست ؎ ہیبت حق ہست این از خلق نیست ؎۔

یحییٰ بن معاذ رازی رح طبقۂ اولےٰ سے ہین اون سے کسی نے کہا کہ ایک قوم
کہتی ہے کہ مین پہونچی ہوئی ہون میرے لیے چھوڑنا نماز کا ضرر نہین ہی فرمایا
کہ ٹھیک پہونچی ہوئی ہی لیکن دوزخ مین۔ خدا تک الیسون کی رسائی کہان
ہوسکتی ہے۔ آپ کا قول ہے کہ محبت اوسکی سچی ہی جو محبوب کے کہے بموجب
عمل کرے۔ آپ کا قول ہی کہ جو شخص اللہ کی عبادت کے وقت اللہ سے شرمائے
اللہ تعالےٰ بھی عذاب معصیت کے وقت اوس سے شرم کریگا۔ بندے کی حیا
ندامت مین ہی اور اللہ پاک کی حیا کرامت مین ہی۔ یعنی بندہ جب گناہ پر نادم ہوتا ہی
تو خدا کو بخشنا ہی پڑتا ہی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رض کے خشوع کا قصہ یون
ہے کہ آپ کے کسی عضو مین زخم ہوا تھا جسکے علاج مین اوسکو کاٹ ڈالنے
کے لیے حکما فرماتے تھے۔ نماز مین جب آپ مشغول ہوئے وہ عضو کاٹ لیا گیا۔
اونکے فرشتے کو بھی خبر نہین ہوئی۔ کیسی محیت و محویت اور کیسا استغراق تھا
سبحان اللہ وبحمدہ ؎ جذبۂ وصل بحدیست میان من و تو ٭ کہ رقیب آمد و نرسید
نشان من و تو ٭ تذکرۃ الاولیاء مین منقول ہی کہ حسین بن منصور حلاج
رح جنکی نسبت اولیاء کرام کے مختلف اقوال ہین حضرت جنید رح و نظام الدین اولیا
رح و علامہ ابن تیمیہ رح اور اکثر اصحاب ظواہر ان کی ولایت کا انکار کرتے ہین اور
ابن عطا۔ عبد اللہ حنیف۔ شبلی۔ ابو القاسم نصیر آبادی و جملہ متاخرین رحمہم اللہ
اقرار کرتے ہین۔ ایام امکان حضرت منصور رح بھی بڑے نمازی تھے رات و دن مین چار سو
رکعت نفل پڑھتے تھے کسی نے کہا اسقدر نوافل کے ساتھ مجاہدہ کیون فرماتے ہین
درانحالیکہ آپ ایک بڑے مرتبہ کے شخص ہین فرمایا محبت کی راہ مین عبادت کرنے سے

٭ جمعے دیدند خواہش عفو ترا ٭ رفتند و جہان جہان گنہ آوردند۔

مشقت و تکلیف نزدیک نہین آتی ہے - دوستانِ خدا اوسکی صفات مین فانی ہین نہ رنج اون مین اثر کرتا ہے نہ راحت ؎ مرغ جنت کی عاشق یا کبھو کرتے مسیح وخضر بھی نہ کبھی آرزو کرتے ان سب بیانات سے واضح ہوگیا کہ ترک کرنا نماز کا اور چھوڑنے پر نماز کے اصرار کرنا شان سے اولیاء اللہ رح کے نہین ہی کیونکہ ولایت خاصہ نام ہے اللہ پاک کی ذات کے ساتھ تقرب و معیت حاصل کرنیکا اور اللہ بندون کے ساتھ اوسی وقت تک ہی جب تک بندہ پابند نماز کا ہے - اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ بندے نے نماز چھوڑی اللہ کا ذمہ بھی اوس سے اوٹھ گیا پھر جس سے ذمہ خدا کا اوٹھ گیا وہ خدا کا دوست کیونکر ہو سکتا ہے - سمجھ بوجھ والے حضرات جو بلا عذر شرعی نماز چھوڑنے والے کو ولی اللہ کہتے ہین اور اون کے حق مین ولایت خاصہ کا دعوے کرتے ہین وہ گویا قرآن کے ساتھ استہزا اور خدا و رسول کی جناب مین سخت بے ادبی فرماتے ہین ایسون کو خدا کے بطش شدید سے ڈرنا چاہیے - اور خدا کے غضب و غصہ کا (جبتک ایسے خیال ہی تو بہ نکرین) منتظر رہنا چاہیے ؎ گذری فلک کے پار گئی لامکان تلک اوپھر آہ بے ادبی اب کہان تلک -

ہمیشہ شراب پینے والے یا شراب کو طریقت کے رو سے حلال جاننے والے کے ولی اللہ نہین ہونے کا بیان

اون مین جملہ کبائر کے نشہ پینا ہی - حدیث مین اُمُّ الخبائث کو مثل بت پرست کی ٹھہرایا ہے اور دونون کا انجام وہی نار بتلایا ہی - ابو ہریرہ کا مرفوع لفظ ہی کہ نہین زنا کرتا ہے زانی جسوقت وہ زنا کرتا ہے حال یہ کہ وہ مومن ہو اور نہین چوری کرتا ہی چوری کرنیوالا حال آنکہ وہ مومن ہو اور نہین شراب پیتا ہی شراب پینے والا جسوقت وہ اوسکو

پیتا ہو حال یہ کہ وہ مومن ہو روایت کیا ہو اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی بخاری و مسلم نے ایک روایت مین ہو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت بھیجا اللہ پاک نے شراب پینے والے ڈھالنے والے بیچنے والے بنانیوالے اوٹھانیوالے اوٹھوانے والے وغیرہم پر روایت کیا اسکو ابوداؤد نے - **ابوھریرہ** کا مرفوع لفظ ہے کہ حرام کیا اللہ تعالے نے شراب اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا مردے کو اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا خنزیر اور ثمن کو اوسکے - اور ایک روایت **ابوھریرہ** رض سے ہو کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زنا کیا اور پی شراب پیتا ہو نکالتا ہو اللہ قلب سے اوسکے ایمان کو جیسا انسان قمیص کو سر سے نکالتا ہو روایت کیا ہو اسکو حاکم نے - دوسری روایت مین ہو کہ جو اللہ اور دن آخرت پر یقین رکھتا ہے اوسکی شان نہین کہ شراب نوش کرے اور جو اللہ اور دن آخرت پر یقین کرتا ہے اوسکی شان نہین ہو کہ جہان شراب لوگ پیتے ہین وہان جاوے - روایت کیا ہو اسکو طبرانی نے - ایک روایت مین **ابن ماجہ** کے سے ہے کہ بچو تم لوگ شراب پینے سے کیونکہ یہ پیدا کرتی ہے گناہ کو جیسا کہ اسکا شجر پیدا کرتا ہو شجر کو - **ابن عمر** رض کا مرفوع لفظ ہو کل چیز نشہ لانیوالی خمر ہے اور کل مسکر حرام ہو اور جو دنیا مین خمر کا استعمال کرتے ہین اور اسکی مداومت فرماتے ہین وہ اس سے آخرت مین محروم رہینگے - روایت کیا ہو بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی نے - اور **بیہقی** مین ہو وہ آخرت مین اس نعمت سے محروم رہیگا یعنی بہشت مین نہین جاویگا - **ابو موسی اشعری** کا مرفوع لفظ ہو کہ تین شخص جنت مین داخل نہین ہونگے ہمیشہ شراب پینے والا اور ناتے سے بدسلوکی کرنیوالا اور سحر کی تصدیق کرنیوالا - اور جو دائم الخمر مرجائے گا

تو پلاویگا اللہ اوسکو نہر غوطہ سے۔ کہا گیا کیا ہے نہر غوطہ فرمایا کہ نہر غوطہ ایک نہر ہے
جو زانی عورت کے فرج سے جاری ہوگی اور ایذا دے گی دوزخیونکو بدبوی فرج
کی اوسکے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن حبان نے صحیح مین اپنے اور صحیح کہا ہی
حاکم اور ابو یعلے نے۔ چار شخص ہین کہ نہین داخل کریگا اون لوگون کو اللہ جنت
مین اور انعامات جنت کے اونکو نصیب نہین ہونگے ہمیشہ شراب پینے والا سود خوار
یتیم کا مال کھانیوالا بطلم۔ عاق کیا ہوا والدین کا۔ روایت کیا ہے حاکم نے اور صحیح
الاسناد کہا ہے۔ ابن عباس کا مرفوع لفظ ہی کہ مدمن الخمر یعنی ہمیشہ نشہ پینے والا
اگر مریگا تو ملاقی ہوگا خدا سے مثل بُت پرست کے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن
حبان نے صحیح مین۔ ابو موسی اشعری فرماتے ہین کہ ہم بُت پرست اور شارب
الخمر کے درمیان کچھہ فرق نہین پاتے ہین۔ عبداللہ بن عمر کا مرفوع لفظ ہی کہ
تین شخص پر اللہ نے حرام کیا ہے جنت کو۔ مدمن الخمر اور عاق شدہ والدین اور دیوث
دیوث وہ ہی جو اپنی عورت کو غیر محرم مرد کے سامنے کرنے مین مبالات نہین کرے
مضائقہ نہین سمجھے۔ اور اپنے اہل کی بُرائی کا اقرار کرے اور رضا ظاہر کرے۔ روایت
کیا ہی نسائی۔ بزار۔ حاکم۔ احمد نے اور صحیح کہا ہی۔ حذیفہ کا مرفوع لفظ ہی کہ نشہ
اکٹھا کرنیوالا ہی گناہ کا اور عورتین ڈوری ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی ہر بُرائیو
کی جڑ ہے۔ ذکر کیا ہی رزین نے۔ مغیرہ بن شعبہ کا مرفوع لفظ ہی کہ جس نے بیچا شراب
کو اوسنے بیچا سور کے گوشت کو روایت کیا ہی ابو داؤد نے۔ خطابی نے کہا ہی کہ یہہ
تاکید حرمت کی ہے اور تغلیظ ہی اس مین جس نے جو کاردی بیع خمر کی اوسنے حلال
کیا خنزیر کو کیونکہ حرمت مین دونون برابر ہین۔ پھر جب کھانا خنزیر کا حرام ہوا تو ٹھرا

کی بکری کا کھانا بھی حرام ہوا۔ جابر بن عبد اللہ کا مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص ہین کہ نہین قبول کرتا ہے اللہ اوسکی نماز اور نہین چڑھتی ہی اونکی اوپر کو نیکی۔ غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ اپنے مولے سے جا ملے۔ اور راوسکے ہاتھہ مین ہاتھہ ڈال دے۔ اور عورت کہ جس کا مرد اوسپر غصہ ہو یہانتک کہ راضی ہو جاوے۔ اور نشہ پینے والا یہان تک کہ ہوش مین آوے۔ ابی درداءؓ کا مرفوع لفظ ہی کہ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ مت شرک کر اگرچہ جلا دیا جاوے اور پھانسی دیدیا جاوے اور نہ نماز کو ترک قصداً کر جس نے نماز کو قصداً ترک کیا اوس سے اللہ کا ذمہ اوتر گیا۔ اور مت شراب پی تحقیق کہ شراب پینا ہر برائیون کی کنجی ہے علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت یہ پندرہ خصلت کرنے لگے گی اوسوقت اونپر بلا آنی حلال ہو جاویگی جب مرد بی بی کا تابعدار بنے گا۔ اور مان کی نافرمانی لوگ شروع کرین۔ دوست کی ساتھہ احسان کرنے لگین۔ باپ کے ساتھہ ظلم کرین۔ مسجد مین لوگ بشور وغل دنیا کی گپ کرین۔ اور جب سرداری قوم کی رذیلونکو مفوض ہوئے۔ اور بزرگ قوم کا اوسکے شر سے خائف ہو۔ اور شراب پینے کی اشاعت ہو۔ اور مرد ریشمی کپڑے حلال سمجھے اگلے لوگون پر پچھلے لوگ لعنت بھیجین۔ اور جب زکوٰۃ کو لوگ بار سمجھین اور ظلم شمار کرین۔ اور امانت مین خیانت کرنے لگین وغیرہ وغیرہ تب منتظر رہو اس امر کے کہ یا تو ہوا سرخ آویگی یا لوگ زمین مین دھسنا شروع ہو جائین گے یا اونکی صورتین مسخ ہوتی جاوینگی۔ اور یہ حکم سب نشہ والی چیز کے استعمال مین ہی قرآن مین ہے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

خمر مین سب نشہ والی چیز داخل ہے۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل
نشہ والی چیز خمر ہے اور کل نشہ والی چیز حرام ہے۔ شراب تاری گانجہ بھنگ وغیرہ
وغیرہ کا یہی حکم ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتر اشیار
بھی حرام ہین لیکن فرق یہ ہے کہ نشہ والی چیز مین قلیل و کثیر دونون حرام ہے۔
ما اسکر قلیلہ فکثیرہ حرام اور مفتر اشیا مین یہ حکم نہین ہے۔
سو جو بعض فقرا مدمن الخمر ہین وہ اور اونکے معتقد دونون فاسق ہین کیونکہ فاسق کو
بحیثیت فسق کے اچھا جاننے والا بھی فاسق ہے اور شراب کو حلال جاننے والا کافر ہے
حنفی مذہب اور کل مذہب کے رو سے نشہ والی چیز کا حلال جاننے والا کافر ہے جو سرے
سے مومن ہی نہین وہ ولی اللہ کیونکر ہو سکے گا۔ ؎ یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا +

لڑکے اور مجنون کو ولی اللہ نہین ہو سکنے کا بیان

جب مدار ولایت کا تقویٰ و خلوص و اتباع سید المرسلین پر ہوا اور بغیر عبادت
اور تقرب حسنات اور ترک سیئات کے ولی اللہ ہونا غیر ممکن ہے تو اس بنا پر طفل
اور مجنون کا ولی اللہ ہونا بھی از قبیل ممتنعات ہے کیونکہ تقرب عبادت اور سیئات کے
مکلف نہین ہین۔ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا لیا گیا ہے قلم دیوانے سے
یہانتک کہ ہوش مین آوے اور لڑکے سے یہان تک کہ احتلام کی حد تک پہونچے
اور سونیوالے سے یہان تک کہ جاگ اوٹھے۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو اہل سنن نے
حضرت علی اور عائشہ رضے اللہ عنہما سے اور اہل معرفت کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح
و مستند ہے۔ ہان لیکن لڑکا تمیز والا اوسکی عبادت صحیح ہے اور اوسکو اجر دیا جاوے گا۔

اکثر علما کا یہی مذہب ہے۔ مگر دیوانے کے بارے مین علما کا اتفاق ہے کہ نہین درست
ہے ایمان اور کفر اوسکا وہ بالکل مرفوع القلم ہے۔ کوئی عبادت اوسکی صحیح نہین
بلکہ معاملات مین بھی اوسکا اعتبار نہین مثل تجارت وصناعت وغیرہ کے تب وہ
بزاز۔ عطار۔ نجار۔ نہین کہلا سکتا ہے کیونکہ ان امور کی اوسمین صلاحیت نہین ہے
اور احکامات بیع وشرا۔ نکاح وطلاق۔ اقرار شہادت وغیرہ مین اوسکی باتین لغو ہین
شارع کیجانب سے کوئی مواخذہ نہین ہے نہ ثواب کا وہ مستحق ہے نہ عذاب کا مستوجب
بخلاف لڑکے کے کہ بعض مقام پر شارع نے اوسکے قول کا اعتبار کیا ہے۔ پھر جب
مجنون سے تقرب الی اللہ فرائض و نوافل۔ تقوے و زہد۔ معاملات و عبادات سب
چیز کی توقع ممتنع ہے تو ولی اللہ ہونا بھی اوسکا محال ہے۔ گو بعض مجنون ایسے پائے
جاتے ہین اور پائے گئے ہین کہ اگر وہ اشارہ کرین تو لوگ مرجائین۔ یا گر پڑین۔
یا مکاشفہ سے بعض بات بڑ مین ایسی بول جاتے ہین کہ وقوع مین آنیوالی ہو یا وقوع
مین آچکی ہو ۔ تاہم صرف ان امور سے وہ ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سب
باتین مشرکین جادوگر۔ کاہن اہل کتاب۔ ہندو براہمہ۔ تارکین جوگیون مین بھی
پائی جاتی ہین۔ مجنون کے حالات (صحت عبادات حسن معاملات) شرائط ولایت کے
بالکل مخالف ہین۔ صرف بعض خرق عادات سے اونکے ولایت خاصہ پر استدلال
کرنا اور اس حجت کو صحیح مان کر کے اونکو ولی اللہ کہنا بڑی بھاری گمراہی ہے۔ ایسے
ایسے ایک نہین ہزار خرق عادات اوس سے کیون نہون لیکن ولایت خاصہ ایسی چیز نہین
ہے کہ بغیر اتباع شریعت اور زہد و تقوے اور اخلاص و ارادت کے ایسے تیسے کو ملجاوے
سے وشام ہو کر وہ ترش ابرو ہزار دہ ؂ یان وہ نشے نہین جنھین ترشی اوتار دے ؂ ؂

ہان جو شخص کبھی دیوانہ ہو اور کبھی ہوش مین آئے پھر جب ہوش کے زمانے مین اللہ
و رسول کے ساتھ ایمان لائے اور فرائض کو ادا کرے اور محارم سے بچے تو اوسکو
حالت دیوانگی کا بھی اجر ملیگا اور دیوانگی کی قبل ہوش مین جو نیکیان ہوئی تھین اوسکا
ثواب بھی پاویگا تو وہ بقدر اپنی عبادت و تقرب کے ولی اللہ ہے۔ اور جو بعد تقوےٰ
و ایمان کے مجنون ہو گیا ہو تو اوسکو اجر حالت دیوانگی کا ملیگا۔ وہ اس حالت مین
مرفوع القلم ہے اوسکی گناہین حالت جنون کی لکھی نہین جائینگی وہ بھی بقدر تقوےٰ
کے ولی اللہ ہے۔ اور جو شخص اپنے کو مجنون ظاہر کرے اور ادائے فرائض مین
مصروف نہین ہو اور محارم سے اپنے کو محفوظ نہین رکھتا ہو بلکہ ارتکاب معاصی
مین چست اور نافرمانی خدا و رسول مین چاق ہو وہ ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ
مجنون نہین بلکہ اپنے کو مجنون ظاہر کر کے غیر مکلّف دنیا مین رکھا چاہتا ہے وہ
بھاری منافق ہے اور جسکی عقل کبھی جنون سے غائب ہو جاتی ہے اور کبھی افاقہ
بھی اوسکو نصیب ہوتا ہے مگر حال افاقہ مین بھی وہ ادائے فرائض اور اجتناب محارم
کیطرف متوجہ نہین ہوتا ہے بلکہ اعتقاد رکھتا ہے کہ ہم پر نماز اس حالت مین
معاف ہے رسول صلعم کی پیروی کے ہم اسوقت مین مکلف نہین ہین
یا کوئی شخص صحیح ہو مجنون نہین ہوتا ہم ادای صلوٰۃ و دیگر فرائض مین مشغول نہین
ہوتا ہے لیکن اعتقاد رکھتا ہے کہ امر ظاہری مین ہم مکلف شریعت کے ہین حقیقت
باطنیہ مین ہمکو شریعت کی پیروی کی ضرورت نہین ہے۔ اور یہ بھی اعتقاد کرے کہ
اولیاؤن کے لئے انبیاؤن کے سوا دوسری راہ ہے۔ یا یہ عقیدہ رکھے کہ اولیاء اللہ کے
تقرب مقامات اور وصول الی اللہ کے طریقے وسیع ہین اور انبیاء علیہم السلام کے

وصول الے اللہ کے طریقے تنگ ہین۔یاپہہ اعتقاد رکھے کہ اولیاء اللہ رح خواص کی ہدایت کے لئے ہین۔اور انبیاء اللہ علیہم السلام عوام کی ہدایت کے لئے تشریف لائے ہین تو ایسے لوگ اور اِس اعتقاد والے اشخاص ہرگز ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین۔ولایت خاصہ تقوے مین منحصر ہے جو متقی نہین وہ ولی اللہ نہین بیہ خود بھی مذہب حقہ سے بالکل غافل ہے اور جو انکو ولی اللہ کہے وہ اوس سے کا غافل ہے ہکذا فی الفرقان (لابن تیمیہ رح) ؎ صوفی ہو کہ ہو مکیش قاتل مرے دو نون ہین + پر مذہب و مشرب سے غافل مرے دو نون ہین + لیکن بعض اولیاء کرام کو جو فرط جذبۂ شوق مین ہوش نہین رہتا ہے ؎ آمد خبر زآمدا و من بعد خبر نماند مارا۔ اوس حالت سکر مین جو نمازین فوت ہوتی ہین اہل طریقت اوسکا اعادہ واجب جانتے ہین۔اگرچہ اس جذب مین یہ لوگ معذور و مضطر ہین تاہم ایسے اولیاء اللہ جن پر جذب غالب ہے استقامت حال کے مرتبے سے گرے ہوئے ہین جیسے صحابہ کرام رضے اللہ عنہم اعلےٰ درجہ کے ولی ہین اور جذب نہین رکھتے۔

اتباع شریعت کی نسبت اور باہم شریعت و طریقت کی بارے مین اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اقوال و احوال +

تذکرۃ الاولیاء مین وارد ہے کہ ابو عبداللہ بن محمد فضل رح سے کسی نے سوال کیا کہ اہل معرفت کون شخص ہے فرمایا کہ جو کوشش و سعی بلیغ کرے اتباع شریعت مین اور رغبت تہ دل سے فرمائے حفظ مین ادا ب سنت کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم پیروی مین جان قربان کرے پھر آپ نے فرمایا کہ چار چیز کی محبت بندہ کو مرتبہ ولایت تک پہونچاتی ہے۔ایک ہمیشہ ذکر کرنے کو دوست

رکھے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے ذکر سے کارہ نہو بلکہ انس عظیم اس سے رکھتا ہو تیسرے سارا اون اشغال سے قطع تعلق کرے کہ جو شغل اللہ پاک کی یاد کے منافی ہون ؎

صاحبدلان کہ دل زوالا ے تو یافتند ؛ دل آفریدہ بہر ثنا ے تو یافتند ؛ ؛

بشنو کلام حضرت آزاد از صنیا ؛ دل را برا ے یاد تو ایجاد کردہ اند ؛ ؛

چوتھے اللہ کی محبت سب کی محبت پر غالب ہو لڑکے بچے۔ بھائی باپ۔ دوست احباب برادری کُنبے۔ بیوی لڑکے کسی کی محبت ومودت احکام شرائع کی بجا آوری مین مارج ومانع نہو جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔ قل اِن ابآؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ۔

تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ **بشر حافی** علیہ الرحمۃ نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشر حافی سے پوچھا کہ تمکو کچھ معلوم ہے کہ کون سی صفت کی برکت سے تم اقران وامثال مین بلند درجہ ہوئے۔ کہا نہین فرمایا چونکہ تم میری شریعت کے متبع تھے اور صالحین کی حرمت کرتے تھے اور بھائی بند کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے نوازتے تھے اور میرے اصحاب واہل بیت کو ویسے دوست رکھتے تھے یہی سب باتین تمھارے ابرار وصالحین کے مراتب تک پہونچنے کا باعث ہوئین۔ **فرید الدین عطار** علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ سید الطائفہ جنید ایسا شخص مقید کتاب وسنت کا تھا کہ کوئی شخص اونکے ظاہر وباطن کے ساتھ سنت کے خلاف کوئی بات ثابت ذکر سکا اور کسی نے اونکی ذات مجمع صفات کو خلاف شریعت کی دلغ سے عیب دار نکیا کسی مذہب کے پابند نہ تھے بطور خود اپنی جگہ پر وہ امام ومجتہد تھے۔

ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی محبت کی نشانی اوسکی بندگی کرنی ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے وبس۔ **لطائف اشرفی** کے صفحہ ۳۳ مین ہے حضرت قدوۃ الکبرا می فرمودند ہر کہ ازین طائفہ خلاف روش نبوی و غیر مطابق مصطفوی پیش گرفت بمقصود نرسید۔ **بیت** خلاف پیمبر کسے رہ گزید ✦ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ حضرت قدوۃ الکبرا میفرمودند کہ ولی باید کہ ناموزون نبود حضرت نور العین درخواستند کہ مراد از موزونی چیست فرمودند کہ مجموع افعال وحرکات او پسندیدہ و موزون بود بمیزان شریعت وطریقت کہ ہیچ امرے از امور خلاف شریعت مصطفویہ مخالف روش صوفیہ وطائفہ علیہ نبود۔ اور لطائف اشرفی مین دوسری جگہ یہہ ارشاد فرماتے ہین۔ قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ یکے از شرائط ولی آن ست کہ تابع رسول علیہ السلام قولاً فعلاً واعتقاداً بود کما قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعو ودر طریق سپردن راہ متابعت ورفتن سبیل موافقت صلا قصور نباید کہ التابع فی حکم المتبوع۔ **عبداللہ خبیق** رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ آپ اتباع سنت کے رکن تھے۔ مذہب سفیان بن سعید ثوری کا فقہ و معاملات مین رکھتے تھے مذاہب اربعہ کے پابند نہ تھے۔ **حمدون قصار** رحمۃ اللہ علیہ بھی تقوے وورع مین آپ ہی اپنے مثل تھے۔ فقہ وحدیث مین یدطولے رکھتے تھے۔ سفیان بن سعید ثوری کے مذہب مین تھے۔ عبداللہ بن مبارک کے پیر تھے۔ ابوتراب کے مرید تھے۔ بعضون نے کہا ہے کہ آپ خود صاحب مذہب تھے جماعت کی جماعت اونکی مقلد تھی اور قصاریہ کے نام سے مشہور تھی۔ آپ کے

تقوی کی نقل لکھا ہے کہ ایک شب کو ایک دوست کے یہان پہونچے دوست اون کا
بیچارہ نزع مین تھا اوسی شب کو قضا کیا بعد مرنے دوست کے چراغ کو گل کر دیا
لوگون نے اسکا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ اوسکی زندگی تک میرے دوست کا
مال تھا اب یتیمون کا مال ہے مجھکو لائق نہین ہے کہ یتیم کے مال مین دست اندازی کرون
ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تحقیق گزرتا ہے میرے دل مین
ایک نکتہ نکتون سے قوم کے پس مین نہین قبول کرتا ہون جب تک دو نون گواہ
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اوسکی تصدیق نہین کر لیتا ہون۔ اور کہا
ابو عثمان نیشاپوری رح نے جس نے امیر کیا سنت رسول اللہ کو اوپر نفس اپنے
کے فعلاً اور قولاً بولا ساتھ حکمت کے اور جس نے امیر بنایا بدعت وہوا کو اوپر
اپنے نفس کے قول یا فعل سے بولا ساتھ بدعت کے۔ **ابو حفص حدا** درج
طبقۂ اول کے اولیاؤن سے ہین وہ فرماتے تھے کہ جو شخص وقت افعال احوال
اقوال کے اپنے کو ہمیشہ میزان شریعت پر نہ تولتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے دلکو
متہم نہین کرے اوسکو مین مردان خدا مین سے نہین شمار کرتا ہون۔ **احمد مسروق** رح
ظاہر و باطن دونون مین کامل تھے اونکا قول ہے کہ درخت مین توبہ کے ندامت کا
پانی دو۔ اور درخت مین محبت کے موافقت کا۔ یعنی توبہ مین ندامت سے زیادہ
کام لو۔ اور اللہ و رسول کی محبت مین ترقی موافقت کرنے سے ہوتی ہے اون کے
افعال و اقوال کے ساتھ۔ **ابو الحسن** باروسی قدما مشائخ سے نیشاپور کے
ہین وہ فرماتے ہین کسی پر نور ایمان کا ظاہر نہین ہو سکتا ہے جب تک اتباع سنت
کی نہ کرے۔ اور اجتناب بدعت سے نہین کرے اور جہان دیکھو کہ نور ایمان کا نہین ہے

اور مجاہدہ ظاہری بہت ہو تو تحقیق کرکے جانو کہ وہ لوگ بدعات چھپے ہوئے مین
ضرور مبتلا ہونگے۔ احمد انطاکی رح طبقۂ اولے سے ہین اون کا قول ہے
کہ امام ہر عمل کا علم ہے اور علم محض اللہ کی عنایت سے حاصل ہوتا ہو اولیاء اللہ کے
لئے علم کا ہونا ضرور ہے۔ محمد بن منصور رح صوفی اور محدث تھے اون کا قول ہے
کہ اولیاء اللہ کو اس سفر مین چار چیز کی ضرورت ہو۔ علم تحقیق کیلئے۔ ذکر موانست
کے لئے۔ ورع سوانحات اور ممنوعات سے بچنے کے لئے۔ یقین دل کے برانگیختہ
کرنے کے لئے۔ احمد بن ابی الجوزی رح دمشقی طبقۂ اولے سے ہین جنید الطائفہ رح
انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے وہ ارشاد کرتے تھے کہ اللہ کی محبت اوسکی طاعت
وعبادت سے محبت کرنیکا نام ہے۔ سہیل تستری رح کا قول ہو کہ یہ بدبختی کی
علامت ہو کہ اللہ تجکو علم دے اور عمل کی توفیق نہ دے۔ یا عمل کی توفیق دے
اور اخلاص عطا نفرمائے۔ حضرت ابوسعید خراز رح سری سقطی رح کے خلیفہ
ہین طبقۂ ثانیہ سے ہین چارسو کتاب علم تصوف مین انکی تصنیف ہو۔ اون کا قول
ہے کہ خدا تعالے اولیاء کو عتاب و مواخذہ مین اسلئے ڈالتا ہو کہ اون لوگون نے
خدا کو سب چیز چھوڑ چھاڑ کرکے ایسا پکڑا ہے کہ نہین چاہتے ہین کہ مجھکو سوائے
خدا کے کسی چیز کے ساتھ راحت پہونچے۔ یعنی اولیاء اللہ مقرب زیادہ ہین اسلئے
مواخذہ وعتاب بھی ان پر زیادہ ہو۔ شملہ بمقدار علم مثل مشہور ہی۔ ابو الحسین
نوری رح خلیفہ سری سقطی کے ہین جنید علیہ الرحمۃ کا قول ہو کہ نوری کے مرجانے
سے نصف علم تصوف کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ آپ کا قول ہو کہ تصوف نہ علم ہے کہ سیکھنے
سے حاصل ہوجاتا ہو اور نہ رسوم ہو کہ مجاہدہ کرنے سے میسر ہوجاتا ہو بلکہ اخلاق و

صفات باری کو ساتھ اپنے کو متصف کرنیکا نام تصوف ہوا اور اخلاق صفات
باری تعالے اوس شرایت سے توانی لکھتے ہیں جسکو صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر
انبیاء علیہم السلام نے لایا ہے نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر
پورا پورا عمل کرنیسے آدمی متصوف بنتا ہے۔ سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کا
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ساتھ چنگل مارنا مشہور امر ہے۔ آپ مذاہب
اربعہ کے مقلد نہ تھے مذہب ثوری کے پیرو تھے یا خود مجتہد تھے۔ **ابو عثمان حیری**
کا قول ہے کہ سعادت اس امر میں ہے کہ مطیع اور فرمانبردار خدا کا ہو اوامر و نواہی میں
اوسکے۔ اور باینہمہ ڈرتا ہو کہ مبادا مردود کیا جاؤں۔ سہل نے بندے پر
جو کچھ چاہو سو پیدا کرو۔ یہ نہ آوائی کہیں دل میں کہ آزاد کرو۔ اور بدبخت
وہ ہے کہ گنہگار ہو اور باینہمہ امیدوار مقبولیت کا ہے۔ **رویم بن احمد** بہت بڑے
مشائخ ہیں اور خلیفہ حضرت جنید سید الطائفہ کے ہیں مذاہب اربعہ کے مقلد نہ تھے
بلکہ داؤد اصفہانی کے مذہب کے پیرو تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے
فرمایا کہ ہر امر میں موافقت کرنا رضائے محبوب کے ساتھ۔ اگر مر جانے کہے تو
جان دینے پر طیار ہو جاے کسی کام کی بجا آوری کا حکم فرماے تو ہمہ تن اوس
میں مصروف ہو جائے۔ محب کو حکم بجا لانے میں کسی قسم کا اوسکے دل میں پیش
پیش و تردد لاحق حال نہو جیسے احوال صحابہ کبار رضی اللہ عنہ کے صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونکے ہی حکم پر مرتے تھے اور اونکی ہی ارشاد پر جیتے
تھے۔ ولو قلت لی مت مت سمعًا وطاعةً ؛ وقلت لداعی الموت
اھلًا ومرحبًا ؛ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواہی کے خلاف

کرتے ہین وہ حضرت کے دوست کیسے ہین بلکہ دشمن ہین۔ **ابو عبداللہ سنجری**رح
یکی از مشائخ خراسان سے ہین اونکا قول ہی کہ علامت اولیا کی تین چیز ہے۔ مرتبہ اعلی
رکھتے ہوئے جو عاجزی کرے۔ قدرت رہتے ہوئے زہد اختیار فرمائے۔ قوت رہتے
ہوئے انصاف کو دوست رکھے۔ لاطمع آپ اسقدر تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ میرے
پاس ایک دینار ہی میرا ارادہ ہی کہ تمکو دون فرمایا کہ اگر دیجئے گا تو آپ کے لیے
بہتر ہی اور نہین دیجئے گا تو میرے لئے بہتر ہے۔ **محمد بن فضل**رح دمشقی کا قول ہے
کمال معرفت کا اللہ کی ذات کے ساتھہ یہ ہی کہ اوسکے اوامر کے بجالانے مین سخت
مجاہدہ کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دل سے تابعدار ہو۔ **ابو عبد اللہ
حضرمی** کی تذکرے مین لکھا ہی کہ آیت ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم
محسنون مین متقی سے ولی مراد ہی اور محسن سے صوفی کیطرف اشارہ ہے۔
ابو الحسین وراق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دوستی خدا کی جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین ہی۔ **ابو العباس سیاری**رح بڑے عالم اور
فقیہ و محدث تھے۔ ایک جماعت صوفیہ کے آپ سردار تھے وہ جماعت سیاریہ کر کے
مشہور تھی اونکا قول ہی کہ اصل توحید اسکو کہتے ہین کہ سوا خدا کے کسی غیر کا خطرہ
بھی قلب پر نگزرے۔ غیر کی پرستش اور غیر سے طلب حاجت کرنیکا کیا ذکر ہی۔ رباعی
ازحق جز حق مخواہ توحید این ست ؎ وز سایۂ خود گریز تفرید این ست ؎
زآلایش جوہر و عرض دست بشو ؎ تجرید این ست شرح تجرید این ست ؎
ابو بکر ہمدانی فرماتے ہین کہ فقیری اور درویشی تین چیز کا نام ہے۔ طمع
نہین کرے اور لوگون کو اللہ کی راہ مین دینے سے منع نکرے۔ اور خود کچھہ جمع نکرے

ابوبکر دینوریؒ کا قول ہے کہ لقمہ حلال کے کھانے سے توفیق طاعت کی ہوتی ہے
اور شبہ کو لقمہ کھانے سے راہ حق کی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور حرام لقمہ کھانے سے
معصیت کیطرف دل رجوع ہو جاتا ہے۔ ابوالقاسم قشیریؒ کا قول ہے کہ صوفی
کی مثال سرسام کی ہے ابتدا مین ہذیان ہے آخر مین سکوت ہے۔ پھر جب یہ صفت طبیعت
کے سامنے مستقل ہو جاتی ہے تو وہ گو نگا ہو جاتا ہے۔ ابوالحسن خرقانی رح کا قول ہے
کہ صوفی مرقع وسجادہ سے نہین ہوتا ہے صوفی وہ ہے کہ گویا وہ نہین ہے۔ کمال ہضم
نفس اور انکسار اور اپنے کو فانی سمجھنے کی جہت سے اپنے وجود کو وجود نہین سمجھتا
یا سخت مین لاکے اپنے وجود کی بھی نفی کر لیتا ہے ؎ کمال شوق ہنے آن بود کہ
خود نہ بود ✿ وگرنہ طالب ومطلوب در جہان ہمہ جاست۔ ابوالعباس شقانی رح
صوفیون مین ممتاز تھے اور علما مین بھی باعتبار علم اصول و فروع وغیرہ کے
امام گنے جاتے تھے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ شریعت مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی عزت وعظمت جسقدر ان کے دل مین تھی کسی صنف کے کسی شخص مین نہ تھی۔ حضرت
محمد ختلی رح بڑے صاحب کرامت تھے لیکن تاہم رسوم صوفیہ خرقہ ولباس وغیرہ کے
سخت مخالف تھے۔ آپ فرماتے ہین کہ دنیا ایک دن ہے اور ہم اوسمین روزہ دار ہین۔
شیخ الاسلام حافظ ابوعبداللہ اسمعیل بن ابی منصور محمد الانصاری الحنبلی
الہرویؒ صوفیون کے امام اور فقرا کے شیخ تھے وہ فرماتے ہین کہ مین نے تین سو
آدمی سے حدیث لکھی ہے سب کے سب سنی تھے نہ صاحب راے تھے نہ مبتدع بلکہ کل صاحب
حدیث تھے۔ یحیی بن عمار شیبانی رح ہرات مین آپ کا فیض جاری تھا۔
دین کی درستی اور اصلاح سنت کی آپ سے ہرات مین بہت ہوئی۔ بہت سی

بدعات کو آپنے ملک سے اوٹھایا اور بہت سی مردہ سنتین آپ کے قدوم میمنت
لزوم سے زندہ ہوئین رضی اللہ عنہ ابوالحسن بخار بڑے متبع سنت تھے جو حدیث
کو سنتے اوسپر عمل ضرور کرتے بلکہ حتی الوسع اوسپر ہمیشگی کا قصد فرماتے ۔ اون کا قول ہے
کہ جب تمکو حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی پہونچے تو چاہئے قصد کرو کہ ہمیشہ اوسکے عامل
رہیئے اگر سوا طبعت نہین ہوسکے تو ایک مرتبہ ضرور اوسپر عمل کرو تا زمرہ مین سنیون کے
تمہارا نام باقی رہے ۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح آپ کے پیر و مرشد
محمد بابا سماسی اور شیخ امیر کلال اور خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہین اتباع سنت و
اجتناب بدعت مین آپ یگانہ روزگار تھے ۔ اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار
صحابہ کے متجسس رہتے تھے لوگون نے پوچھا کہ آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت در انجمن
میرا طریقہ ہے یعنی ظاہر مین مخلوق کی ساتھ اور باطن مین اللہ پاک کے ساتھ رِجَالٌ
لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ اسی مقام سے ہے ۔ کوئی اگر
آپ سے [illegible] بطریق توجہ ڈالنے کی التجا کرتا تھا تو فرماتے تھے کہ اولا اوسکو
توبہ کرنا چاہئے تب توجہ کا اثر ہوگا ۔ بعض مریدون نے آپ سے طلب کرامات
کیا فرمایا کرامات میرے ظاہر ہین کہ باوجود اتنے گناہ کے زمین پر چل پھر رہا ہون
خواجہ محمد پارسا خلیفہ حضرت بہاء الدین نقشبند رح کے ہین ان پر تکمیل اتباع
سنت کی غالب تھی از سرتا پا اتباع رسول کے نور سے منور تھے ۔ آپ طریقت کی
تعلیم مین [illegible] زیادہ تر زور دیتے تھے کہ جب تک فضول کلام سے زبان ساکت
نہوگی اوسوقت تک نور معرفت کا دل پر نہین چمکے گا ۔ بجا طرح ہیچ مضمون نہ
تب بیستی آید ؛ خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ۔ خواجہ عبید اللہ احرار

ملا جامی علیہ الرحمۃ کے پیر طریقت ہین دوام عبودیت اور اتباع سنت آپ کا طریقہ
ہے جیسا کہ آپ کے کلام و اقوال سے ظاہر ہے نفحات الانس مین ملا جامی علیہ الرحمۃ
نے آپ کے اقوال و نصائح کو بہت لایا ہے اور آپ کے اتباع سنت کے قصص
کو بیان فرمایا ہے۔ جامی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ طریقہ ہمارے پیر کا سنت و جماعت
تھا اور اتباع رسول اور دوام عبودیت آپ کا شعار تھا **شیخ علاء الدولہ**
سمنانی رح آپ پہلے شخص ہین کہ انکار وحدت وجود کا کیا اور وحدت شہود کے
قائل ہوئے۔ آپ کا قول ہے کہ اولیا کبھی گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے محفوظ ہین۔
اور انبیا ارتکاب سے گناہ کے عمداً معصوم ہین۔ فرماتے تھے کہ کوئی گناہ بدتر
اس سے نہین ہے کہ اپنے کو بے گناہ جانے **شیخ کمال الدین عبدالرزاق**
کاشی رح آپ علوم ظاہر و صفاء باطن مین کمال رکھتے تھے۔ آپ نے شیخ رکن الدین
علاء الدولہ کو مکتوب مین لکھ بھیجا کہ جو کچھ قانون شریعت یعنی کتاب و سنت پر مبنی
نہین ہو۔ نزدیک اس طائفہ کے اوسکا کچھ اعتبار نہین ہی کیونکہ طائفہ صوفیہ کا مقرر
طریقہ اتباع ہی پر جان دیتے ہین۔ **حضرت نظام الدین اولیا** بابا شیخ فریدالدین رح
شکر گنج کے مرید ہین حسن علاء سنجری نے آپ کے ملفوظات کو جمع کیا ہی جس کا
نام فوائد الفواد ہے۔ آپ کا قول ہی کہ متقی اور تائب برابر ہی اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ ایک روز آپ کے جلسہ مین جد و اجتہاد کا تذکرہ ہوا آپ نے
یہ دو شعر ارشاد فرمایا ؎ اگرچہ ایزد دہد ہدایت دین ٭ بندہ را اجتہاد باید کرد
نامہ کان بحشر خواہی داد ٭ ہم ازینجا سواد باید کرد **شیخ نجم الدین محمد**
بن محمد الادکانی رحمہ اللہ تعالے بڑے شریعت کے پابند قرآن کے جان نثار تھے

آپ کا قول ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول علیکم بالسواد
الاعظم سے قرآن مراد ہے یعنی قرآن کو لازم پکڑو۔ حضرت شیخ علاءالدولہ
سمنانی ابو المکارم رح کا قول ہی ولایت اسکا نام ہی کہ سب احکام شریعت کو بکمال
وبتمام قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کر سکتے ہین
اور مرتبہ اونکا اعلے مراتب کو پہونچتا ہے لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب
کا نہین ہو سکتا ہی کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہی اور محال ہی کہ حاصل ہوئے جب کہ
انتہا ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہی تو یہ قول سچ ہے
کہ اولیاؤنکی انتہا طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لئے ابتدائی مقامات
طریقت کے ہین نہایۃ الاولیاء بدایۃ الانبیاء۔ شیخ مولانا
جلال الدین محمد رومی البلخی رح جنکی مثنوی ہی۔ اونکا کمال فقر اور ولی کامل ہونا
اونکی کتاب سے ظاہر ہے۔ مثنوی روم ایک ایسی باتاثیر کتاب ہی جس سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ اخلاص خلوص۔ تقوے۔ زہد کو اپنے مصنف نے حلکر کے اس کتاب کے
لکھنے کی روشنائی مین ملا دیا ہی کہ ہر جگہ علے السوا اخلاص اوسکا شعرون کے ساتھ بٹا
گیا ہی۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنے احباب و اصحاب کی وصیت مین یون فرمایا ہی قلت
کلام۔ قلت منام قلت طعام واجب ہی۔ ہجران معاصی۔ مواظبت صیام۔ دوام قیام
لازم ہے۔ ترک شہوات علی الدوام۔ اور ترک مجالست جہلا و عوام۔ اور مصاحبت
صالحین کرام کی چاہیئے۔ اور فرمایا کہ بہتر آدمی وہ ہی جسکو مخلوق کی نفع رسانی
کا خیال رہے۔ اور بہتر کلام وہ ہی کہ کم ہو اور معنی زیادہ ہون۔ علاءالدین عطار
محمد بن محمد بخاری خلیفہ خواجہ بہاءالدین نقشبند کے ہین سید شریف جرجانی کا قول

کہ جب تک مین زین علی کلاہ رح کی صحبت مین نہین گیا تھا اوسوقت تک رفض سے مین خلاص نہوا تھا۔ اور جب تک صحبت مین خواجہ عطار رح کے نہ گیا اوسوقت تک خدا کو نہ پہچانا تھا۔ نفحات الانس مین حضرت جامی رح آپ کا قول نقل کرتے ہین کہ اگرچہ زیارت کے وقت قرب صوری مثمر برکات ہی ولیکن توجہ روحی کو بعد مسافت مانع نہین ہی۔ حدیث مین ہی درود پڑھو مجھہ پر جہان کہین رہو۔ یہ حدیث صاف دلیل ہے کہ توجہ روحی کو بعد مسافت مانع نہین ہے اور مشاہدہ صور مثالیہ کا اہل قبور کے اعتبار سے ساقط ہے۔ زیادہ تر اونکے صفات کا لحاظ چاہئے۔ اسیلئے خواجہ بزرگ معین الدین چشت رح نے فرمایا ہی کہ مجاور ہونا اللہ تعالے کا اولے واحق ہی مجاور ہونے سے مخلوق کے۔ چنانچہ اکثر خواجہ بزرگ رح یہ شعر پڑھتے تھے ؎ تو تا کے گور مردان را پرستی ؛ بگرد کار مردان گرد رستی + اولیاء کرام اہل اللہ کے قبور کی مجاوری کرنے سے منع کرتے آئے ہین۔ کیونکہ بالکل بتونکی پرستش کی مشابہ ہی۔ ہندو کافر اپنے بتون کے ساتھہ وہی کام کرتے ہین جو آجکل کے جاہل مسلمان اولیاء کرام کی قبرون کے ساتھہ کرتے ہین۔ اولیاء اللہ کے قبور اسلئے نہین ہین کہ وہ پوجی جاوین انہ لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید۔ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشت رح فرماتے تھے کہ مرے ہوئے شیر سے زندہ بلی بہتر ہے قطعہ۔ تا کے بزیارت مقابر ؛ عمرے گذرانی اے فسردہ ؛ یک گربہ زندہ پیش عارف + بہتر ز ہزار شیر مردہ + مختار ہروی کا قول ہی کہ عبودیت نام ہے اسطرح رہنے کا کہ ظاہر احوال رفتار۔ گفتار۔

اشارہ کنایہ گفتگو لباس سب سے پابندی شریعت کی ظاہر ہوا ور باطن کو ایسا رکھ
کہ غیر کا خیال غیر کی یاد تیرے دلمیں جاگزین نہو سہ شہر دلچسپ ہمارا دل ہے
عرش وہ ہے تری منزل ہے + قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنے
وصیت نامہ مین لکھتے ہین کہ پہلے پیر کو ظاہر شرع پر مستقیم دیکھ لے تا اطلاق
متقی کا اوپر اوسکے ممکن ہو کیونکہ اللہ صاحب نے ولایت کو تقوے مین
منحصر کردیا ہے اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ رسالہ مین احمد بن مولانا
جلال الدین کاشانی کے ہے کہ شریعت اقوال ہین طریقت افعال ہین حقیقت
احوال ہین۔ اس سے ایسا مت سمجھے کہ حقیقت و شریعت مین کچھ مخالفت ہے
حاشا کہ مباین ہو۔ حقیقت روح شریعت کی ہے اور شریعت جسد اوسکا ہے۔
شریعت نام ہے صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرنیکا۔ اور حقیقت
نام ہے اوسکو عین الیقین سے مشاہدہ کرنے کا۔ (حقیقت) حقیقت مین شریعت کی
حقیقت ہے اور اوسکا کنہ ہے جس بات کو شریعت رد کرے اوسپر اعتقاد کرنا زندقہ
ہے۔ انیس الارواح مصنفہ حضرت خواجہ بزرگ مولانا سیدنا معین الدین
چشتی رح مین ہے کہ جسوقت خواجہ عثمان ہارونی رح دمشق کے اعتکاف کے بعد
انکو رخصت کیا اوسوقت دس نصیحتین کی ہین اوس مین سے ایک یہہ بھی ہے شریعت
بدن ہے اور طریقت روح ہے۔ بدن کو روح سے اور روح کو بدن سے جدا کرنا
دشوار ہے سہ باطنی نزدمے نگر مستجیب مستتر در صورت + زیراکہ زمعنی است
اثر در صورت + این عالم صورت است و ما در صوریم + معنی نتوان دید مگر در صورت +
[illegible]

ریاکار ہے۔ اور جو فقیر بادشاہ تک پہونچے وہ دین کا چور ہے۔ اور جو اپنے کو دوسرون
سے اچھا جانے وہ متکبر ہے۔ **رباعی** این کبر ومنی ز سر بدر باید کرد ؛ ؛
آنگاہ بکوے او گذر باید کرد ؛ دنیاداری و عاقبت می طلبی ؛ این ناز بخانہ
پدر باید کرد ؛ **شاہ شجاع کرمانی** رح کا قول ہی جسنے حرام چیز کیطرف
دیکھنے سے اپنی آنکھ کو روکا۔ اور خواہشون سے اپنے نفس کو دور رکھا ہی۔
اور جس نے اپنے باطن کو دوام مراقبہ مین گذرانا۔ اور ظاہر کو اتباع **شریعت**
کے ساتھ بسر کیا وہ صاحبدل ہی ؎ بسطر نامہ نظر کن کہ داستان دل ست ؛
حدیث دل غم دل درد دل فغان دل ست ؛ **حضرت سری سقطی** رح
اوستاد جنید رح کے ہین اور معروف کرخی کے شاگرد ہین اونکا قول ہی کہ عارفان
آفتاب ہین کہ سب پر برابر چمکتے ہین یعنی سبھون کے ساتھ لطف اونکا برابر ہی
اور زمین کے مانند ہین کہ سب کا بوجھ اوٹھاتے ہین۔ یا پانی کے مانند ہین کہ دلونکو
تر و تازہ کرتے ہین آگ کی مانند ہین کہ غفلت کے زنگ کو جلا دیتے ہین ؎ خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہی
عصائے پیر ہی تیغ جوان حرز طفلان ہی **مخدوم الملک** بہاری رح معدن المعانی کے صفحہ ۴۴ مین ارشاد
کرتے ہین کہ سارے احکام کو پہلے قرآن سے ڈھونڈھنا چاہیئے۔ قرآن مین نہین
ملے تو حدیث مین تلاش کرنا چاہیئے۔ پھر جو مسئلہ صریح حدیث مین نہین ملی
تو اجماع کیطرف رجوع کرنا چاہیئے اور اجماع سے بھی جس مسئلے کا پتہ نہین لگے
تو مجتہدین کے اجتہادات کیجانب رجوع ہونا چاہیئے۔ سبحان اللہ کیا اعتدال
کی راہ ہی۔ جناب مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ **مکتوبات صدی** کے مکتوب ۵ مین
فرماتے ہین کہ مجاہدہ و ریاضت کے لئے اس راہ مین علم کی ایسی ضرورت ہے

جیسے نماز کی صحت کیلئے طہارت کی ضرورت ہے اسیواسطے کوئی معاملہ اس راہ کا بغیر
علم کے نہین ہوسکتا ہے جیسا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے صحیح نہین ہے - اگر کوئی
شخص تمام عمر سنی سنائی بات کو سیکھکر کے بغیر دانست علم کے مجاہدہ و
ریاضت کرے کرنے کو توکرے گا لیکن اوسکی مثل ایسی ہے جیسے کوئی تمام عمر
بے وضو نماز ادا کرے یا بغیر نور ایمان کے قرآن پڑھے - **سعید بن المسیب**
رضی اللہ عنہ کہتے تھے اوس آدمی مین کچھ خیر نہین ہے جو جمع نہین کرتا ہے دنیا کو واسطے
بچانے دین اور جسم اور صلہ رحم کرنے کے کیا وہ دنیا جسمین ہو کوشش دین کے
واسطے نہ واسطے وارث کے بھی کچھ یا سب ہمین کے واسطے - چالیس برس تک
کوئی فریضہ جماعت مین ان سے نہین چھوٹا - تیس برس تک موذن نے اذان نہ دی
مگر آپ مسجد مین حاضر رہتے تھے - حضرت **علی زین العابدین بن حسین**
رضی اللہ عنہم انکو جب کوئی شخص برا کہتا تو اسکے بدلے گھر جاکر اوسکے تلطف
فرماتے اور کہتے کہ اے شخص اگر وہ بات جو تو نے میرے حق مین کہی ہے سچ ہے تو
اللہ مجکو بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کوئی
اونکو دشنام سخت درشت کہتا جواب نہ دیتے پھر جب وہ چپکا کرتا تو کہتے کہ کیا تم چاہتے ہو
کہ ہم بھی تمھین ایسی بات کہین کہ جو تمکو بری معلوم ہو سے صورت نہ بست سینہ ما
کینہ از کسے ؛ آئینہ ہرچہ دید فراموش میکند ؛ ایکدن آپ کو ایک شخص نے راستے
مین بہت برا بھلا کہا آپ نے فرمایا کہ جو عیب مجھ مین چھپے ہین وہ تیرے بیان سے بھی
زیادہ ہین - تیرا کچھ کام ہو تو مین بجا لاؤن وہ شرما گیا اوسنے ہزار درہم نذر دیا اور
گواہی دی کہ بیشک تم اولاد رسول کے ہو - دال ہے تیری ولایت پر کرامت تیری

؎ گو دشمنی سے دیکھتے ہین دیکھتے تو ہین ٭ مین شاد ہون کہ ہون تو کسی کی نگاہ مین

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین مین قیاس کرنا دین مین زیادتی ہے فرماتے تھے کہ عالم فاجر۔ اور صوفی جاہل فتنہ مین دونون برابر ہین۔

ابراہیم بن داؤد قصار رقی رح حضرت جنید کے اقران سے تھے۔ ان کا قول ہے دنیا مین دو چیزین کافی ہین صحبت فقیر اور ولی اللہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ؎ میریان :وہی پیالون پر قناعت کیجئے ٭ خانۂ چشم ہی یہ خانۂ خمار نہین ہے

علی بن سہل اصفہانی رح قدما مشائخ سے ہین جنید سید الطائفہ سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ توحید آپ پر غالب تھی۔ آپ غیر خدا کی جگہ دل مین پانے سے اوسکو مشرک کہتے تھے۔ آپ کا قول ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوسپر حرام ہے کہ غیر اوس مین ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو وہ شخص عذاب کیا جائیگا۔ ؎ نے خانۂ خدا ہے نہ ہے یہ بتون کا گھر ٭ رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب مین۔ ؎

کردہ ام خالی حریم کعبہ را از غیر تو ٭ باتمنا ئیکہ روزے میہمان سازم ترا ٭٭

مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ نے مکتوب ۹ مین مکتوبات صدی سکے فرمایا ہے ہر معاملتے کہ درگاہ عزت قرآن جواز ندارد بے حاصل ست و ہر خواستہ کہ فتوے نبوت بدان ناطق نیست ہمہ باطل ست و ہر دلیل کہ در راہ دین جز از دین بود ہمہ محض ضلالت ست و ہر استعانتے کہ در راہ دین جز از دین خواہی ہمہ مردود ست رباعی علیکہ نہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی است ٭ واللہ کہ سیرابی از ان تشنہ لبی ست ٭ جاہلکہ بود جلوہ حق حاکم وقت ٭ تابع شدن حکم خرد بولہبی ست ٭٭

دوسرے مقام پر مخدوم صاحبؒ فرماتے ہین الغرض ہر معاملتے کہ نہ بعلم ست باطل است وہر ریاضتے و مجاہدتے کہ نہ بتقوے شرع است ضلالت ست دین و مذہب شیطان ست - و خواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ **مثنوی**
زکونین ار شوی پاک و مجرد ٭ نہ است رہ راست جز نور محمد ٭ اگر راہ محمد را چو خاکی ٭
دو عالم خاک کردندت زپاکی ٭ وگرنہ فلسفی کو دور میباش ٭ زعقل وزیر کی مہجور میباش ٭ بعقل ار نفس این دیوار بندی ٭ میان گبرگان زنار بندی ٭
اور مکتوب ۵۲-۵۶-۵۷ مین مکتوبات صدی کے ہی کہ جب تک حدود و شرائط پر شریعت کی پوری طرح سے مواظبت نہین کریگا اوسوقت تک طالب کو طریقت کی راہ معلوم ہوگی اور جب تک طریقت کے منازل باولہ و آخرہ طے نہونگے اوسوقت تک حقیقت کے مقامات مین گزر نہین ہوسکتی ہے ؎ پردہ در کعبہ سے اوٹھانا تو ہے آسان ٭ پر پردہ رخسار صنم اوٹھہ نہین سکتا ٭ یہ بھی اوس مکتوب مین ہی کہ تینون مقامات کی مثال جان و دل و روح سے دی ہی ایک کا دوسرے سے چھوٹنا دشوار ہے اور بغیر طے کئے ہوسے مقامات و حدود و شرائط شریعت کے طریقت کی راہ کی طلب مین پڑنا ایسا ہی جیسے کوئی کوٹھے پر چڑھنے کی خواہش کرے اور سیڑھی کے راستے کو توڑ ڈالے اور دیوار کیطرف سے عروج کا قصد کرتا ہے ہر چند قصد کرتا ہے مگر اپنے عزم مین ناکامیاب رہتا ہے یا اوسکی مثال مخدوم صاحب نے یہ دی ہے کہ کوئی پتھر کو ہوا کے رو زپر اوپر پھینکتا ہے اور سعی بلیغ کر کے جانب علو کو پہونچاتا ہی جتنی دیر مین اوپر کو پتھر جاتا ہی اوس سے کم زمانے مین نیچے گر جاتا ہی تیسری مثال یہ دی ہی کہ بغیر شریعت کے جو

قصد عرفان و طریقت کا کرے وہ گویا کعبہ کیطرف جانا چاہتا ہی لیکن جانب
مخالف مین راہ طی کر رہا ہی وہ ہزار برس تک جائیگا مگر کعبہ تک پہونچنا اوسے
نصیب نہین ہوگا۔ جسقدر راہ طے کرتا جاویگا اوسیقدر بُعد اور دوری کعبہ
سے اوسکی بڑھتی جاویگی۔ چاہتا ہی کعبہ جانیکو درانحالیکہ اعراض کر رہا ہے
اور پشت اوسکی طرف کئے ہوئے ہی ؏ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ این رہ
کہ تو میروی بترکستانست ؛ مکتوب ۴۲ مین مکتوبات صدی کے ہے
کہ عزت سرمدی افتخار ابدی بندہ کی اللہ جل شانہ کی محبت مین ہی اور اللہ پاک
کی محبت کی دولت و خلعت تمامتر متابعت مین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہے۔ اونکی فرمانبرداری کا طوق گلے مین ڈالی اور اونکی تابعداری کا حلقہ
کان مین پہنے۔ اوسکے اوامر کے ساتھ ... اور اوسکی مناہی سے اپنے
کو دور رکھے۔ مکتوب ۲۶ مین ہی کہ شریعت کی مثال قالب کی ہی اور حقیقت کی مثال
جان کی ہے جیساکہ حیات کی حالت مین قالب کا جان سے جدا ہونا دشوار ہی
اوسیطرح حالت صحت ایمان مین شریعت کا حقیقت سے منفک ہونا محال ہے
شریعت کے تین جزو ہین کتاب سنت۔ اجماع امت۔ پس اقامت شریعت کا
بغیر اقامت حقیقت کے نفاق ہی اور اقامت حقیقت کا بغیر شریعت کے زندقہ
ہے۔ یہ بھی کسیقدر صحیح ہونے سے دور غلطی سے نزدیک ہی کہ جو لوگ شریعت و
حقیقت مین فرق اعتباری بھی نہین پیدا کرتے ہین کیونکہ انکے دونون کچھ تو اعتباری ہی ہو فرق
حقیقی نہین ہے اور ملحدون کا مذہب یہ ہے کہ طریقت کو شریعت کی رو آرکھتے ہین اور شریعت کو طریقت
کی بغیر رکھتے ہین ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہی کہ وہ باوجود شریعت کی عاشق کے کہ وہ کبھی تھوکنے مین بھی

عمر ابدی چاہتا ہون کہ سب لوگ ناز و نعمت بہشت کے مشغول رہین اور رہین آداب شریعت و حدود شریعت کے ملاحظہ مین سرگرم رہون سے شعر خوبان منم و خیال ما ہے * چہ کنم کہ چشم بدخو بکسی نگاہ ہے ۔ مثنوی
خیال ست اینکہ بے شرع و طریقت * کشایند ت ہمین راہ حقیقت * طریقت
بے شریعت نیست واصل * حقیقت بے طریقت نیست حاصل * بہم دیگر تعلق
ہر سہ دارد * کسے شان تفرقہ کردن نیارد ۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ بہت بڑی غلطی
اس گروہ سے یہ ہوئی ہے کہ شریعت و طریقت و حقیقت کو تین الفاظ ہونے سے
تین چیز مغائر سمجھنے لگے ۔ اور ولایت ہی کا ایک جزو خرق عادات و الہامات و
مکاشفات کو جاننے لگے ۔ پس اس دو مقدمے نے اس فرقہ کا کام ہی تمام کردیا
اور اکثرون کو ان مقدمات کے نتائج و تاثیرات نے گمراہی کا منہ دکھلایا اور
ایک مدت دراز سے جاہل صوفی لوگ انھین دونون مقدمے کی غلطیون کی پیروی
کرتے آتے ہین اور اسکی خرابی و قباحت کیطرف ان کا دھیان نہین گیا ہے ۔
جاننا چاہئے کہ علم تصوف کا نام حدیث مین ”احسان“ ہے بخاری مین آیا ہے
کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام و ایمان
و احسان سے سوال کیا بعد جواب دینے کے اور اونکے جانے کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تم لوگون کو دین سکھلانیکو آئے تھے
اس حدیث مین تینون جزون کو دین فرمایا ہے ۔ اسلام و ایمان باعتبار حقیقت
شرعیہ کے تو ایک ہی چیز ہین اور باعتبار حقیقت لغویہ کے مغائر ہین اگر ان دونون
کی حقیقت لغویہ کو اعتبار کیجئے تو نسبت ان دونون کے درمیان مین عام خاص

نسبت ہوگی اور اگر ایک میں حقیقت لغویہ لیجئے اور ایک میں حقیقت شرعیہ اعتبار کیجئے تو عام خاص مطلق کی ہوگی اور دونوں میں حقیقت شرعیہ لیجئے تو متحد ہونگے تو افق کی نسبت۔ شرعی معنی ایمان و اسلام کے ایک ہیں یعنی کنہ خاطر سے اعتقاد درست کرکے تمام اعمال شرعیہ کے ساتھ مداومت کرنا۔ اور لغت میں اسلام کے معنی ظاہری طاعت کی ہیں اور ایمان کے معنی دل سے تصدیق کرنیکے ہیں۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ حدیث جبرئیل کی بناپر تمام کتب فقہ جسمین بیان احکام عبادات و معاملات کا ہے اسلام کی شرح ہیں۔ اور تمام کتب حدیث جس میں عقائد و تصدیق کا بیان ہے ایمان کی شرح ہیں اور جتنی کتابیں سلوک و تصوف میں تصنیف ہیں وہ سب شرح احسان کی ہیں یہ فساد عقیدہ حقیقت میں فساد اصل ایمان کا ہے جسطرح فسق و فجور کرنا در اصل فساد اسلام کا ہے اور ریا و سمعہ کرنا نفس الامر میں فساد اخلاص و احسان کا ہے۔ تکمیل دین کے لئے یہ تینوں جزو ہیں کامل دین اوس شخص کا نہیں جس میں یہ تینوں چیزیں نہیں۔ صحت اعتقاد عمل۔ خلوص اور دونوں اول ایمان و اسلام کے درمیان نسبت عام خاص من وجہ کی ہے۔ بعض لوگ اعتقاد صحیح رکھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں جیسے فاسق فاجر مسلمان بہت سے لوگ اعتقاد صحیح نہیں رکھتے ہیں مگر عمل کرتے ہیں جیسے منافق کہ دلسے تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور احکامات کی نہیں رکھتے تھے مگر دکھلانے کیلئے نماز و روزہ کے پابند تھے۔ اور بعض میں صحت اعتقاد و عمل دونوں ہیں جیسے مسلمان فرائض کے اداکرنیوالے محرمات و بدعات سے بچنے والے سفرق اسیقدر ہیکہ جنکو دلسے صحت اعتقاد ہے اور وہ

موافق سنت وجماعت کے عقائد رکھتے ہین اور نہایت صحیح اعتقاد رکھتے ہین
لیکن اعمال ظاہری یعنی اداے فرائض و اجتناب محرمات مین متساہل ہین
وہ اگر بغیر توبہ کے مرے تو دخول اوّلی جنت سے محروم رہین گے۔ لیکن بعد سزا
کے کبھی نہ کبھی جنت مین ضرور داخل ہونگے اور جو لوگ مثل منافق کے ہین یعنی
اداے فرض مین چست اور اجتناب محرمات و ...... مین چاق ہین لیکن صحت اعتقاد
اونکو حاصل نہین ہے یعنی جنکے اہل سنت و جماعت کے سے اعتقادات نہین ہین۔ نہ کرامت
اولیا نہ معجزہ کو مانتے ہین۔ نہ رسالت اور احادیث نبویہ کی تصدیق کرتے ہین اگر
ایسے لوگ بغیر توبہ کے مرے تو خالداً مخلداً نار مین رہینگے ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار۔ اور جسکو یہ دونون بات حاصل ہے اوسکے لئے
چین لکھتا ہے اگر وہ اسی حالت پر مرے دخول اوّلی بھی نصیب ہوگی اور ہمیشہ
جنت ہی مین رہینگے اسی جزء ثالث احسان کو طریقت و معرفت بولتے ہین۔ یہ بغیر
صحت اعتقاد و دوام اداے فرائض و واجبات محرمات فحش و بدعات کے پایا
نہین جاسکتا ہے۔ اسلئے صوفیہ کرام نے فرمایا ہے کہ طریقت نہین آسکتی ہے جبتک
پوری طرح سے شریعت کا عامل نہو یعنی جبتک اہل سنت وجماعت کا اعتقاد نہو
اداے فرائض اجتناب محارم مین مستقل نہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر اوسکا
عمل درآمد نہو۔ اوسوقت تک صوفی محسن طریقت دان متقی ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے
کہا حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ نے ہمارا علم مقید ہے ساتھہ کتاب و سنت
کے پس جو کوئی نہین پڑھتا قرآن اور نہین لکھتا حدیث نہین لائق ہے اسکو کہ بولے
ہم سے اور نہ اقتدا کی جاوے ساتھہ اوسکے۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

نے فرمایا ہے مکتوب ۳۶ صفحہ ۵۰ شریعت کی تین جزر ہین علم و عمل و اخلاص جس جگہ یہ تینون متحقق نہین ہین وہان شریعت نہین ہے۔ اور جہان تینون ہے وہان شریعت متحقق ہوئی وہان رضاے مولےٰ حق سبحانہ آموجود ہوئی۔ پھر کیا ہے یہی رضامندی ہی تو سعادات دنیویہ و اُخرویہ کا خلاصہ ہے۔ تو گویا یون کہیئے کہ شریعت ہی متکفل جمیع سعادات دنیویہ و اُخرویہ کی ہے کچھ حاجت نہین ہے کہ ماورائے شریعت کی کسی چیز کی حاجت ہو اور نہ طالب کو لازم ہے کہ کسی دوسری چیز کی سوائے شریعت کی خواہش کرے کیونکہ طریقت و حقیقت جسکی جہت سے صوفیہ کرام ممتاز ہین۔ دونون خادم شریعت کے ہین تکمیل مین جزر ثالث اخلاص کے۔ پس تحصیل سے طریقت کے محض تکمیل شریعت کی مقصود ہے کوئی امر دوسرا ملحوظ نہین ہے۔ باقی رہے یہ احوال و مواجید و علوم و معارف کہ صوفیون کو اثنا رطلب مین حاصل ہوتے ہین یہ مقاصد سے نہین ہین بلکہ اوہام و خیالات ہین کہ جنکی جہت سے اطفال طریقت کی پرورش ہوتی ہے۔ پھر مکتوب ۴۱ صفحہ ۵ صفحہ ۷۳ مکتوب ۵۳ مین بھی اسی قبیل کے مضامین درج ہین۔ اور دونون جزر اول و جزر ثالث احسان کے درمیان مین نسبت عام خاص مطلق کی ہے کہ جو شخص متصوف ہوگا وہ مسلم و مومن ضرور ہوگا اور مسلم مومن کا متصوف محسن ہونا ضرور نہین ہے تو گویا کمال دین کمال اتباع رسول الثقلین کمال تقوےٰ بغیر اس جزر ثالث کے نہین ہوسکتا ہے اگرچہ یہ جزر ثالث متمم دین ہے تاہم فوز جنت اسپر موقوف نہین ہے جیسا کہ صفحہ ۸۸ مکتوب ۱۷ کی عبارت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کی اوپر گزر چکی جو میرے اس بیان کی شاہد ہے۔ پھر جس مین ہنوز اسلام و ایمان کے مراتب پوری طرح سے پائے نہین جاتے ہین اور جسکو مومن

اور استدلال شرعی سے نہین کہہ سکتے ہین وہ لوگ متصوف ولی اللہ کیونکر ہوسکتے ہین۔ اور سپر طرفہ یہ کہ ایسے لوگون کو متصوف ہونے کا ایسا دعوے ہے کہ اگر ولی اللہ محسن متصوف کرکے نہ یاد کیجئے تو سخت الزام ہے افسوس صد افسوس۔ اس پاکیزہ علم تصوف کو جاہل صوفیون اور مقلد صوفیون نے ایسا خراب کر دیا ہے کہ جماعت کی جماعت اس سے گمراہ ہو رہی ہے دین وایمان ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا تھک گیا افسوس ہے اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی ہاہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے وصایا مین لکھا ہے کہ مقلد صوفیون کی صحبت سے دور رہ کہ یہ لوگ دین کے چور ہین مسلمانون کے رہزن ہین۔ اسی وصایا کی شرح مین ہے جسکو شاہ خوب اللہ الہ آبادی والد ماجد شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی نے تصنیف کیا ہے کہ یہ لوگ ایسے چور اور رہزن ہین کہ ظاہری چور اور رہزن سے بھی خباثت مین نمبر فاضل رکھتے ہین ظاہری رہزنون اور چورون سے حفاظت ہو سکتی ہے اگر احتیاط کیا جاے اور چیت کر چلے لیکن ان لوگون کے کید ومکر سے نجات ممکن نہین ہے کیونکہ لباس مین ہادیون کے جلوہ آرا ہین اور مصلحین امت مین انکا شمار ہے۔ خواجہ عبید اللہ انصاری علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے۔ کہ بالفعل ایک قوم پیدا ہوئی ہے جسکو صرف رنگ وبنگ سے کام ہے خان ومان۔ دانہ ودام۔ شمع وقندیل۔ جبہ و زنبیل۔ طوق وچوگان سے غرض ہے۔ سرا اور دکان۔ سفرہ اور سماع۔ رقص اور اجتماع صومعہ۔ خانقاہ۔ ایوان اور بارگاہ کا لطف اوٹھانا مقصود ہے۔ کوئی تو صوف پہنے ہوئے ہے۔ کوئی جبا بڑھائے ہوے ہے۔ شجرہ وخرقہ سے حظ اوٹھانا اونکا دلی مراد ہے۔ اخلاص خرقہ کا بہانہ کرنا اونکا مقصود ہے۔ کوئی [illegible] کوئی [illegible]

زاہدونکو دیکھکر طوطی صفت بنجاتے ہین۔ شاہدون پر ایک نظر ڈالکر بوطی خصلت ہوجاتے ہین۔ با این ہمہ غفلت اور رنجی کے بھی یہی سمجھتے ہین کہ ہم بھی کچھ ہین جامی علیہ الرحمۃ نے ان لوگون کی مذمت مین ایک مثنوی ہی لکھی ہے اوسکے آخر کے شعر یہ ہین

؎ تُف برین صورت و سیرت کہ تراست ﴿ تُف برین عقل و بصیرت کہ تراست

دزدی و راہزنی بہتر ازین ﴿ کفن از مردہ کشی بہتر ازین ﴿ این نہ صوفی گری و درویشی است ﴿ نا مسلمانی و کافر کیشی ست ﴿ کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎ ولقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع ﴿ خود را ز عملہاے نکوہیدہ بری دار ﴿ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ﴿ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ﴿ روض الریاحین مین ہی کہ امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے طبقات مین فرماتے ہین کہ علم تصوف عبارت ہی ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے قلوب کتاب و سنت پر عمل کرنے سے روشن ہوجاتے ہین تو وہ علم اونکے دل مین ظاہر ہوتا ہی سو جو شخص کتاب و سنت پر عمل کرتا ہی اوسکے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے علوم و آداب و حقائق ظاہر ہوتے ہین کہ قلب منور ہوجاتا ہے اور برکات متوافرہ۔ ثمرات متواترہ۔ اثارات متوالیہ فیوضات متکاثرہ سے دل اونکا مالا مال ہوجاتا ہے۔ جیسے علم طب پڑھنے والے کو بعد حصول علم کے تدریجاً عمل کرتے کرتے وہ وہ تجربات گونا گون ملکات بوقلمون حاصل ہوتے ہین جس سے بصیرت و حذاقت مین کمال نظر آنے لگتا ہے۔ آخر کار منتہاے تجربہ عمل پر ایک ملکہ راسخہ اوسکو ہوجاتا ہی جس سی طمانیت و تشفی قلب صد چند بڑھ جاتی ہی پس تصوف خلاصہ بندے کے عمل کا ہی احکام شریعت کے ساتھ کہ عمل کرنے کے حظ نفس اور اہویہ باطلہ کیطرف سی میلان بالکلیہ جاتی رہتی ہے۔ پھر شیخ عبدالوہاب

شعرانی نے ایک عمدہ مثل کے پیرائے مین ایمان و اسلام و احسان کے ایک ہونے کو بیان کیا ہی اور احسان کے متاخر ہونے کو ثابت کیا ہی۔ فرماتے ہین کہ علم معانی و بیان خلاصہ علم نحو کا ہی سو جو شخص علم معانی و بیان کو مستقل علم کہتا ہی وہ بھی سچا ہے اور جو اوسکو من جملہ علم نحو کے گردانتا ہے وہ بھی سچا ہے۔ لیکن یہ ضروری بات ہی کہ علم معانی و بیان بغیر مراعات صرف و نحو کے حاصل نہین ہو سکتا ہی اور علم صرف و نحو بغیر معانی و بیان کے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ تینون علم تکمیل علم انشا کے جزء ہے ہین۔ پھر جسطرح یہ تینون علم تکمیل انشا کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہین اوسیطرح تکمیل دین کے لئے ایمان و اسلام و احسان ضروری سمجھے جاتے ہین۔ جسطرح علم معانی و بیان کا بغیر نحو و صرف کے پایا جانا دشوار ہے۔ اوسیطرح علم تصوف یعنی احسان کا پایا جانا بغیر اسلام و ایمان کے محال ہی اور کمال مشکل۔ لیکن یہ بات کہ علم تصوف عین شریعت سے متفرع ہی سو اوسکے ذوق پر اطلاع نہین ہوتی مگر اوسی شخص کو جو کہ علم شریعت مین تبحر رکھتا ہے یہانتک کہ اوسکے منتہا کو پہونچ گیا ہی اور جو کم فہم جاہل ہین اونپر اس امر کی معرفت دشوار ہے کہ علم تصوف شریعت سے متفرع ہے اور اوسکی تکمیل کا ایک جزء ہے یا اوسکا متمم ہے۔ پھر یہ کہنا کہ علم تصوف جدا علم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تبلیغ عام طور پر نہین کی ہی بلکہ سینہ بسینہ وہ علم چلا آیا ہی قرآن و حدیث سے وہ الگ علم ہے گویا تمت لکم دینکم کا انکار کرنا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ پر حرف کرنا ہی اور تصوف کی عزت کم کرنی ہے۔ رہا یہ جو بعض صوفی کا قول ہی کہ نور معرفت از سینہ درویشان بایدجست وہ یوہی برکات متواترہ اور ثمرات متکاثرہ ہین جو اتباع سنت کی برکت سے

درویشون کے قلب پر فائض ہوتے ہین وہ مقولہ کیف سے ہین۔ تمامتر وہ کیفیت
ہے جسکا بیان دشوار ہے جسکا تلفظ کے پیرائے مین لانا مشکل ہے اوسیکو
نور کر کے تعبیر کرتے ہین۔ وَاتّقوا مِن فِرَاسَۃِ المؤمن فانہ ینظر
بنوراللہ فراست سے ایمان والون کے ڈرو وہ نور سے اللہ کے دیکھتے ہین۔
جیسے مختلف طرحکی شیرینیونکی حلاوت اور مختلف ترشی والی چیزون کی ترشی کی مختلف
کیفیت کو بیان کرنا ناممکن ہے اوسیطرح وہ آثار ات جو برکت سے عمل
شریعت کے قلب پر مومن کامل کے عطا ہوتے ہین اوسکا احاطہ بھی حیطہ تحریر و
تقریر سے باہر ہے اور یہ فیض عام ہے جو مومن جس درجے کے اخلاص کے ساتھ عبادت
کرتا ہے اوتنا ہی اوسکا حصہ بھی پاتا ہے یعنی تجلیات و انوار رحمانی سے محروم نہین
رہتا ہے ؎ جلوہ مفت ست اگر دیدۂ بینائی ہست ؛ این جہان آئینۂ آئینہ سیمائے ہست
مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اند ہمہ ؛ میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائے ہست
شیخ حمیدالدین ناگوری رحنے فرمایا ہے کہ طریقت جان ہے شریعت کی جیسا کہ تم
اپنی جان و تن کو ایک جانتے ہو اسیطرح اسکو بھی ایک ہی جانو شیخ حسن بن طاہر
فرماتے ہین کہ شریعت بندگی کی کمر کو مستحکم باندھنے کا نام ہے۔ اور طریقت سرگرمی
خدمت مین اپنے ہوش و حواس سے درگزرنا ہے اور حقیقت دوست کے ساتھ ملنا ہے۔
دوسری مثال وہی ہے کہ شریعت فرمانبرداری ہے طریقت غیر سے بیزاری ہے۔ اور
حقیقت دوست کے ساتھ برخورداری ہے۔ تیسری مثال یہ ہے کہ شریعت عطا ہے اور
طریقت فنا ہے اور حقیقت بقا ہے۔ ابو عثمان نہروری علیہ الرحمۃ کہ جنید ہم کے
دیکھنے والے ہین فرماتے ہین کہ دنیا ایک دریا ہے اور اوس کنارے پر آخرت ہے اور

کشتی تقویٰ ہی - اس کشتی پر پار اوتر کر کے جائیگا تو آخرت کو پائیگا ورنہ
اللہ اللہ خیر صلا - جب تک علم شریعت کی مشعل ہاتھ مین لیکر کے اس راہ کو طے
نہین کرینگے اوسوقت تک سلامتی آفات سے غیر ممکن ہی اور مقصود تک پہونچنا
محال ہی - صدہا مسافر بھلے چنگے اس راہ مین ہلاک ہو گئے ہین - کروڑون جانیوالے
اس پر خطر وادی مین گھبرا کر مبتلا گئے ہین بغیر تعلم اور اتباع سنت کے میدان مین
اخلاص کے قدم رکھنا منشای حماقت ہی - براہمہ اور حکمای فلسفی - اشراقیین جو بغیر
نور شریعت کے اس راہ مین مجاہدہ شاقہ و رنج شدید اوٹھاگئے ہین اوسکا نتیجہ
سوی خسران و حرمان کے کچھ بھی نہین ہی - چنانچہ مکتوبات مجددیہ مین ہی درین
راہ مزلات قدم و آفات بسیار ست و عقبات بے شمار تا فلاسفہ و دہریہ و ملاحدہ و
معطلیہ و اباحتیہ و معتزلہ و مثل ایشان از اہل بدعت و ہوا بجہت نبودن شیخ کامل و مقتدا
واصل درین راہ بسا یہ عقل خویش درآمدند ہر یکی در بادیہ افتادند و ہلاک شدند
ودین بباد دادند - مکتوب ۴۳ مین مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین المقصود شریعت
وحقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یکدیگر جدا نیستند فرق اجمال و تفصیل ست - بعد
طویل مضمون لکھکر کے فرماتے ہین پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم
وصول ست بحقیقت کا رد در عبارت بعض از مشائخ واقع است کہ شریعت حقیقت
ست و حقیقت مغز شریعت این عبارت ہر چند از بے استقامتی متکلم خبر می دہد
لیکن تواند بود کہ مرادش آن باشد کہ مجمل بہ نسبت مفصل حکم پوست دارد نسبت
بمغز و استدلال در جنب کشف در رنگ قشر ست نسبت بلب ۔ ا ۔ آکا بہ
مستقیم الاحوال آیان امثال این عبارت موہمہ را تجویز نمی نمایند و فرق جز با اجمال

وتفصیل استدلال وکشف نہ کور می سازند۔ سائلے از خواجہ نقشبند رح
سوال کرد کہ مقصود از سیر سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد
واستدلالی کشفی سود۔ مجدد صاحب رح پر یہ بھی گران ہی کہ کوئی شریعت کو پوست
کہے اور طریقت کو مغز شریعت کے حق مین ایسی بات کہنا اوسکی بے استقامی کی
دلیل ہی اور شریعت کی تفضیح ہے نعوذ باللہ منہا۔ حالانکہ دونون ایک ہی
چیز ہے ؎ آگے زلفین دل مین بستی تھین اور اب آنکھین تری ٭ غرض دل
اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کو صرف خواب مین دیکھنے سے ولی اللہ نہین ہوسکتا ہی

ہندوستان مین عموماً اور صوبہ بہار مین خصوصاً بعض فقیر اس روش اور
چال چلن کے ہین اور بہتیرے ہو گزرے ہین کہ وہ ظاہری گفتگو وکلام سے
تو مسلمان معلوم ہوتے ہین یعنی مسلمان کے عقائد کی تصدیق کرتے ہین
اور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی بڑے بڑے لفظون مین دم بھرتے ہین
لیکن بود وباش ہندؤن مین کرتے ہین نماز کی پابندی سے بہت دور ہین
اور دیگر احکامات شرعیہ کے بھی بجا لانے مین صاحب قصور۔ اونکے ظاہر کلام
کو سنکر سنی مسلمان مسلمان کہتے ہین۔ اور ہندؤن مین رہنے سہنے کی جہت
اور اعمال و افعال مخالف شرع ہونے کے سبب سارا زمانہ ہندو کہتا ہی
یا باہم کافرود بنا رہے یکسان اونکو۔ کتنے ہندو اونہین کہتے ہین مسلمان کتنے
تھے غیر مستقل بیعت والے حضرات شریعت کو مراتب کا خیال کرکے

اور پابندی شریعت کو چندان ضروری نہ مان کرکے اونکو ولی اللہ بھی کہتے ہین اور رسیدہ
بندہ بھی سمجھتے ہین۔ یہ خیالات ان کے صرف اسی باعث ہین کہ شریعت کی پابندی
کی ضرورت کو ضروری نہ سمجھتے ہین۔ ان کو اگر معلوم ہوتا کہ راہ ولایت مین بلا شریعت
کی پابندی کو کیا دخل ہے تو وہ ہرگز ایسون کو رسیدہ بندہ یا ولی اللہ نہ کہتے عفا اللہ
عنا و عنہم۔ اونکے ولی ہونیکی دلیل مین لوگ یہ امر پیش کرتے ہین کہ انکو زیارت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین ہوتی ہے یا نوم و یقظہ کی حالت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ دیکھتے ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی ولایت کی نسبت لوگون کو خواب
دکھلایا ہے۔ فلان بزرگ نے فلان کو خواب مین کہا کہ فلان فقیر بڑے کامل ہین جو
کچھ خلاف شرع کرین اوسکا چندان خیال نکرنا۔ یا یہ امر پیش کرتے ہین کہ اگر کوئی
بات ولایت کی انمین فی الحقیقت نہین ہوتی تو اسقدر لوگ کیون معتقد ہوتے ہزارون
آدمی شب و روز انکو کیون گھیرے رہتے ہین۔ اگرچہ آپ ظاہرا نماز نہین پڑھتے ہین
مگر برابر کعبہ مین جاکر نماز ادا کرتے ہین۔ ہضماً للنفس لوگون کو دکھلا کر طاعت خدا
بجا نہین لاتے ہین۔ حالانکہ سارا امور ظنی و بے حقیقت ہین۔ جاننا چاہیے کہ اگر دو
کرور مرتبہ کوئی خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا دوسرے انکو زیارت
کرادے۔ یا اوسکی نسبت کوئی اولیاء اللہ کسی کو خواب مین کہدین کہ فلان ولی ہے
پھر با این ہمہ اگر اوسکے عقائد اہل سنت والجماعت کے سے نہین ہین اور نماز کا پابند
نہین ہے اور کبائر پر اصرار کرنے سے محفوظ نہین ہے تو وہ کچھ بھی نہین ہے کروڑون
مرتبہ جنھون نے زندگی مین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اونکی شریعت پر عمل نہین کیا
اور اونپر ایمان نہین لایا وہ تو مردود ہی رہے اب خواب مین کسیکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھنا یا کسی بزرگ ولی اللہ رح کا خواب مین کسی کو اوسکی نسبت بشارت کرنا (جسکا
یقینی ہونا بھی مسلم نہین ہے) کیونکر کسیکو مقبولیت حقہ کی حد تک پہونچا سکتا ہو اور
خدا کا رسیدہ بندہ بنا سکتا ہے - اگر خواب وخیال پر ولی اللہ ہونیکا دار ومدار ہوتا
توکب کو سارا زمانہ ولایت خاصہ کا دعوی کر چکتا اور اگر اس علم طریقت ومعرفت
کی تکمیل عالم رؤیا کے متعلق ہوتی توکب کو اسکے اصول نیست ونابود ہوئے ہوتے
خواب تین قسم کے ہوتے ہین - بعض خواب اللہ کی جانب سے بشارت ہے اور ایسے ہی
خواب کے بارے مین کہا جاتا ہے کہ خواب بھی ایک جزء ہے نبوت کا - ترمذی شریف
مین ہے رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءًا من النبوة -
مومن کا خواب چھیالیس جزؤن سے نبوت کے ایک جزء ہے اور کسی روایت مین
لفظ (مسلم) کا آیا ہے - مومن کے خواب کے بارے مین حدیثین بہت ہین
بعض خواب شیطانی کہ شیطان بذریعہ اوس خواب کے بنی آدم کو الم وغم مین
مبتلا کرتا ہے اور غم والم سے اوسکے دلکو مضطر کر کے اپنا کام نکالتا ہے جیسا کہ
ترمذی شریف مین ہے والرؤیا من تحزین الشیطان یعنی بعض خواب
فعل شیطان سے ہے - بعض خیالی خواب ہے جس پیشے اور حرفے اور جسکی تلاش مین
رہتا ہے وہی خواب مین دیکھتا ہے جیسے بلی کے خواب مین چھیچھڑا یا جسکا شخص زیادہ
تذکرہ کرتا رہتا ہے یا جسکی یاد دلمین محبوب ہے اوسیکو خواب مین دیکھتا ہے جیسا
عاشق اپنے معشوق کو ـــ آنکھو نمین بھی رہتے ہو پھرتے ہو تمھین دلمین
بہت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو - اگر کسی بے نمازی اور شرک کرنیوالے نے
[illegible]

کو دیکھا حدیث من رآنی فی المنام فقد رآنی مین صرف اس امر کا بیان ہے کہ جسنے فی الحقیقت نفس الامر مین مجھکو میری خاص صورت پر دیکھا تو لاریب اوسنے مجھی کو دیکھا کیونکہ میری خاص صورت پر شیطان متمثل نہین ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے اس امر کی نفی نہین نکلتی ہے کہ شیطان دوسری شکل پر متشکل ہو کر یہ نہین کہہ سکتا ہو کہ ہم رسول خدا کے ہین۔ کیونکہ اس قسم کے اکثر دیکھنے والے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے حافظ نہین ہوتے ہین۔ بلکہ اچھے اچھے سنجیدہ اشخاص کی دماغ مین بھی حلیہ مبارک کا نقشہ نہین ہوتا ہے۔ پھر دیکھنے کے وقت کیونکر تمیز کر سکتا ہے علاوہ ازین اگر نقشہ حلیہ شریف کا یاد بھی ہو تو امتیاز کرنا بھی شرط ہو۔ کبھی شیطان آنکھون کو ایسا مسخ کر دیتا ہو کہ خلاف واقع دکھائی دیتا ہو جیسا کہ نظر بندی مین شائع و ذائع ہے اور اس قسم کے اختیارات شیاطین کو دئے گئے ہین آگے سے پیچھے سے اوپر سے نیچے سے جسطرح سے چاہے بہکا دے جب ہی تو بندون کا پورا امتحان ہو سے درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ٭ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔ خواب شیطانون کے فریب دینے کا بھاری پھندہ ہو خواب مکارون کے کید و مکر کے لئے اندھیری کوٹھری ہو علے الخصوص قرب قیامت کے زمانے مین اکثرون کا خواب جھوٹا ہی ہوتا ہے۔ ترمذی شریف مین ہو اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب واصدقہم رؤیا اصدقہم حدیثا جب زمانہ قیامت کا قریب آویگا تو مومنون کا خواب اکثر جھوٹا ہی ہوگا اور جو بات مین زیادہ سچا ہوگا اوسکا خواب بھی سچا ہوگا اور چونکہ خواب مین احتمالات بہت ہین اسلئے کافرون کا خواب تو گویا [illegible]

کا خواب بھی مفید یقین کو نہین ہے الاماشاءاللہ لیکن ہان انبیا علیہم السلام و الصلوٰۃ کا خواب مفید اذعان و یقین کو ہو اور حجت بھی ہے۔ خواب مفید یقین وہی خواب ہی جس مین احکامات شریعت کی مخالفت نہین پائی جاوے جیسے کوئی خواب دیکھے کہ ایک بزرگ مجھے فرماتے ہین کہ تو نماز کی مداومت کر شراب کو چھوڑ دے اس خواب کے یقینی اور سچا جاننے مین باوجود احتمالات کذب کے کچھ نقصان نہین ہی۔ اور جس خواب مین احکامات شریعت کی مخالفت پائی جاوے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ خواب شیطانی ہے۔ اولیاء اللہ رح کے حلیے کا دھوکھا دیکر شیطان مجھہ سے یہ کام کرایا چاہتا ہے جو بزرگ اور خدا کا دوست صرف شریعت ہی کی پابندی سے ہوا ہے وہ کیا بعد مرنیکے لوگون کو اس شریعت کیطرف سے پھیرنیکا قصد کریگا نعوذ باللہ من سوء الظن خواب تو خواب الہام سے بھی فائدہ یقینی حاصل نہین ہوتا ہی اور الہام بھی محل خطر ہے اسکے صادق و کاذب ہونیکا اصول بھی یہی ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے موافق ہے تو الہام رحمانی ہے اور مخالف ہی تو الہام شیطانی ہے جیسا کہ کہا شیخ ابو سلمان دارائی رح نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے پس قبول نہین کرتا ہون مین مگر دو گواہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ۔ اور فرمایا عمر بن جنید رح نے کہ جس وجد کی شہادت کتاب ہدیٰ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے پس وہ وجد باطل ہی اسی کتاب و سنت پر تول کر کے سب امرون کی تصدیق کر دو اور اپنے بزرگون کو سچا تو۔ خوان پُر نعمت مین مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے

کہ کسی نے مخدوم سے سوال کیا تھا کہ ولی اپنی ولایت کی تصدیق کر سکتا ہے
فرمایا کہ عشرہ مبشرہ کے حق مین تو وحی ہوئی پس وحی کے منقطع ہونے پر اب
ولی کے حق مین کیونکر تصدیق ہوسکتی ہے۔ پھر خود ہی جواب دئے کہ الہام
سے تصدیق ہوسکتی ہے اگرچہ وحی موقوف ہوگئی ہے۔ لاکن تاہم الہام سے
چندان صحت ظاہر نہین ہوسکتی ہے کیونکہ الہام کی شان مین کہا جا سکتا ہے
کہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہہ الہام رحمانی ہے شیطانی نہین ہے۔ پھر کسی نے
جواب دیا کہ نور معرفت و ولایت سے یہہ دریافت کرسکتا ہے کہ یہہ الہام
رحمانی ہے یا یہہ شیطانی ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ نور معرفت بھی تو مشابہ
استدراج و مکر کے ہے اگرچہ علامات اور امارات سے تمیز استدراج اور
معرفت کے درمیان مین ممکن ہے تاہم قطعی بات ثابت نہین ہوسکتی ہے
کیونکہ احتمال مکر و استدراج کا ہر جگہہ پر ناشی ہے۔ پھر اوس سائل
نے پوچھا کہ اگر کوئی کسی کے حق مین یہ کہے کہ تو ولی ہے کیونکہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے خبر دیا ہے اور خواب مین دیکھا یا ہے اور شیطان کا متمثل
ہونا آپ کی شبیہ مین ممکن نہین ہے تب تو قطعی بات ثابت ہوسکتی ہے
کہ لاریب وہ ولی ہے۔ جناب مخدوم الملک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ
اگرچہ تمثل شیطان کا حضرت کی صورت کے ساتھہ ممکن نہین ہے لیکن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا قطعًا ثابت نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہہ
بات ہوسکتی ہے کہ سننے مین اوسکے دھوکھا ہوا ہو کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے اور وہ بات حقیقت مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کی نہو۔ اور اوسنے سمجھا کہ حضرت ہی نے کہا ہے اوسیطرح بیہ روایت
لوگون سے کرتا ہے حالانکہ وہ بات اوسنے شیطان سے سُنی ہے جیسا کہ زندگی
مین ایسا واقعہ ہوچکا ہے سورہ والنجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجمع صحابہ مین پڑھ
رہے تھے اور منکرین منافقین بھی جلسہ مین حاضر تھے اور شیطان بھی ادمی در لباس
مین آکر بیٹھا تھا لیکن شیطان کو کسی نے نہین دیکھا تھا جب حضرت تلاوت
کرتے کرتے اس آیت پر پہونچے افرایتم اللات و العزیٰ ومناۃ الثالثۃ
الاخریٰ آپ کا دم ٹوٹ گیا اور سانس لینے کو ذرا توقف فرمایا شیطان نے
ساتھ ہی دم ٹوٹنے کے اوسی آواز اور لہجہ کے ساتھ اوسی قافیہ و وزن کی
عبارت بنا کر پڑھ دیا۔ "تلک الغرانیق العلیٰ منھما الشفاعۃ
لترتجیٰ۔ ترجمہ یعنی وہ سب بُت ایسے بزرگ ہین کہ اون سے شفاعت کی امید
رکھنی چاہیئے سب لوگون نے سمجھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی پڑھ رہے
ہین۔ آپس مین تالیان دینے لگے کہ محمد صاحب بھی شفاعت بتان کے قائل
ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون سے پوچھا کہ کیا سچ مچ ایسی بات
بیان کی ہے۔ کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت افسوس ہوا۔ پھر اوس
شخص سائل نے مخدوم الملک سے کہا کہ خواب کے دیکھنے والے سے ایسا ہی
معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان کی شرکت نہین ہے
تب قطعاً ثابت ہوگا حضرت مخدوم الملک نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگ فرض بھی کرلین کہ حضرت صلعم
ہی سے سُنکر اوسنے کہا ہے لیکن خود دیکھنے والا اپنے حق مین کیونکر قطعاً ثابت کر سکتا ہے گو نفس الامر
مین ایسا ہی ہو مگر اون کے مکر و استدراج کا بھی وہ محل ہے اسلئے خوف ہرگز زائل نہین ہوسکتا

پھر یقین و اذعان تو جب ہی ہو کہ مکر و استدراج کا خدشہ نہین ہے۔ تمام ہوئی تقریر
مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی۔ پس تامل کیجیے کہ یہ مقام بہت نازک ہے خواب و خیال و الہام
کا وثوق اور اوسکا فائدہ یقینی جب ہی ہوگا جب شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول
اللہ کے موافق ہو کہ اوسوقت مکر و استدراج کا پورا خدشہ جاتا رہتا ہے اور فریب کید کا محل بسبب
موافقت شریعت کی باقی نہین رہتا ہے۔ یہ مقام مقام اندیشہ کا ہے اس و سے دیکھے ہین سیکڑون
اشخاص فاسد العقیدہ ہو گئے باین طور کہ خواب و الہام پر تکیہ کر کے مخالفت و موافقت شریعت
سے بحث نہین رکھا اور تباہ ہوے۔ اس راہ طریقت کا ادب یہ ہے کہ خواب و الہام پر کام کا دار و
مدار نہ رکھے اور سر مو شریعت کی مخالفت گوارا نکرے بلکہ خواب و الہام کو بھی اسی شریعت ہی
کی معیار پر کس لیا کرے کھرا کھوٹا معلوم ہو جائیگا۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صوفیہ
علیہم الرحمۃ کے معارف کشف و الہام ہین جسمین خطا کو بھی دخل ہے اور الہام و کشف کے سچے
ہونیکا معیار یہ ہے کہ علوم سے علماء اہل سنت کی اگر موافق ہو تو صحیح جانو اور اوس سے سر مو فرق ہے
تو صواب سے دور سمجھو یہی بات حق ہے فماذا بعد الحق الا الضلال پھر اب گمراہی کے سوا
رہا کیا؟ ۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہین کہ اس راہ مین پھسلاو قدم کا بہت ہے اور مواخذات
کثیر ہین جب ہی تو فلاسفہ۔ دہریہ۔ ملاحدہ۔ معطلیہ۔ اباحیہ۔ معتزلہ اور مثل اسکے اہل بدعت
وہوا سے بغیر شیخ کامل کے اس راہ مین اپنی عقل کے بھروسے پر چلے اور ہلاک ہو گئے چو غلام آفتابم
ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ٭ رہ گئے وہ فقرا کہ بارہ مہینہ یعنی
ہمیشہ نماز نہین پڑھتے ہین در انحالیکہ کوئی عذر شرعی جنون اور سکر کا بھی ان مین
ظاہر نہین پایا جاتا ہے۔ اچھے خاصے ہین گفتگو مین امتیاز ہے پاخانہ پیشاب مین
طہارت کا خیال ہے نشست و برخاست مین بستر بچھانے کھانے کا تمیز حاصل ہے عذر معقول

سونا بیٹھنا ٹھکانے سے ہے۔ خوش عیش خوش لباس ہیں لیکن نماز ادا کرنے میں اوس امر کے غافل
اور بودے ہیں کہ گاہے نہیں ادا کرتے ہیں۔ ایسے شخص بیہوش کی نسبت بعضے تو یہ کہتے ہیں کہ
آنکو حواس نہیں ہے ہمیشہ استغراق میں رہتے ہیں۔ اس قول کے قائل تو نہایت ہی ہٹ دھرم
ہیں۔ بولنے والے کی وجاہت کا خیال کر کے لوگ منہ لیکے رہجاتے ہیں سو خاطر یا لحاظ سے
میں ہاں ہو گیا پھر جھوٹی قسم سے آپکا ایمان ٹوٹ گیا + ورنہ اس صفات کا شخص جسکو اپنے ہر کام کا
ہوش ہے صرف نماز کے بارے میں بیہوش کس قانون کی رو سے ہوسکتا ہے تا کہ وہ کبھی
کبھار بیہوش ہو جاتا ہو پھر وقت افاقے کے کیوں نماز کو ادا نہیں کرتا۔ ایسوں کے بارے
میں اوپر تحریر گذر چکی "مجنون" کے اولیاء اللہ نہیں ہونیکے بیان میں ملاحظہ فرمائیے
بعضے کہتے ہیں کہ آپ کعبہ میں نماز ادا کرلتے ہیں اس قول کے قائل تو اور بھی اوس امر کے
غافل معلوم ہوتے ہیں نماز نہیں پڑھنے میں ایسا بودا شعبدہ کرنا گویا دیدہ جوڑ کر اپنے نماز
نہیں پڑھنے کا اقرار کرنا ہے۔ لوگ اس خصوص میں کسقدر پریشان اسلئے ہو رہے ہیں کہ اسکے
اس فعل کو خرق عادات میں شمار کر کے کرامت پر ڈھالتے ہیں اور حقیقت میں اس امر کو اس
شخص کے سچ جانتے ہیں حالانکہ یہ مسلم نہیں ہے کہ وہ ہر وقت کعبہ میں پڑھتا ہے کیونکہ ہر وقت
کعبہ میں جانیکو دلیل شرعی سے ثابت نہیں کرسکتا ہے۔ الہام و خواب کا اعتبار نہیں وہ
محتمل شیطانی و رحمانی ہر دو نوں کا ہے جیسا کہ صوفیہ کرام کے اقوال سے اوپر ثابت ہو چکا۔
دوسرے ایک آدھ مرتبہ کسیکو دکھلا دینا بھی مثبت مدعا نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ ان امور میں
سفلی اعمال اور مسمریزم وغیرہ سے کیڈ نکر پھیلانیکا نہایت عمدہ موقع ہے۔ طے کرنا منازل کا
اور خلاف واقع دکھلا دینا۔ اور آن کی آن میں سیکڑوں کوس سے اشیا کو منگوا دینا۔ اور
آنکھ بند کرتا ہے کہ سیکڑوں منزل طے کرتا ہے۔ اور اسکے سوا ہزاروں طرح کو خرق عادات ان

لوگونکو باہمین یا سحر کا کھیل ہی برہمن جوگی سناسی کبیر پنتھی وغیرہ برابر کیا ہی کرتے ہین سیکڑون انگریزان یوروپ اور امریکہ والی تھیاسوفیکل سوسائٹی والی عجائب و غرائب حرکات خلاف عادت دیکھلایا ہی کرتے ہین ہمراعات علوم و فنون سے انگریزان اور کثرت جوگ و مراقبہ و ریاضت کے ذریعہ سے ہو دوہ وہ خرق عادات دیکھلاتی ہین کہ اہل حق ہین ہرگز اوسکا وجود نہین دیکھ سکتے پس یہی خرق عادات نہ جزو ولایت ہی اور نہ موقوف علیہ ولایت ہی یہ خلوت خاص ہین رہ کر بھی وہ سکا ہی کتنے + وہ اشارے کہ تری جنبش مژگان ہین نہین + آن امور سے آدمی ولی اللہ نہین ہو سکتا اور اوسکی خرق عادات کرامت نہین کہلا سکتے ہین اصل ولی اللہ کی کرامت تقوی و استقامت ہی جیساکہ قرآن ہین ہی قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔

جنید سید الطائفہ علیہ الرحمۃ کی جناب ہین ایک شخص مرید ہونیکو آیا چند روز رہکر جانے لگا آپنے فرمایا کہ کیا آئے اور کیا چلے۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہم مرید ہونیکے ارادے سے حاضر ہوئے تھے لیکن باوجود اسقدر شہرت کے آپ ہین کوئی خرق عادات نہین پائے ہین حضرت نے فرمایا کہ کیا کوئی امر خلاف تقوی و استقامت کی یعنی کوئی امر خلاف شریعت کو مجھ ہین تو نے دیکھا فرمایا نہین تب آپ فرط جذب و مسرت ہین اوسکا ہاتھ پکڑ کے کہنے لگے کہ "از جنید ہمین کرامت بس است"۔ کہ جنید سے یہی تقوی و استقامت کرامت کے لئے کافی ہی اگر اسی خرق عادات پر ولایت خاصہ موقوف ہوتی تو سید الطائفہ جنید رح کو جناب باری عز اسمہ بہت کچھ خرق عادات عنایت کئی ہوتا لیکن اگلے استقامت والے اولیاء اللہ سے خرق عادات کا زیادہ ہونا دستور نہ تھا۔ گو عنایات لم یزلی سے کوئی امر بعید نہ تھا جھول [illegible] قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا + پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا [illegible] احمد بن حنبل رحمۃ اللہ [illegible]

کرامت زیادہ کیون نہتھی اور اب کیون ہے۔ فرمایا اگلون کا ایمان ایسا قوی تھا کہ اون
کو کسی دوسری شی کی ضرورت نہتھی جس سے وہ ایمان کو قوی کرتے اور اب کی اولیاء اللہ
ضعیف الایمان ہین اوس درجکا ایمان اونکو نہین ہے اسلئے انکو کرامت دیکر اللہ انکی
ایمان کو قوی کرتا ہے۔ بعض مکتوب مین آیا ہے کہ استقامت کا درجہ کرامت سے بھی زیادہ ہے
حضرت نقشبند رح سے کسی نے کرامت طلب کیا فرمایا کہ میری کرامت تو ظاہر ہے کہ باوجود
اسقدر گناہونکے مین زمین پر چل پھر رہا ہون۔ اور زمین مین دھنس نہین جاتا ہون۔
کرامت اسکا نام ہے کہ آدمی اللہ کے عذاب سے مامون نہو بیٹھے اور اپنے اعمال و افعال حسنہ
پر مغرور نہووے۔ اپنے کو تمام مخلوقات سے برا جانے۔ حضرت سلطان العارفین
بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کی داڑھی بہتر ہے یا کتے کی دُم
فرمایا اگر خاتمہ بخیر ہوا اور یہ محنت ہماری مقبول ہوئی اور یہ کام ٹھکانے لگا تو یہ داڑھی
داڑھی ہے ورنہ کتے کی دُم سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ یوسف بن اسباط رح سفیان
ثوری رح کے پاس گئے وہ تمام شب روتے تھے مین نے کہا یہ رونا کیا ہے شاید گناہون پر
روتے ہو تنکا اوٹھا کر کہنے لگے کہ گناہ کسیقدر ہون اللہ کے نزدیک اوسکا بخشنا
اس سے بھی آسان ہے لیکن رونا اسکا ہے کہ کہین اسلام مجھ سے سلب کر لیا جاوے اپنے بندے
پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو + یہ نہ آجائے کہین دلمین کہ آزاد کرو + حضرت بایزید بسطامی
علیہ الرحمۃ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے کہ مین بوڑھا ہو گیا ہون لیکن عیوب مجھ مین
جیون کے تیون ہین۔ اور معلوم نہین کہ کل کیا میرے ساتھ معاملہ ہوگا۔ حضرت حسن
بصری رض بیان کرینگے کہ حدیث مین آیا ہے کہ قیامت مین ایک شخص بعد عذاب
ہزار برس کے آگ سے نکالا جاویگا۔ اور اسکا نام حنّاد ہے وہ اللہ پاک سے کہیگا

یاحنّانُ یا منّانُ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش وہ آدمی ہنادین ہی ہوتا۔
اولیاء کرام اللہ پاک کی بے نیازی کا اندازہ کرکے کمال عبودیت کی داد دے رہے ہین یا اوسکی رحمت پر ناز کر رہے ہین سہ نقش کو اوسکی مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین کھینچتا ہے جسقدر اوتنا ہی کھچتا جاے ہی۔ حضرات؟ اپنے نفوس کو فخر و غرور نخوت سے پاک کرنا اور حسد کینہ بغض ریا سمعہ سے بری فرمانا اور عبادات و معاملات مین اخلاص و تقوی سے کام لینا۔ اور عادات و حرکات مین عبودیت کی داد دینا اصل کرامت یہی ہے۔ ابن القیم رح نے اغاثۃ اللہفان مین لایا ہے کہ ابی الدنیا نے خالد بن ایوب سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل کے بڑے عابد و نمین سے تھے اونکو خواب مین کسی نے کہا کہ تم فلان شخص کے پاس جاؤ۔ یہ خواب متواتر تین رات ہوا تب عابد صاحب اونکے پاس تشریف لیگئے وہ موچی تھے عابد صاحب نے اپنے حاضر ہونیکا قصہ بالتفصیل بیان کیا اور پوچھا کون سا فعل آپ ایسا کرتے ہین جس سے اس درجہ مقبول ہین فرمایا مین تو کوئی بڑا عابد نہین۔ ہان صرف اس امر کا البتہ مجھے التزام ہے کہ مین اپنے کو سب سے برا جانتا ہون اور واقعی ہون بھی کوئی شخص میرے سامنے ایسا نہین گزرا ہے کہ جسکی نسبت مین نے یہ نہین سمجھا ہے کہ تم جنتی ہو اور مین دوزخی ہون سہ پڑی اپنی برائیون پر نظر تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ اپنے نفس کا حساب لے لو قبل اسکے کہ تم کو اوسکی طرف سے حساب دینا پڑے۔ نفس کافر بڑا موذی ہے اسکی اصلاح کا نام تقوی و کرامت ہے۔ اولیاء اللہ بال بال حساب نفس کا لیتے ہین۔ اور پھونک پھونک کر قدم بڑھاتے ہین سہ ہر کام مین اسکا خیال رکھتے ہین کہ اللہ ہی کے واسطے ہو نفس کی شرکت نہونے پاے دسہ بہت دور ہے اپنے نزدیک تو بھی تجھ یاد کا فرہا نے بہت ہین۔ امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فرزند اور کو سایہ سے بھاگتے تھے باین خیال کہ کہین نفس کی آسائش کیلئے سایے مین ٹھہرنا ہمارا

سوءخواری مین شمار نہ کیا جاے ۔ اب بھاگتے ہین سایۂ زلف بتان سے ہم ۔ کچھ دلسے ہین ڈرے ہوئے
کچھ آسمان سے ہم ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی کہ کرامت تقوی کرنیکا نام ہی اور تقوی
یہ ہی کہ گناہ پر اصرار نکرے اور عبادت پر مغرور نہو ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہی
کہ ذرہ برابر نیکی ساتھ تقوی اور یقین دل کے افضل ہی اوس عبادت سے کہ جو یقین دل سے
نہو اگرچہ پہاڑ برابر کیون نہو ۔ دل ہی پونجی ہی یہ درست ہی تو سب کچھ ورنہ بغیر اسکے
ساری عبادتین بے روح کی ہین ۔ کشش دل کی ہی کام آتی ہی ورنہ افسون سیکڑون
ہین فسانے بہت ہین ۔ بڑی کرامت یہ ہی کہ دل متقی ہو جاے ۔ پس جس شخص کا نماز پڑھنا
یقینی نہین ہے اور اوسکو شرع پر استقامت حاصل نہین ہی ہرگز اوسکی صحبت
اختیار نکرے اگرچہ خرق عادات ہزارون اوس سے صادر ہون اوسکا کچھ خیال نفرمانا چاہیے
ایسے شخص سے اچھے ہونیکے احتمال پر مرید ہونا ایمان پر ضرر پہونچنے کا قوی گمان ہی
نہین بلکہ یقین ہی ۔ قرآن پاک مین آیا ہی کہ گنہگار اور کافر کی فرمانبرداری مت کر لَا تُطِعْ
مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا پہلے گنہگار کی فرمانبرداری اور اطاعت سے منع کیا ۔ بعد ازین
کافر کی اطاعت سے ۔ کیونکہ کفار کی صحبت بہ سبب اس امر کے کہ اوسکی برائی معلوم ہی چندان
ضرر رسان نہین ہی جتنا فاسق و فاجر مسلمان کی صحبت سے ضرر ایمان پر پہونچتا ہی ۔ دوسری
جگہ قرآن مین ہی وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَ
كَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۔ ترجمہ مت تابعداری کر اوس شخص کی جسکے قلب کو مین نے
غافل کر دیا ہی اپنی یاد سے ۔ اور جسنے اپنے نفس و خواہش کی پیروی کی ۔ اور جسکا فعل اندازہ
شریعت سے باہر ہی ۔ کیا یہ اسلام کے ادبار کا زمانہ ہی کہ کسی زمانہ مین نماز کا پڑھنا ہی کرامت
شمار کیا جاتا تھا ۔ یا اب نماز کا نہین پڑھنا کرامت و خرق عادت بتلایا جاتا ہی ۔ یا ہڈیون کا

گانا سننا اور مزامیر و معازف کو استعمال کرنا ہی فسق و فجور گنا جاتا تھا - یا اب یہی گانا بجانا اور مزامیر و معازف کو طریقت کی رو سے حلال جاننا تقوے و کمال ایمان کر کے تعبیر کیا جاتا ہی - کسی زمانہ مین آتشبازی مین روپیہ صرف کرنیوالا مبذرین مین سے شیطان کا بھائی تصور کیا جاتا تھا - یا اب یہی صرف بیجا کرنیوالے اللہ والے کہلاتے ہین یا تو اسلام کے ہادی برحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت اجنبی کی بیعت ہاتھ پکڑ کے نہین لی یا اب کے شاہ صاحبان اپنی اجنبی مریدنیون سے پیر دبواتے ہین اور اونسے تخلیہ کر کے باتین کرتے ہین - ان افعال کے مرتکب حضرات کو اگر ہم دیدہ و دانستہ بزرگ و ولی اللہ سمجھے ہین تو ہماری سمجھ پر پتھر پڑین سہ سمجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے ؛ پڑین پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے - قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ الخ فتح مکہ کے روز یہ آیت نازل ہوئی جب آپ بیعت مردون کی لے چکے تو بعد از فراغ عورتون سے عہد لیا اور عورتونکی بیعت لی - اسوقت کی عورتون مین جو خصائل رذیلہ تھی اون سے توبہ کرائی اور ہند زوجہ ابو سفیان بھی اوس بیعت مین شریک تھین چنانچہ سب عورتونکی طرف سے وہی زبان سے اقرار کرتی تھین - قول الجمیل مین ہے کہ عورتون کی بیعت کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ مرشد ایک کنارہ کپڑے کا پکڑے اور بیعت کرنیوالی عورت دوسرا کنارہ اوس کپڑے کا پکڑ لے اور بیعت عورتونکی بدون پکڑنے کسی چیز کے بھی جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اے اہل اسلام اولیاء اللہ محفوظ ہین آنکی شان سے کبائر پر اصرار کرنا بعید ہی جس شخص کو کبائر گناہ پر اصرار کرتا ہوا دیکھو اور فسق و فجور مین ڈوبا ہوا پاؤ وہ ہرگز ولی اللہ نہین - تحراللہ سے شیطان تمہین اوسکی طرف رجوع کریگا اور اونکی خوبیونکو جتلا دیگا - اور جھوٹے مکر و کید

اونکی آبرو وسطوت کو تمھارے دل پر جمائیگا انواع خرق عادات سے تمکو بہلاویگا - دنیاوی
وجاہت اوسکی تمھارے دلکو کھینچے گی - کثرت سے مریدین کا ہونا قلب مین عظمت کو ڈالیگا - مگر
یقین کرکے مانو کہ ولایت خاصۃً تقویٰ مین منحصر ہے اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْن
جو شخص متقی نہین چاہے وہ کچھ ہی ہو لیکن وہ خدا کا دوست نہین - اللہ ثم باللہ - ہم جیسے پر غرور
ہین وہ ہی بات ہی کچھ اور وہ عالم مین تمسے لاکھ سہی تم مگر کہان +

اولیاء اللہ رح کی شان مین آیات واحادیث

ہزاروں آیات واحادیث مین چند آیت وحدیث کا ذکر کرتے ہین سچے دوستان اللہ پاک کی متقی وپرہیزگار
ہین جو تقویٰ واستقامت کے زیور سے آراستہ ہین اور محبت وخلوص کے عطر سے بسے ہوئے ہین - چنانچہ
قرآن پاک مین ہے - اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ - سورہ یونس مین ہے کہ خدا کے دوستون
کو نہ دنیا مین کچھ خوف ہے اور نہ عاقبت مین کسی امر کا اونکو ڈر ہے اور وہ کون ہین
یہی جو ایمان لائے اللہ پر اور متقی وپرہیزگار رہے - بعضون نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا
ہے کہ اولیاء اللہ کو نہ قبر مین منکر نکیر کے سوال کا ڈر ہوگا اور نہ وہ قیامت مین حساب
وکتاب سے اندوہگین ہونگے - حساب اصلا نہ پوچھے مجھسے میرے دل کے زخمون کا + حساب بہت
درد دل اگر وہ دلربا سمجھے + جیسا کہ قرآن مین ہے لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ
وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
نہ اندوہگین کریگی اونکو گھبراہٹ بڑی ملاقات کرینگے اون سے ملائکہ اور کہینگے
کہ یہ دن وہی ہے جسکا آپ دنیا مین وعدہ دئے گئے تھے - آج آپ جنت مین داخل
ہونگے اور جو خواہش کرینگے وہ نعمت آپکو ملے گی - قرآن پاک مین ہے اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهِ

الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ میرا کارساز ہے خدا جسنے اوتارا
ہے قرآن اور وہ دوست رکھتا ہی صالحین کو۔ ابن عباس رضؓ نے کہا کہ یہان مراد صالحین سے
متقین ہین یعنی جو لوگ شرک نہین کرتے ہین اور توحید کامل رکھتے ہین نماز پڑھتے ہین
اور سب امرون مین پیرو رسول اللہ کے ہین ایسے لوگ اولیاء اللہ ہین انکا دین و دنیا
دونون مین اللہ کارساز ہی کسیکی عداوت ارباب صالحین و متقین اولیاء اللہ کو ضرر
نہین پہونچا سکتی ہی کیونکہ وہ حمایت مین خدا کی ہین ؎ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی تر است۔ اور بالفرض کوئی مصیبت انکو پہونچی تو اوسکو وہ آزمایش منجانب
اللہ سمجھتے ہین اور اوسپر صبر کرنیکو بہت بڑا تقرب خیال کرتے ہین ؎ بڑھکی ہے
عشق مین حرص اسقدر اپنی کہ ہی ÷ غم پہ غم کی آرزو حسرت پہ حسرت کی طلب ÷ مخدوم
الملک رح نے فرمایا ہی ایک مرتبہ ولی کا یہ ہی کہ تعریف کرنے سے مخلوق کے خوش نہو
اور برائی کرنے سے رنج نہو اسیوجہ سے اگر کوئی اولیاء اللہ کو ابویزید۔ زاہد۔ امام
عابد۔ پارسا کہتا ہی تو اوسکا اعتماد نہین کرتے ہین۔ اور کوئی مرتد و کافر مشرک کہی تو اوسکا بھی
غم نہین فرماتے ہین ؎ صاحب نظر نباشد دربند نیکنامی ÷ خاصان چہ باک دارند از
گفت وگوی عامی ÷ اس سے بالا مرتبہ ولی اللہ کا یہ ہی کہ تعریف کرنے سے رنج ہو اور
ذم کرنے سے خوش ہو (خوان پر نعمت) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اللہ دوست ہی ایمان والون کا نکالتا ہی اونکو اندھیرون سے
اوجیالے مین اور وہ جو کافر ہین اونکے رفیق ہین شیطان نکالتے ہین اونکو اوجالے سے اندھیرے

ہین وہی لوگ دوزخ والون سے ہین اور ہمیشہ وہان رہینگے۔ اللہ پاک نی اس آیت مین یہ
خبر دی ہی کہ جو شخص اللہ کی مرضی پر چلتا ہی اوسکو اللہ راستہ دکھاتا ہی ظلمات سے
یعنی کفر و شرک وریب سے نکالکر نور حق جلی مہر منیر کیطرف پہونچا دیتا ہی اور کافرونکا
دوست وکارساز شیطان ہی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے دوست
اولیاء اللہ کو تمام برائیون سے محفوظ رکھتا ہی۔ اور نور حق صفا رقلب بمنازل تقرب تک پہونچا دیتا ہے
نور کا لفظ واحد ہی اور ظلمات کے جمع لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ راہ حق ایک
ہی ہی اور کجی کی بہت شاخین ہین اللہ تعالے اپنے متقی مومن بندیکو سارے کفر و
شرک و بدعت و فسق و فجور سے نکالکر ایک راہ حق اتباع کیطرف دلکو رجوع کر دیتا ہی
اور شیطان اپنے دوست کو ایمان کی باتو نسے دلکو پھیر اکر فسق و فجور شرک و بدعت و
ترک صلوٰۃ کیطرف متوجہ کرا دیتا ہے اور حیران و پریشان کئے رہتا ہی وسوسہ باطل سے
اونکے دلکو کبھی چین سے فارغ ہونے نہین دیتا جو جتنے مشرک و بدعتی فاسق ہین
علے حسب المراتب کم و بیش سب اولیاء شیطان ہین۔ اور کفر کا لفظ عام ہی۔ چھوٹے بڑے
کفر دونونکو شامل ہی۔ کفر دون کفر۔ آل عمران مین ہی وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
یعنی اللہ دوست ہی ایمان والون کا۔ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ کیون نہین جو کوئی پورا کرے اپنا قول و قرار اور پرہیزگار رہے سو تحقیق
اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو۔ عہد کو پورا کرنا عام ہی خواہ کسی آدمی سے عہد ہو یا
عہد اللہ سے ہو۔ خدا سے عہد بندون کا بڑا روز الست کا عہد ہی جسدن ہملوگون یعنی کل بنی آدم
سے دنیا مین توحید و کتاب و سنت پر چلنے کا وعدہ اجمالاً لیا گیا تھا سب جتنے مشرک و بدعتی فاسق
تارک الصلوٰۃ ہین وہ سب اوس عہد سے غافل ہین اور عہد شکن ہین تو وہ متقی نہ ٹھہرے

اور جو متقی نہین وہ خدا کے دوست بھی نہین - حدیث مین آیا ہی جسمین چار خصلتین ہین وہ
منافق پکا ہی اور ایک اور دو جسمین ہو وہ کچا منافق ہی - جو امانت مین خیانت کرے
بولنے کے وقت جھوٹھ بولے قول و قرار پھر جب یہ امر ثابت ہوا کہ ولی اللہ نہین ہوسکیگا
مگر مومن متقی تو ماہیت و حقیقت متقی سے وقوف ضروری ہی - ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ متقی وہ مومن ہین جو شرک سے بچتے ہین طاعت پر عمل کرتے ہین - دوسری روایت
مین ہی کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ڈرے سے بھول چوک اور ترک ہدایت پر اللہ کے عذاب سے
ڈرتے ہین قرآن کی تصدیق پر رحمت کی امید رکھتے ہین - کلبی نے کہا کہ متقی وہ آدمی
ہے کہ جو کبیرہ گناہون سے پرہیز کرتے ہین - اعمش نے بھی اسکی تصدیق کی ہی
کسی نے کہا کہ متقی وہ آدمی ہی جو چھپی باتون پر ایمان لاتے - نماز پڑھتے ہین - زکوٰۃ دیتے
ہین - آخرت پر یقین کرتے ہین - اور آسمانی کتابون کی تصدیق کرتے ہین جیساکہ خود
اللہ صاحب نے متقین کی صفت کو اول سورہ بقرہ مین بیان کیا ہو هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ - ابن جریر نے کہا کہ اول سورہ بقرہ کی آیتین
ان سب اقسام کو شامل ہین - عطیہ سعدی کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی کہ
بندہ مومن متقی نہین ہوتا جب تک ڈر والی چیز سے بچنے کے لئے بے ڈر والی چیز
کو نہین چھوڑ دے - اسکو ترمذی ابن ماجہ نے روایت کیا ہی - امام شوکانی رح
نے فرمایا ہی کہ کمال تقوی کا یہی ہے کہ جو اس حدیث مین آیا ہی اور شرعی معنی تقوی کے
کے بھی یہی ہین اسی معنی کی طرف جانا واجب بتلایا ہی - اس حدیث کو احمد و عبد بن حمید نے

بخاری نے تاریخ مین لایا ہی - ابن ابی حاتم وبیہقی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہی - ترمذی نے
حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہی سورہ حجرات مین بڑے متقی کو بڑے بزرگ کرکے یاد کیا ہے
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تحقیق کہ جو بڑا پرہیزگار تم مین سے ہو وہی اللہ کے
نزدیک بڑا عزت والا ہی اور اللہ خبردار ہی - ایک مقام مین یہ بھی ہی اِنْ اَوْلِیَآءُہٗٓ اِلَّا
الْمُتَّقُوْنَ کہ کعبہ مشرفہ حرم محترم کی تولیت کسی کی صلاحیت نہین ہی مگر متقین کو -
یعنی سوا پرہیزگارون کے خانہ خدا کی تولیت نہین کسیکو لائق ہی بعض اہل
علم نے کہا ہی کہ پارہ سیقول کی آیتین صفت متقی مین جامع ہین جنمین یہ صفتین
پائی جاوینگی وہ کامل متقی ہے اور جو متقی ہی وہ دوست اللہ کا ہی لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ سے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ تک - ابن ابی حاتم
نے کہا ہی کہ اس آیت مین عام قاعدے منضبط عقیدہ ہین - ابو ذر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے - آپنے یہ آیت پڑھکر سنائی پھر بھی پوچھا پھر اسی
آیت کو پڑھا - ابن کثیر نے کہا ہی کہ اصل بات اللہ عز وجل کی طاعت وبجا آوری حکم
ہے - جدھر کا وہ حکم کرے اوسیطرف رخ کرنا چاہئے بڑی نیکی وتقوی یہی اتباع شریعت ہے
کچھ یہ مشرق ومغرب کیطرف منہ کرنا طاعت نہین ہے، اگر یہ حکم خدا ہو اس آیت مین
اٹھارہ صفت مومن کامل متقی کی بیان فرمائی ہی - اللہ - اور دن آخرت - ملائکہ - اور
آسمانی کتابون اور سب نبیون پر ایمان لانا - یہ پانچ چیز پر ایمان لانیکو فرمایا ہی مال
قرابت دار - یتیم - مساکین - مسافر - سائلین - گردن چھوڑانیکے موقع پر دینے کو ارشاد
فرمایا ہی - صبر کرنیکے تین موقع بتلائے ہین - سختی وحالت محتاجی جسکو باساء کہتے ہین
اور مرض واسقام والام کیحالت مین جسکو ضراء کہتے ہین اور وقت قتال ملاقات اعدا کے

جسکو حین البأس کہتے ہین سو روز آفتین ہی ہین ڈل ٹیر خنجر کے ساتھہ جب کچھہ زخم
تازہ ہو زخم کہن کے ساتھہ - پھر نماز و زکوٰۃ و عہد کی بڑی تاکید فرمائی ہی - واحد کی تخصیص
کیا کہ حرف واو کے لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ جب تک ساری صفتین پائی نہین جاوینگی
تب تک کامل مومن و متقی نہین پھر جو لوگ ان مین سے ایک صفت کے ساتھہ بھی متصف نہین
ہین وہ نرے مومن ہی نہین متقی وولی اللہ تو کیا ہونگے سو دل عبادت سے چرانا اور جنت
کی طلب و کام چور اس کام پر کس منہہ سے اجرت کی طلب ہو اذا عاھدوا سے تمام عہد
کیطرف اشارہ ہی - کیونکہ بنی آدم سے ازل مین اجمالاً سب احکام شرع کو ماننے اور اوسپر
عمل کرنیکا وعدہ لے لیا گیا تھا - اور نیز اللہ صاحب نے سورۂ انفال مین سچے مومن متقی کی
علامت کو ارشاد فرمایا ہی کہ ایمان والے وہ ہین کہ جب نام آوے اللہ کا تو ڈر جاوین اور
جب پڑھین اونپر اوسکے کلام کو تو زیادہ ہوین اوسکے ایمان اور اپنے رب پر بھروسا
رکھتے ہین اور جو کھڑی رکھتے ہین نماز اور زکوٰۃ دیتے ہین ایسے لوگ سچے ایمان والے ہین - اونکے
واسطے درجے ہین اونکے رب کے پاس اور مغفرت ہی اور روزی ستھری - پرہیزگاری کی بہت بڑی فضیلت
قرآن مین مذکور ہی ازانجملہ چند فضیلتون کا بیان اسجگہہ کیا جاتا ہی - ایک تو تعریف
اور ثنا اوسکی کہ فرمایا اللہ صاحب نے إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ یعنی
یعنی صبر کرین اور تقوی کرین تو بڑی کام کی بات ہی - دوسری حفاظت اور بچاو دشمنون
سے کہ فرمایا إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا یعنی اگر صبر
کرو اور تقوی اختیار کرو تو تمھارے دشمنون کا مکر تمکو ضرر نہ پہونچا سکیگا - تیسری متقی
پر اللہ کی مدد إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ یعنی
اللہ کی مدد اونپر ہے جو متقی اور نیکوکار ہین - چوتھی نجات سختیون سے اور ملنا حلال رزق

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی
جو ڈرے اللہ سے نکالتا ہے ہر سختی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان بھی نہین
رکھتا تھا۔ پانچوین یہ کہ تقوی کی نسبت سے سارے اعمال اونکے سنور جاتے ہین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
چھٹی متقیون سے یعنی اللہ کے ڈرنیوالونسے کوئی گناہ بھی ہوجائیگا تو اللہ بخشدیگا وَ
یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ساتوین یہ کہ خدا کے متقی لوگ دوست ہین اِنَّ اللّٰهَ
یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ آٹھوین قبول ہونا ہر بندگی کا خدا کی درگاہ مین تقوی پر موقوف
ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ نوین یہ کہ متقی لوگ خدا کو بڑے پیارے ہین۔
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ دسوین بشارت و مژدہ ہی متقیون کیلئے کہ دنیا
و دین دونون مین انکو چین ہے۔ گیارھوین متقیونکے لئے دوزخ سے نجات ہی ثُمَّ نُنَجِّی
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ بارھوین یہ کہ متقیون ہی کے لئے جنت تیار ہوئی ہی اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِیْنَ تیرھوین یہ کہ آسمان و زمین کی ساری برکتون کا وعدہ انھین تقوی والونکے لئے ہی
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ
اگرچہ یہ سب فضیلتین متقین کی ہین لیکن فی الحقیقت یہ سب آیتین اولیاء کرام کی فضیلت
مین ہین کیونکہ جو لوگ متقی ہین وہ خدا کے دوست ہین اور جو خدا کے دوست ہین وہ
متقی ہی ہین۔ قال تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تحقیق کہا جنھون نے کہ رب ہمارا اللہ ہی
پھر اوسی پر ٹھہرے رہے۔ اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی

سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ ہم ہین تمھارے رفیق دنیا و آخرت مین اور تمکو
وہان ملیگا جو چاہیگے ہو کیونکہ وہان تم مہمان ہوگے اللہ بخشنے والے مہربان کے۔ یہ فرشتے دن
حشر کے اوترتے ہین جسدن ہر کسی کو اپنا غم و فکر ہوگا۔ یا مرنیکے وقت اوترینگے۔ اور
خوشخبری دینگے۔ آیت دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل توحید الوہیت
اور ربوبیت کی ہوتے ہین اور پھر اس قول پر جمے رہتے ہین اور اسی پر مرتے ہین سہ
مین کہان سنگ دریا رسے ٹل جاؤنگا✦ کیا وہ پتھر ہے پھسلتا کہ پھسل جاؤنگا✦
کرا دماغ کہ از کوے یار برخیزد✦ نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد✦ اور آیت قرآن سے یہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ جس چیز کی تمنا ہوگی وہان اوسکو پائینگے فِيمَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ
خَالِدُونَ۔ جو طالب خدا کے ہین وہ جنت و بہشت حور و غلمان سے زیادہ اللہ پاک کے
لطف و عنایت کے طلبگار ہین۔ اور ما و شما کو جنت ہی نصیب ہو تو غنیمت ہے۔ اگرچہ جو جنت
مین جائیگا وہ دیدار الٰہی سے محروم نہین رہیگا۔ مگر ہر آدمی کی تمنا اوسکے حوصلے کے
موافق ہے۔ گو دینے والا ارحم الراحمین ہے۔ کیا کچھ نہ دیگا۔ عیان را چہ بیان۔ رباعی
من بندۂ عاصیم رضاے تو کجاست✦ تاریک دلم نور صفاے تو کجاست✦ ما را تو بہشت گر
بطاعت بخشی✦ آن بیع بود لطف و عطاے تو کجاست✦ **قال تعالیٰ** لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ
أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
قابل دینے کے ہین وہ لوگ جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے۔ بے خبر اونکو
اونکے نہ مانگنے کی وجہ سے غنی و تونگر سمجھتے ہین۔ تو اونکو پہچان سکتا ہے اونکے چہرے سے
وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے ہین۔ اس آیت مین ایک تو تعریف ہے فقراء اسلام

کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہوگئے ہین - اونکو کوئی کام سیوائے رضائے خدا کے نہین ہے وہ معاش
کی تلاش کیلیئے بھی نہین نکل سکتے ہین - سہ اسی تقریب اوس گلی مین رہے + مقیمین
ہین شکستہ پائی کی + دنیا کے تمام کھانونکے مزے سے اونکو غرض نہین - اونکی غذا غم
محبت ہے - اونکا شربت شربت دیدار سہ غم کھاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی
کیا غم ہے مزیکا کہ طبیعت نہین بھرتی + سہ خون دل پینے کو آور لخت جگر کھانیکو +
یہ غذا ملتی ہے جانان ترے دیوانے کو + قناعت اس درجہ کا کہ با وجود حاجت کے
کبھی کسی سے سوال نہین کرتے ہین سہ چو بستہ شکر قناعت لب سوال مرا + زبان
بود بدہن لقمۂ حلال مرا + قبل صحبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ہریرہ رضی پیٹ بھر
روٹی پر مزدوری کرتے اور سوال نکرتے سہ اے قناعت تونگرم گردان کہ ورائے
تو ہیچ دولت نیست - اس آیت مین بیان ہے کہ کوئی ایسونکو دیتا بھی نہین ہے
کہ خود کسی سے سائل نہین ہوتے ہین - اپنے کو آسودہ حال دیکھلاتے ہین - وہ متوکل
شخص ہین - دنیاوی اسباب پر اونکا بھروسا نہین ہے نہ کسی سے مانگتے ہین - اور
نہ کوئی اونکو دیتا ہے - اللہ ہی اونکا کفیل رزق ہے غیب سے رزق پہونچاتا ہے - انھین
کو ارشاد ہوا ہے فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ - آسمان مین تمھاری
رزق ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمھارے ساتھ وعدہ ہے - پھر ارشاد ہوتا ہے مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جسکے دلمین اللہ کا ڈر ہے یعنی جو
متقی ہے او سکے کام کی راہ خدا نکال دیتا ہے اور اونکو ایسی جگہ سے رزق خدا دیتا ہے کہ جہان
گمان نہین معلوم ہوا کہ جو لوگ بھیک مانگتے ہین وہ متقی نہین وہ اولیاء اللہ نہین سوال
کرنا شرعًا حرام ہے یا گناہ کبیرہ اور سوال کرنے سے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء اللہ کا منصب تو یہ ہے

کہ کسی آداب شرعی کو اگرچہ ادنیٰ ہی ہو کیون نہو ترک نکرے - پھر سوال کرینگے اور جتنا
مانگے پھر سنکے کیا معنی - اور لیا کرا لتہ صحف محفوظ ہین یعنی حفاظت حق میں ہین اور اونکی
زبان کو بھی ایسے حرام سوال سے محفوظ رکھتا ہے سب بیٹھے پھر سنے ہوکے [illegible]
پر کیا کرین کہ مجھ سے منت کی [illegible] وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ فرماتا ہے اللہ صاحب [illegible]
واسطے ہمارے ہم سوجھا دینگے اونکو اپنی [illegible] بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی کرنیوالون کے
یعنی تقرب مقامات اور رضا [illegible] راہین ہم بتلا دینگے - اور دنیا [illegible] آفات سے
بچا - اونکو نجات دینگے اور [illegible] ساتھ ہی ہین - اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ
جو لوگ اللہ کی عبادت مین مجاہدہ کرلیتے ہین یعنی ہر عبادت کی ادا مین سرگرمی ظاہر کرتے
ہین اور خشوع و خضوع کو برتتے ہین باخلاص نیت اتباع سنت کا لحاظ رکھتے ہین اور
فرائض و سنن و واجبات و نوافل کی نگاہداشت کرتے ہین شرک و بدعت کا قلع
و قمع بطور احسن فرماتے ہین اونپر اپنی راہین اللہ منکشف کردیتا ہے - شیخ عمر مجاہدہ
کثیر المکاشفات تھے - امام شعرانی نے انکے مجاہدہ کا حال لکھا ہے کہ یہ جب سوتے تو کیا سوتے
سر زمین پر نہین رکھتے اور رات کی اکثر حصے کو بیداری مین کاٹتے سجدہ و رکوع مین مشغول
رہتے - رباعی - تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات ۞ تو برہمی نکر اے زلف یار ہاری رات
چلا ہے روز قیامت برابری کرنے ۞ تو کوئی کھیل تماشا ہوی ہماری رات ۞ بڑا مجاہدہ نفس
کا یہ ہے کہ اللہ کی راہ مین جہاد کافرون پر محض اسلام کی ترقی کے لئے کرے - دولت و
وجاہت مقصود نہو بقول مولانا خرم علی صاحب کے ۞ اگرچہ فقر النفس کشتی کو اوستاد عمل
نفس کشی کون ہے بہتر ز جہاد ۞ اور جب جہاد کا موقع موانعات شرعیہ کی جہت سے

ہو نہ ہی مین حاصل تو مجاہدہ نفس کا ورد و عبادات۔ ترک شہوات ہی سے غنیمت ہے۔ گندم اگر
بہم نرسد جو غنیمت است ۔ لیکن اپنے حق مین دعا کرنے سے اپنی زبان و دل کو نہ روکے
کہ یا اللہ ہم لوگوں کو اپنی راہ مین شہادت نصیب کر اور ہم لوگون کا حشر شہیدون کے ساتھ فرما
اپنی راہ مین جان کو قربان کرنیکی توفیق دے۔ اور مال کو نثار کرنیکی ہدایت بخش۔
معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ مین شہید ہونیکو
اللہ سے مانگے اللہ اوسکو اجر شہید کا عنایت فرمائیگا اگرچہ وہ مرا ہو اپنے بچھونے پر
صحابہ کرام کے وقت مین یہی جہاد یعنی ایک گھنٹہ اللہ کی راہ مین ترقی اسلام کیلئے
لڑنا سو برس کی مراقبہ و مشاہدہ کا کام دیتا تھا۔ انپر سب راہین منکشف ہوجاتی تھین
طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار تھی۔ ایک دن سو ہزار
صدقہ دئے اتنا کپڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد مین جاتے ۔ تنم ز بند لباس تکلف آزاد است
برہنگی بہرم خلعت خدا داد است۔ جنگ احد مین ہمراہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہد مستقل
رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا۔ ہاتھ شل ہوگیا چوبیس زخم تھے۔ اس آیت مین یہ بھی
بیان ہے کہ اللہ محسنین کی ساتھ ہے۔ محسنین سے مراد مخلصین اور اہل مراقبہ ہین بدلیل
حدیث جبرئیل علیہ السلام کے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رواہ مسلم جس سے مراقبہ و مشاہدہ
دونون ثابت ہوتا ہے۔ پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے۔ اور دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا
بعضون نے کہا ہے کہ پہلا مرتبہ نبیون کا ہے اور دوسرا مرتبہ ان لوگوں کا ہے جو نبی نہین ہین
قال تعالی اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ یہ خطاب ہے شیطان
کو کہ تیرا زور میرے بندون پر نہین چلیگا۔ بندے سے مراد انبیاء علیہم السلام

اور اولیاء اللہ رحمہم ہین فی الحقیقت خدا کے بندے یہی لوگ ہین ورنہ آور ونکو صلاحیت ہونیکی نہین۔ اسمین انبیاء علیہم السلام معصوم ہین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ محفوظ ہین اونسے خلاف حکم خدا کی کوئی کام ہی نہین ہوگا اور اونسے اگر احیاناً ہوا تو اصرار نہین بہت دور ہین۔ پھر جبتک خلاف رضامندی خدا کی کام ہوا اور اوسپر اصرار ثابت ہوا تو سمجھو حفاظت کی باگ ڈھیلی کردیگئی اور ولی اللہ خاصان خدا سے خارج ہوے جو مسلمان شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امیدوار ہی وہ خلاف کتاب سنت کی کیونکر کریگا اور اگر کریگا تو وہ ولی اللہ نہین۔ قال تعالیٰ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اونکو چاہتا ہی اور یہ اللہ کو دوست رکھتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ولایت نام محبت کرنیکا ہے خدا کی ساتھ اور فی الحقیقت یہی ثمرہ ہی ان سارے مجاہدات و ریاضات کا۔ کسی نے ایک صاحبدل سی پوچھا کہ عارف یعنی اہل محبت کی کیا صفت ہے فرمایا اہل نار کی لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی ۔ گہ بلطف می نوازد گہ بناز می کشد ٭ زندہ می سازد مرا آن شوخ باز می کشد ۔ وہ وصل کی وعدہ وہ شب ہجر کے صدمے ٭ مرنے نہین دیتے مجھے جینے نہین دیتے ۔ دوگونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را ٭ بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی ۔ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللہَ عَلَیْہِ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے سچ کردکھلایا وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا۔ یہ آیت دلیل ہی استقامت شرع پر۔ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ولایت استقامت کا نام ہی۔ اور اون لوگونکا کام وعدیکا سچا کرنا ہی۔ ولی اللہ وہی ہی کہ جو اللہ پاک کے عہد الست کو پوری طرح ایفا کرے اور عہد الست مین ربوبیت اور الوہیت دونون داخل ہین ایسی استقامت اولیاء اللہ کو اس عہد پورا کرنے مین ہی کہ جان و مال انکا اس عہد کے پورا کرنے مین کام آوے تو مقام فخر ہے۔ اسپر بھی جو پورا ہو تو خوش نصیبی ہی حضرت عمر نے مرنیکے وقت فرمایا تھا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا سے ایسا جاؤن جیسا آیا تھا۔ نہ مجھکو اجر ملا اور

نہ بیچ و زر ہو - چونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہے اسیلئے بجز استقامت شریعت و عمل کتاب
اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کے کچھ اس راہ مین بکار آمد نہین سے بیٹھے ہین تر د د پر تو کچھ کرکے
اوٹھ گئے - یا وصل ہی ہو جائیگا یا مرکے اوٹھینگے - احمد بن ابی الحسین رفاعی رح سے
کسی نے پوچھا کہ مستقل شخص کی کیا تعریف ہی جواب دیا کہ چوٹی پر پہاڑکی ایسی مضبوطی سے تیر کو
گاڑدین کہ اوس تیر کو ہشت گانہ ہوا متغیر نکر سکین - مرد مستقل وہ ہی جو مانند اوس تیر کے
احکام شریعت کی بجا آوری مین دلسے مضبوط ہو - کسی قسم کو مصائب الم و درد و قلق سے دل اوسکا
اتباع سے نہ ڈولے ؎ اگر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگے ٭ نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد ٭
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ بَيْعٌ وَّلَا تِجَارَةٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ - یہ وہ لوگ ہین کہ اللہکی یاد سے
تجارۃ اور دنیا کا دھندھا اُنکو نہین روک سکتا ہی - آیت دلیل ہی کہ اولیاء اللہ کو اللہ کی یاد سے
ایکدم غفلت نہین ہے - تجارت اونکی خلوص نیت سے عین عبادت ہی - زراعت عین طاعت ہی - اُسکا
نام خلوت در انجمن ہی ؎ اگر مال و جاہ ہست زرع و تجارت ٭ چو دل باخدا ایست خلوت نشینی ٭
حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن وہ شخص جسکا دل مسجد سے متعلق ہی گویا خود نماز پڑھکر چلے جاتے ہین لیکن اُنکو
دوسرے وقت تک انتظاری کرنیکو چھوڑ جاتے ہین ؎ اوٹھا تو لائے مجھ سے ہمنشین آذوق رہیگا
پھر عوض میرا کوئی یار مین دل ٭ امام یافعی رح فضیلت اولیاء اللہ مین دس آیتونکو لکھکر
فرماتے ہین اگرچہ آیات فضائل مین بیشمار ہین لیکن مینے انہی دس آیت پر اکتفا کیا بعد مین
امام یافعی رح نے دس حدیثین فضائل مین بیان کی ہین اوسکو مین اسجگہ لکھتا ہون -
اگرچہ احادیث فضائل اولیاء اللہ مین ہزارون ہین لیکن رسالے کے طول نہ ہونیکی
خیال سے اونمین سے بعض حدیثون کو گزارش کرتا ہون گو یہ حدیثین بھی اپنی جگہ
پر بشرح کیلئے مستقل کتاب ڈھونڈھتی ہین لوراس مختصر تحریر سے اس خصوص مین

جب اپنی ہی حسرِیص طبیعت کی تشفی نہین ہوتی ہے تو پھر ناظرین کی تشفی کیونکر ہوگی سہ
حریص انکہ لذتِ دو عالم سیرہ ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد ۰ کیونکہ اولیاء اللہ
خاصان خدا کا تذکرہ خیر محض ذکر ہی ذکر ہے جسکی کثرت قلت ہے۔ جسکا بیان نہ تو نہایت ہی۔
جسکا انہماک انابت ہے لیکن بمقتضای غالب مرحوم کے سہ یار سے چھیڑ چلی جائے اسدؔ
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + اختصاراً عرض کرتا ہون -
حدیث اوّل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اللہ ارشاد کرتا ہے جسنے دشمن رکھا میرے کسی ولی کو تو خبردار کرتا ہون اوسکو واسطے جنگ کے
تقرب نکیا میری طرف کسی بندے نے کسی چیز سے جو مجھکو بہت محبوب ہو۔ اوس چیز سے جو فرض
کی ہے مین نے اوسپر۔ ہمیشہ تقرب کرتا ہے بندہ میرا میری طرف نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو
چاہنے لگتا ہون پھر جب وہ میرا پیارا ہوجاتا ہے تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے
اور آنکھ ہوجاتا ہون جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور پاؤن
ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر اگر وہ مجھ سے مانگیگا تو مین اوسکو دونگا اور پناہ پکڑیگا
تو پناہ دونگا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا تمام فرائض پر عمل کرنا اور نوافل کا ادا کرنا
اور تمام محارم سے بچنا اونکو ایسا بنا دیتا ہے کہ اللہ کو بھی اونکی مرضیات و خواہش دلی کا اوتنا ہی خیال
ہوجاتا ہے۔ جتنا یہ اوسکی مرضیات کی طلب مین مرتے ہین۔ جان کو جان۔ مال کو مال
نہین خیال کیا ہے ویسے ہی تمام دنیا اونپر جان و مال نثار کرنے کو تیار ہوسہ تو ہم گردن از
حکم داور مپیچ + کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ + جیسے تمام دنیا کے لوگون پر اللہ کی محبت اونپر
غالب ہوئی۔ اوسیطرح تمام دنیا کے لوگون پر اونکی بزرگی و کرامت کو ثابت کر دیتا ہے۔ یہ حدیث
دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤن۔ کان آنکھ کوئی بھی خلاف مرضی رب کے حرکت نہین کرتے

قلب کے صالح ہوجانے سے سب عضو صالح ہوگئے ہین - چلتے ہین توراہ خدا مین - کسی کو پکڑتے ہین
توخداہی کی رضامندی کیلئے - دیکھتے ہین تو اللہ ہی کی قدرت کو - سنتے ہین توخداہی کی بات
سے تفاوت ہست میان شنیدن من و تو ؛ تو بستن در و من فتح باب می شنوم ؛ یہ آخر مرتبہ ولایت
کا ہو کہ اس مرتبہ مین ایسے کامل محفوظ ہوجاتے ہین کہ انکی ہر حرکت کی حفاظت ہوتی ہے - کہ کوئی اشارہ
کنایہ انکا خلاف مرضی نہو کہ ضائع جائے - اور مخلوق مین کسیکی ہوگو یا یہ اللہ کی مرضیات ور موز
سلطنت سے ایسا واقف ہوجاتے ہین - اور اللہ پاک کی قضا و قدر سے ایسے آگاہ ہوجاتے ہین کہ جب دعا
کی تو ایسی دعا کہ تیر بہدف ہو مانگا تو ایسا مانگا کہ جسکا دینا ہی ہو - وَقَالَ صَوَابًا - اِلَّا لِمَنِ
ارْتَضٰی سے اسیکی طرف کنایہ ہو - اسیواسطے صحبت مین ولی کے محروم سعادت سے وہی رہتا ہے -
جسکی نسبت رب المعبود کی خواہش نہین - اکسیر بھی نہین جسکے حق مین فائدہ نہین کرتی جسکے حق
مین خدا کا حکم نہین اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بدبخت وہ ہو جو قضا و قدر مین
بدبخت ہوچکا سے تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ؛ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
سے جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ؛ کون ہادی ہو سکے جب خضر بہکانے لگے ؛ اولیاء اللہ
سے کسیکا کام نہ نکلا تو وہ اونکی ولایت و بزرگی سے منحرف ہوجاتا ہین یہ انحراف اونکی خدا سے لڑائی
ہے - یا اولیاء اللہ کا کسیکی طرف متوجہ نہونا یہ اولیاء اللہ کی بدخلقی نہین ہو بلکہ اوسکی قسمت کی
کجی ہے - اولیاء اللہ کی عدم توجہ پر خدا پر قانع و متوکل نہونا اپنے کام نہ نکلنے پر خدا پر بھروسا
نکرنا یہی تو عین ظہور شامت ہو اور بیکر دعوے کی دلیل ہو - ظاہر کج فہم کے نزدیک مصادرہ
علی المطلوب ہو لیکن فہم سلیم کو یہ نکتہ محبوب ہے - اس حدیث کے فرائض کی تحت مین
نماز روزہ حج و زکوٰۃ جہاد داخل ہو اور یہی کل محارم حرمت زنا - حرمت مسکرات - حرمت
ربا اور کل مسلم جنکی حرمت سمجھنا فرض ہے داخل ہین - ابن قیم رحمہ نے رسالہ تبوک

ہین ثابت کیا ہی کہ اللہ تعالےٰ کو نیکی کا کرنا بہ نسبت بچنے گناہ کے محبوب زیادہ ہی۔ گناہ کی چھوڑ دینے
اور توبہ کرنے سے رتبہ صلاحیت کا حاصل ہوتا ہے اور بندگی کو کرنے سے مرتبہ محبوبیت کا ملتا
ہے پھر جب فرائض پر اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہی تو اور بھی رتبہ تقرب کا دوبالا ہوتا ہی یہان تک
کہ سارے حرکات و سکنات صاحب نوافل کی اللہ کے حکم و مرضی کے مطابق ہونے لگتے
ہین پھر ایسے شخص کی دعا و استغفار۔ طلب و استدعا تو لی ہوئی ہوتی ہے کہین نہین
رکتی ہے ؎ کرون تو نالہ مگر مجھکو اسکا ڈر بھی ہے ❊ کہ ساتھ ساتھ مری آہ کے اثر بھی ہے ❊

حدیث دوسری فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتسے لوگ گرد آلودہ پریشان
صورت ہوتے ہین اور میلے کچیلے لباس مین بسر کرتے ہین سدروازون سے کھدیڑے جاتے ہین
پروا اونکی نہین کیجاتی ہی۔ وہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ کے بھروسے پر تو اللہ اونکو سچا کرے
یعنی دنیا مین بطور کس مپرسون کے رہتے ہین کسیکو اونکی طرف التفات نہین بحالیکہ
زندگی افلاس ہی سو ویران جگہون مین یا مسجدون خانقاہون جھونپڑون مین رہتے ہین
آمدنی انکی عبادت فرائض اور ذکر اونسے نہین چھوٹتا ہے ذکر سے دل مطمئن ہے۔
[illegible] وہ مالامال ہین ایسے لوگ خدا کے ایسے پیارے بندے ہین کہ اللہ اونکی قسم کو
جھوٹی نہین کرتا جس بات پر خدا پر بھروسا کرکے اللہ ہی کے واسطے قسم کھا بیٹھتے
ہین اللہ اونکی عزت رکھ لیتا ہو مصرعہ کہ سکان درِ دوست خاکسار انند ؎
خاکساران جہان را بحقارت منگر ❊ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد ❊ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جکنی چپڑی صورت کو پسند نہین کرتا ہے بلکہ دلکی نیک خصلت خدا کو
بھاتی ہے پاک پروردگار اپنے بندے کی زینت باطن کو دیکھتا ہے زینت ظاہری چندان
منظور نظر نہین۔ ہان جو زینت ظاہری بمعیت زینت باطنی کے ہو وہ البتہ محبوب ترہے

حدیث مین آیا ہو کہ اپنی صورت اللہ ہی کے واسطے پریشان اور وضع وحشت ناک بنائے
رکھنا ایمان کی علامت ہو اَلَا اِنَّ البَذَاذَةَ مِنَ الاِیْمَانِ سے ہماری حالت
بیتابی کیون نہ سمجھین گے + ہین وہ بھی آتش الفت کا داغ کھائے ہوئے -

حدیث تیسری جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور وہ
صحیحین مین موجود ہو ایک آدمی نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کون شخص
افضل ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنے جان و مال سے راہ خدا مین پھر کون فرمایا
وہ شخص جو کسی ایک درہ مین درہ کے پہاڑ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہو دوسری روایت
مین یون ہو کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنی شر سے بچاتا ہے - اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہت بڑے اولیا راللہ سے مجاہدین ہین جو اللہ کی راہ مین اپنی جان و مال
سے جہاد کرتے ہین - انکی نفس کشی اوس ہنر کی ہے یہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مین اول طبقہ کے ہین - انھین کی شان مین وارد ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ - یہ اس کام مین صرف اللہ کی رضامندی ڈھونڈتے
ہین - یہ اللہ کی راہ مین جان دینے جاتے ہین انکو کہان فرصت کہ کسی اور چیز کی تمنا
کرین - جناب سید احمد صاحب مجدد الف ثالث علیہ الرحمۃ یہ شعر اکثر پڑھتے تھے ؎
گر نثار قدم یار گرامی نکنم + گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید + ان سے بعد شہادت
کے بھی پوچھیے تو یہی کہین گے کہ مجھے ہزار مرتبہ جان دیجائے اور مین اپنی جان
اوسکی راہ مین نثار کرتا ہون - لوگ جنت و نعیم مین ہین اور مین بار بار زندہ کیا جاؤن
اور شہید کیا جاؤن چونکہ یہ لوگ اس درجے اللہ کی راہ مین جان دینے کو دوست رکھتے ہین
انہین سے انکا خطاب آیا کہ لَا تَقُولُوا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ

انکو مردہ مت کہو بلکہ زندہ کہو جیسے مولانا اسمعیل رحمہ صاحب شہید کہ اعلےٰ درجہ کے شہید تھے
جو انکو برا جانے اور انکی غیبت کرے وہ بموجب حدیث کے خدا سے لڑنے کو تیار ہوا پھر جو خدا سے لڑا وہ کہین کا نرہا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
شہید اور اول درجے کے اولیاء اللہ ہین۔ یہی لوگ طالب مولے ہین جنکو مرد کہتے ہین۔ انکی تمنا
حور و قصور کی نہین ہے حاجی برہ کعبہ و من طالب دیدارم او خانہ ہمی جوید و من صاحب خانہ۔ اسکی معنی
یہ نہین ہین کہ وہ جنت کو بری چیز سمجھتے ہین یا اوس سے متنفر ہین۔ یا وہ جنت مین نہین رہینگے
جو صاحب خانہ کا دوست ہوگا کیا دوست اوسکے گھر سے کے لئے اغماض کریگا۔ لیکن خالص دوست
وہی ہوتا ہے جو مالک مکان ہی کی تمنا ئے لقا مین آتا ہے درانحالیکہ وہ جانتا ہے کہ جائینگے تو اونکے
مکان مین تو قیام ہو ہی گا۔ پھر مکان کی تمنا مین جانا نقصان مراتب نہین تو کیا ہے و رسم دنیا پر
غور کیجیے کہ کوئی بالذات مکان دیکھنے کو جاے اور مالک مکان سے ملاقات کی نیت بالعرض رکھے۔ اور ایک
شخص صرف مالک مکان کی ملاقات کو جاے اور سمجھے کہ بہ نیت مکان کے جانا تو حقیقت مین اونکی
مہمان جانا ہی نہین ہے تو ایسی صورت مین مالک مکان یہی کہیگا کہ آپ میری ملاقات کیلئے آئے تھے
اور آپ میرا مکان دیکھنے آئے تھے۔ اگرچہ جو شخص مکان دیکھنے کو آیا تھا اوس سے بھی ایک معنی
کر کے خوش ہے کہ آپ کو خلوص ہے جبھی تو میرا مکان بھایا کہ دیکھنے کو تشریف لاے۔ دوسرے کو کہیگا
کہ آپ کو یہان تک صرف میری محبت کھینچ لائی ہے۔ دونون کو مراتب مین آسمان و زمین کا فرق
ہے ے تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ٭ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند۔ اس حدیث
مین دوسرے درجے کے اولیاء اللہ کا ذکر ہے کہ جن سے جہاد بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہوسکتا
تو وہ الگ تھلگ عزلت مین اپنے خدا کو یاد کرتے ہین اور لوگون کو اپنی شر سے محفوظ رکھتے ہین
زیادہ اختلاط مین ایسا ہو کہ مجھسے کچھہ مخلوق خدا کو اذیت پہونچے بعضے گھر ہی مین فرائض جماعت
کے ساتھ ادا کرکے خلوت پسند ہوجاتے ہین اور تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلاً پر عمل فرماتے ہین ے

بت یدم از ہمہ خواہم کہ زین بیش + کنجے گزینم و بپرستم خدای را + اور بعضے کسی پہاڑ مین
خلوق کی فتنہ کی ڈر سے زندگی بسر کرتے ہین - اور بسبب ذکر و عبادت خدا کی مسرت
یشی کی انجمن مین رحمت کی امیدوار رہتے ہین سه ہے آدمی بجاے خود ایک محشر خیال +
ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو +

چوتھی حدیث ابن عمرؓ کی مرفوع ہے کہ ہاتھ پکڑ کے میرے فرمایا کہ تو دنیا مین
ایسا رہ جیسا کوئی غریب یا مسافر رہتا ہے - ابن عمر رضہ بعد اس روایت کے کہا کرتے تھے کہ جب
تو شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ - اور جب تو صبح کرے تو انتظار مین شام کے نرہ - اپنی صحت
سے کچھ واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی حیات سے کچھ زمانہ موت کے لئے لے لے - یہ بیان حضرت
ابن عمرؓ کا اس بنا پر ہے کہ غریب یا مسافر کا معمول ہوتا ہے کہ صبح یہان تو شام وہان بسر کرتا ہے - دن
یہان تو رات وہان قیام کرتا ہے سه ایک جا رہتے نہین عاشق ناکام کہین + دن کہین
رات کہین صبح کہین شام کہین - جیسے مسافر کو حالت سفر مین کسی چیز سے دل بستگی نہین ہوتی
اسیطرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ بلکہ قید خانہ ہے کہ مومن کو یہان کی چیزون کے ساتھ جی نہ لگانا
چاہئے - بلکہ جو زمانہ صحت کا ہو اوسمین وہ کام کرے کہ بیماری مین بکار آمد ہو - اور زندگی مین
ایسا کام نیک اور عمل صالح کرے جس سے موت کے وقت مدد ملے - اس صفت و شان کا جو
شخص ہو وہ ولی اللہ ہے - اسیواسطے اہل سلوک و صوفی مجاہدہ مشاہدہ مراقبہ کو سیر الی اللہ
کہتے ہین یعنی خود مسافر ہین اور یہ کام اونکا سفر الی اللہ ہے جیسے مسافر راہ کی چیزون
کے ساتھ اچھی کیون نہو دل نہین لگاتا کیونکہ جانتا ہے کہ مجھے یہان رہنا بسنا تو ہے نہین
بیچ سب سے منہ موڑ کر اپنا رستہ لیتا ہے ایسے ہی ولی اللہ طالب دنیا تو ہین نہین کہ یہان کی چیزون
کیساتھ دل لگائین سه دنیا مطلب ما ہمہ دینست باشد + دنیا طلبی ذرآن نزا بنست باشد +

پانچوین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ بہشت مین فقرار
امت اغنیا امت سے پانچ سو برس قبل داخل ہونگے اس حدیث کو ترمذی نے صحیح حسن کہا ہے
فقر سنت انبیا و اولیا اللہ کا ہے گروہ فقر کو فخر سمجھتے ہین اور قصداً بہ زہد اختیار کرتے ہین اونکو
خدا کے سوا کوئی نہین اونکو بادشاہت سے ہے پیش بیت کرتے ہین مال کو غنیمت سمجھتے ہین
پھر جسکی جہت سے یاد اللہ اور عبادت فرائض و نوافل مین غفلت آنیکا گمان ہی نہین بلکہ یقین ہو وہ اوسکے
نزدیک کیونکر بھانے لگے ۔ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

چھٹی حدیث صحیحین مین اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ مین کھڑا ہوا اوپر دروازہ جنت کے پس اکثر جنت مین جانیوالے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے
گئے تھے ۔ یہ حدیث دلیل ہے اولیا اللہ کی فضیلت پر اسلئے کہ اکثر اولیا اللہ مساکین سے
ہوگذرے ہین حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کی خانقاہ مین لوگون پر دس دس
پانچ پانچ فاقون کی تو ایک بات تھی ۔ فقر و مسکنت کو رحمت جانتے تھے بھوکھ پیاس
کو رزق غذا سمجھتے تھے ۔ جناب مولانا عبد اللہ غزنوی جو ہمارے شاہ محمد اسحق صاحب رح
کے چیلے تھے انکے یہان پانچ سات فاقون سے درویشون کا گذرنا اور کسی پر اسکا علم نہونا ایک معمولی
بات تھی اور فضل الٰہی سے گھر کے گھر سب ایک ہی رنگ مین رنگے ہوئے تھے ۔
صبر و شکر ایکی غذا تھی ۔ رضا و تسلیم انکا تاج حلوہ ۔ خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو
مرغوب ہے جانان تیرے دیوانے کو ٭

ساتوین حدیث صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آئی ہے کہ گذرا
ایک آدمی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے ہوئے حضرت نے ایک شخص سے جو آپکے
پاس بیٹھا ہوا تھا کہا تیری کیا رائے ہے حق مین اس آدمی کی کیا ہے جواب دیا کہ یہ ایک آدمی ہے شریف خاندان